اوم

ٹریکٹ نمبر ( )

ہم روحانی ڈاکٹر ہیں

مصنفہ

کرپارام صاحب شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک
... مذہبی سبھا پنجاب و مالک مطبع ویدک دھرم دہلی

مطبع ویدک دھرم دہلی میں چھپا

اوم

ہم روحانی ڈاکٹر ہیں

ایک معمولی لیاقت کا آدمی جس کو غلہ ...
زیادہ تنخواہ نہ ملتی ہو جب وعظ کرنے کے واسطے ...
تو اپنے خیال میں تمام دنیا کے عالموں کو ہیچ سمجھکر ...
کہ اگر روحانی ترقی مانگنے کی خواہش ہے تو میرے پا...
وندلیوع   خدا کا اکلوتا بیٹا تمہارے واسطے صلیب پر ...
تمام دنیا کے گناہ اٹھالے گیا اب جب اس سے کوئی ...
لگتا ہے تو حضرت اپنی لیاقت اور مذہبی کمزوری کو ...
فرمانے لگتے ہیں کہ ہم بحث نہیں کرتے ہمارا کام ...
...نا ہے اگر کوئی ان حضرات سے پوچھے کہ حضرت ...

ہے تو آپ منہہ تاکنے لگتے ہیں ہم ایک عیسائی صاحب
روحانی ڈاکٹری کا دعویٰ رکھتے تھے) کی بحث یہاں نقل کرتے
ہیں جس سے ہمارے ناظرین ان لوگوں کی روحانی تعلیم اور ان کے
اولاد
رہنے واقف ہو جائینگے۔

(پادری صاحب) (ایک سوال کرنے والے سے) بس بس ہم بحث نہیں
کرتے ہم روحانی ڈاکٹر ہیں روح کی دوائی بانٹتے ہیں تمہاری خوشی
ہو لو خوشی ہو مت لو ہم کوئی زبردستی نہیں کرتے۔

(جگیاسو) جناب میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بلا غرض ہماری روحوں
کے علاج کے واسطے کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ تبلائیں کہ روح پیدا
شدہ ہے یا قدیم۔

(پادری صاحب) روح پیدا شدہ ہے قدیم سوائے خدا کی ذات کے
کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔

(جگیاسو) اچھا جناب روح کس چیز سے پیدا ہوئی ہے روح کا اپادان کارن یعنے علت مادی کیا ہے۔ اور اس کا فاعل کون ہے کیونکہ
ایک پیدا شدہ چیز کے واسطے ان دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے

بلکہ اس سے زیادہ اور بھی کئی چیزیں درکار ہوتی ہیں یعنے جگھہ وقت وغیرہ۔

(جب یہی ہوا) روح کی علت مادی و فاعل سوائے خدا کے کوئی دوسرا ہی ہے ایک ہی خدا ہے جو کہ قادر مطلق ہے بغیر کسی علت کے روحیں پیدا ہو گئی ہیں۔

(جگیاسو) جناب تو روحوں کی علت مادی اور فاعلی دونو ہی خدا ٹھیرا تو روح خدا کا ٹکڑا ہوا کیونکہ سونا جسکی علت مادی ہوگا وہ سونے ہی کا ٹکڑا یا چیز کہلائے گا۔ جب روح خدا کا ٹکڑا ہے تو اُن میں ناپاکی کہاں سے آگئی کیونکہ خدا میں تو کوئی ناپاک چیز ہے نہیں اور سوائے خدا کے آپ کسی دوسری چیز کو قدیم نہیں مانتے تو روح میں ناپاکی کہاں سے آئی کیونکہ خالص ہونے کی بنی ہوئی چیزوں میں جب تک کسی قسم کا ٹانکا نہ ملایا جاوے تب تک اُن میں کسیطرح کا کھوٹ آ ہی نہیں سکتا اور جس چیز کا ٹانکا لگایا جاتا ہے وہ چیز اُس زیور کے بننے سے پہلے ہوتی ہے جب خدا کے ٹکڑے روح میں کھوٹ ملا تو وہ کھوٹ روح کی پیدائش سے پہلے ہوگا اور آپ پہلے سوائے خدا کے

کسی دوسری چیز کو قدیم نہیں مانتے۔

(پادری صاحب) تم کو کچھ معلوم نہیں حضرت آدم جو ہمارے تمہارے بزرگ تھے اُنہوں نے شیطان کے بہکانے سے اُس درخت کا پھل جسکے کہانے کے واسطے خدا نے منع کیا تھا کھا لیا اسواسطے آدم کی تمام اولاد گنہگار ہوگئی - اب اُن کی نجات سوائے خدا کے بیٹے مسیح پر ایمان لانے کے کسیطرح بھی نہیں ہوسکتی۔

(جگیاسو) جناب میں یہ نہیں پوچھتا کہ مکتی کسطرح ہوگی بلکہ یہ پوچھتا ہوں کہ جب سب روحیں خدا سے پیدا ہوئیں تو گناہ کہاں سے آیا آپ کہتے ہیں کہ آدم نے شیطان کے بہکانے سے درخت ممنوعہ کا پھل کھا لیا اِسواسطے اُسکی اولاد گنہگار ہوگئی اب یہ تبلائیے کہ شیطان کو کس نے بھکایا کیونکہ شیطان کی روح بھی تو خدا سے پیدا ہوئی تھی شیطان کو بہکانے والا سوائے خدا کے کوئی دوسرا نظر نہیں آتا بھلا اگر خدا بہکانے کا کام کرے تو نجات کسطرح ہوسکتی ہے اب تبلاؤ شیطان نے کیوں ایسا گناہ کیا۔

(پادریصاحب) شیطان کو غرور نے بہکایا کیونکہ جب خدا نے آدم کو

سجدہ کرنے کے واسطے کہا تو اُس نے غرور سے سجدہ نہ کیا اِسواسطے یہ مردود ٹھیرایا گیا۔

(جگیاسو) جب شیطان خدا کی طاقت کو جانتا تھا تو اُس نے خدا کے حکم کے خلاف کیوں عمل کیا اُسکو غرور ہونے کا کیا سبب ہوا۔

(پادری صاحب) تم فضول بحث مت بڑھاؤ سیدھی باتیں جن میں روح کے متعلق تم کو شک ہو دریافت کرلو۔

(جگیاسو) جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ روح کسطرح گنہگار ہوئی تب تک گناہ کے چھوٹنے کی بات پر کسطرح اعتبار ہو سکتا ہے جبکہ آپ زیادہ بحث کو منع کرتے ہیں اسواسطے یہ بتلا دیجئے کہ روح جسم کے ساتھ پیدا ہوتی ہے یا جسم میں آکر داخل ہوتی ہے۔

(پادری صاحب) جسم کے ساتھ پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہم روحوں کو قدیم نہیں مانتے

(جگیاسو) جب روح جسم کے ساتھ پیدا ہوتی ہے تو روح جسم کا جزو ہو کر رہتی ہے یا صفت ہو کر اگر کہو جزو ہو کر رہتی ہے تو موت کیوقت نکلتی ہوئی معلوم کیوں نہیں ہوتی اگر صفت ہو کر رہتی ہے تو جسم کی موجودگی میں نکل کسطرح جاتی ہے۔

(پادریصاحب) عیسائی لوگ تو روح کو باپ کے جسم سے تخم کے ساتھ
آنا مانتے ہیں کیونکہ اسیطرح ہماری روح کا پشت در پشت سلسلہ
آدم سے جا ملتا ہے —

(جگیاسو) روح جب تخم کے ساتھ باپ سے آتی ہے تو وہ باپ کی روح
سے کوئی علیحدہ روح ہوتی ہے یا اُسکی روح کا کوئی ٹکڑا ہوتا ہے اگر
کہو باپ کی روح سے کوئی علیحدہ روح ہوتی ہے تو باپ کی روح کا اُس
میں اثر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اُس سے علیحدہ ہے اگر کہو باپ کی روح
کا ٹکڑا ہے تو بیٹے کے پیدا ہونے سے باپ کی روحانی صفات نصف
ہو جانی چاہئیں کیونکہ روح کا ایک حصہ علیحدہ ہو گیا —

(پادریصاحب) نہیں باپ کی روح سے علیحدہ کوئی دوسری روح اُس
میں آکر داخل نہیں ہوتی بلکہ وہ باپ کی روح سے پیدا ہوتی ہے
جسطرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ جل جاتا ہے تو کیا پہلے چراغ
میں روشنی کم ہو جاتی ہے بالکل نہیں کیونکہ یہ نقص تو زندار چیزوں
میں آیا کرتا ہے —

(جگیاسو) چراغ میں تو آگ کے ذرے ہوا کے سبب سے ادھر

اُدھر سے آکر ملجاتے ہیں کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جہاں کسی چیز کا مجمع ہوگا اُسکے متفرق اجزاء وہیں پر آئینگے مثلاً جہاں دس آدمی جمع ہوں وہاں اور بھی آکر ملجاتے ہیں کیا جسطرح آگ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اِسیطرح روح کا پیدا کرنے والا مادہ بھی اِسیطرح پھیلا ہوا ہے۔

(پادری صاحب) تم تو فضول منطق چھانٹ رہے ہو ہمنے تو بتلا دیا کہ روح والدین سے پیدا ہوتی ہے اور یہ کسطرح پیدا ہوتی ہے اِسکا حال خدا کو معلوم ہے۔

(جگیاسو) کیا تم کو جو خدا نے کتاب دی ہے اُس میں روح کی پیدائش اور اُس کی بیماری کا حال درج ہے یا نہیں اگر درج ہے تو دکھلا دیجئے یا وہ الفاظ ہی مجھے سُنا دیجئے تاکہ میں سمجھہ لوں کہ خدا نے روح کو اِسطرح پر پیدا کیا ہے۔ اگر درج نہیں تو آپ کسطرح پر کہہ سکتے ہیں کہ اِس کا حال خدا کو معلوم ہے۔

(پادری صاحب) جو جس چیز کو پیدا کرتا ہے وہ اُسکے طریق پیدائش وغیرہ سے بخوبی واقف ہوتا ہے چونکہ خدا نے روحوں کو پیدا کیا ہے اِسواسطے وہ اُن کے حالات پیدائش سے بخوبی واقف ہے اگرچہ کتاب

مقدس میں روح کی پیدائیش کا مفصل ذکر نہیں کیونکہ خدا جانتا تھا کہ اگر ہم اِن مخمصوں میں پھنس جائیں گے تو بہت ہی مشکل سے نیک کاموں کے واسطے وقت ملیگا اِسواسطے اُس نے اپنی کتاب مقدس میں اِن فضول جھگڑوں کا ذکر ہی نہیں کیا کیونکہ آم کھانے سے کام ہے نہ کہ پیڑ گننے سے۔ ہم روح کی تسلی چاہتے ہیں نہ کہ پیدائیش وغیرہ کے بکھیڑوں میں پھنسنا۔

(جگیاسو) یہ بات تو ابھی قابل تحقیقات ہے کہ آیا روح پیدا شدہ ہے یا از خود ہے جو جنپر دعویٰ ہے وہی ثبوت نہیں ہو سکتا مدعی اپنا گواہ آپ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ روح کی پیدائیش تو بحث طلب ہے باقی کوئی طریق پیدائیش روح کا آپ کی کتاب میں درج نہیں اِسواسطے آپ کے خدا کو روح کا علم ہے اِس کا کوئی ثبوت آپنے نہیں دیا جب آپ کی کتاب میں روح کی پیدائیش اور اُسکے گنہگار ہونے کا معقول ذکر نہیں۔ ہاں اتنا ذکر تو ہے کہ خدا کی روح پانی پر تیرتی تھی چونکہ تیرنا مجسم چیزوں کا کام ہے اِس سے پتہ ملتا ہے کہ خدا کی روح تو مجسم ہے لیکن انسان کی روح جو پانی پر تیرتی تھی پیدا شدہ نہیں ہے

(پادری صاحب) یہ مسئلہ تو مسلمہ ہے کہ روح پیدا شدہ ہے کیونکہ عیسائی مسلمان اور یہودیوں کا اسپر اتفاق ہے اور بھی خدا پرست لوگ جو خدا کو قادر مطلق مانتے ہیں اسپر متفق ہیں روح کی پیدائش کے بارے میں کلام مقدس شہادت دیتا ہے جس سے ثابت ہے کہ روح پیدا شدہ ہے اور جب پیدا شدہ ہے، تو اُس کا پیدا کرنے والا سوائے خدا کے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا جب خدا پیدا کرنیوالا ہے تو اُسکو ایسی پیدائش کے اصول کا علم بھی لیکن انسان کو اسکی ضرورت نہ سمجھکر اُس نے اپنی کتاب میں اسپر مکمل بحث نہیں کی۔

(جگیاسو) اگر خدا نے روح کی پیدائش کا حال نہیں لکھا تو خیر اُس نے تعریف تو کی ہو گی یعنے لکشن یا ڈیفی نیشن تو ضرور ہی تبلایا ہو گا کیونکہ جس کا ڈیفی نیشن معلوم نہ ہو اُس کی ہستی کا سچا علم نہیں ہو سکتا آپ براہ مہربانی اپنی کتاب میں روح کا لکشن یعنے ڈیفی نیشن مجھے سنائیں تاکہ اُس سے مجھے یہ معلوم ہو جاوے کہ آپ کے خدا کو روح کی ماہیت معلوم ہے اور اُس نے

آپ کو روحانی ڈاکٹر بنا کر دُنیا میں لوگوں کے علاج کے واسطے بھیجا ہے لیکن اتنا خیال رہے کہ روح کا ڈیفی نیشن خدا کے کلام پاک یا کسی ایسی کتاب سے بتلانا جو کم سے کم پانچسو برس کی بنی ہوئی ہو اور مسلمان اور یہودیوں کے اتفاق سے آپکا کلام مسلمہ نہیں کہلا سکتا کیونکہ بودھ و آریہ۔ہندو وغیرہ اسکے مخالف ہیں جنکی تعداد ان لوگوں سے کم نہیں۔

(پادری صاحب) یہ لوگ نیم وحشی اور جاہل ہیں یہ سب بُت پرستی کرتے ہیں ان کے خلاف ہونے سے کوئی بات غلط نہیں ہوسکتی اور بہت سے لوگ ان میں بھی ایسے ہیں کہ جو روح کو پیدا شدہ مانتے ہیں مثلاً شنکر اچارج کے چیلے تو روح اور مادہ کو قدیم نہیں مانتے ہیں۔

(جگیاسو) اگرچہ خدا پرستی کے مقابلہ میں بُت پرستی گناہ ہے لیکن مردم پرستی سے لاکھہ درجے اچھی ہے کیونکہ خدا کے خلاف ہونے سے دونوں یکساں ہیں لیکن اگر نیک نہ ہوگا تو اُس کی پوجا سے نیکی تو بمشکل حاصل ہوگی لیکن اُسکی بُری عادتیں

فوراً داخل ہو جائیں گی اور بت نہ نیک ہو سکتا ہے نہ بد اُس کی پوجا سے
نہ طبیعت بدی کی طرف مائل ہوگی نہ نیکی کی طرف پس صاف معلوم
ہوا کہ مردم پرستی میں نقصان زیادہ اور نفع کم اور بُت پرستی میں نفع
نقصان دونوں نہیں چونکہ آپ اور مسلمان صاحبان مردم پرست و
مردہ پرست ہیں اسواسطے آپ سے بُت پرست بُرے نہیں۔
(پادری صاحب) واہ صاحب جو لوگ خدا کی توہین کریں اُسکی جگہہ پر
پیتل سونے کی مورتیں پوجیں وہ اچھے ہیں اور عیسائی مسلمانوں
کو مردم پرست تبلاتا تو آپ کی خوش فہمی ہے نہ ہم مردم پرست
ہیں نہ مردہ پرست مسلمان اپنا جواب خود دیں گے۔
(جگیاسو) کیا بُت پرست لوگ مردم پرستوں سے زیادہ خُدا
کی توہین کرتے ہیں ہرگز نہیں کیونکہ نہ تو کسی بُت پرست نے
آجتک خداؤں کی قوم قایم کی جیسی کہ آپ کی انجیل میں لکھا
ہے "اے خدا تو نے نیکی سے الفت رکھی اور بدی سے
عداوت رکھی اس واسطے اے خدا تیرے خدا نے تیرے
شریکوں کی نسبت تجھے خوشی کے تیل سے زیادہ ممسوح کیا"

کیا اِس سے بڑھ کر خدا کی توہین ہو سکتی ہے کہ اُس کو محدود ٹھیرایا جاوے اور اُسپر بے انصافی کا الزام لگایا جاوے۔ گناہ کرے آدمؑ اور گنہگار ٹھیرائی جاوے ساری اولاد اور سولی چڑہے مسیحؑ اور بخشے جاویں کُل عیسائی اب بھی آپ مردم پرست نہیں سو جناب آپ کے ناموں سے مثلاً غلام مسیحؑ اور عیسیٰؑ داس وغیرہ سے ہی ظاہر ہے چونکہ مسیحؑ مرگیا اِس واسطے مردم پرستی کا الزام بھی عائد ہوتا ہے۔

(پادری صاحب) تم لوگ بلا سمجھے بوجھے بحث کرتے ہو جسقدر روح کی تسلی عیسائی مذہب سے ہو سکتی ہے اور کسی مذہب سے نہیں ہو سکتی اور یہ جس قدر الزام آپ نے لگائے ہیں وہ سب آپ کی ناواقفیت کا اظہار ہے آپ لوگ خدا کی بادشاہت میں آنا پسند نہیں کرتے یہ آپ کی نصیب کی کمزوری ہے یا شیطان کی بہکاوٹ کا نتیجہ ہے دیکھو جو لوگ عیسائی ہو جاتے ہیں وہ کیسے

مخمل ہوتے ہیں اور آپ لوگ کس قدر سخت ہیں۔
(جگیاسو) جس مذہب کی تعلیم سے روح کی لکشن تک کا
گیان نہ ہو روح کی پیدائش کے متعلق علم نہ ہو گناہوں
کے اسباب کی واقفیت نہ ہو۔ ایک کے گناہ سے
کل قوم گناہ گار ٹھیرائی جاوے ایک کی سزا پانے سے
سب مجرم بخشے جاویں بھلا ایسے علم اور انصاف
کے مخزن مذہب سے اگر روح کی شانتی نہ ہوگی
تو اور کس سے ہوگی آپ ایسے ہی روحانی ڈاکٹر ہیں جیسے
پنجاب میں نائی راجہ ہوتے ہیں روح کی تعریف تک سے
ناواقف اور نام روحانی ڈاکٹر ہاں پھر
کبھی آپ سے ملکر بات چیت کریں گے
اُوم۔ شانتی۔ شانتی
شانتی ؛

(۱) سب ست وِدیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

(۲) ایشور۔ سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی انوپم۔ سروآدھار۔ سرویشور۔ سرودیاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

(۴) ست کے گرہن اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ؛

(۵) سب کلم وہرما نوسار اربتھات ست اور است وچار کر کرنے چاہئیں ؛

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ؛

(۷) سب سے پرتی پوروک - وہرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ؛

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ؛

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ؛

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛ ؛ ؛

S.M.Y.A.D.

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے

ٹریکٹ نمبر ۱

جسکو سوامی درشنانند سرستی دیانند ٹریکٹ سوسائٹی کیواسطے بنایا اور

لالہ سکٹ مل صاحب خزانچی آریہ سماج بدایون نے چھپوا کر

دیانند ٹریکٹ سوسائٹی کو دان دیا

باہتمام منیجر مطبع

قیصر ہند پریس بدایون میں چھپا

بار اول ۲۰۰۰ جلد   قیمت ۳ پائی

نوٹ ٹریکٹ سوسائٹی کے ٹریکٹ گوروکل پریس بدایون سے ملین گے۔

سرشٹی پرواہ سے انادی ہی

آریہ سماج کا سدہانت یہ ہی کہ جیو۔ برہم اور پرکرتی سروپ سے انادی ہین یعنی
ان کا کوئی کارن نہین لیکن سرشٹی پرواہ سے انادی ہی جسکا بنانے والا ایشر
ہے لفظ انادی کے معنی ہین جسکا آدی یعنی کارن نہو اور سرشٹی کے معنے ہین
جو پیدا کی گئی ہو اس موقعہ پر معترض اعتراض کرتا ہے کہ آریہ سماج کا یہ سدہانت
صحیح نہین کیونکہ اسمین مفصلہ ذیل دوش معلوم ہوتے ہین اول ہر ایک معلول یعنی
کاریہ سے پہلے کریا کا ہونا لازمی ہے اور ہر ایک کریا سے پہلے جو کسی مُدرک
شے سے ظہور مین آوے ارادے کا ہونا لازمی ہے اور ارادہ سے پہلے
فاعل مین اُس صفت کی موجودگی لازمی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ کاریہ
سے کریہ مقدم یعنی پورب ہوگی اور کاریہ پشچات ہوگا کریا اور کاریہ کا ایک
ساتھ ہونا محال عقلی ہے اور کریا سے ارادہ یعنی اچھا پہلے ہوگی اور کریا
پیچھے اچھا اور کریا کا ایک ساتھ ہونا بھی محال عقلی ہے اچھا سے گُن کا

پہلے ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ ناممکن چیزوں کی اچھا نہیں ہوتی پس سرشٹی
کا انادی ہونا اور ایشور کا انادی ہونا کسی طرح ممکن نہیں ہوسکتا اور
سرشٹی کو پرواہ سے انادی کہنا بھی کوئی معنے نہیں رکھتا کیونکہ یہ مرکب
صیفی ہے کیونکہ پرواہ سرشٹی کی صفت ہے صفت کسی حالت میں موصوف
کے بغیر نہیں رہ سکتی پس پرواہ جو سرشٹی کی صفت ہے وہ بغیر سرشٹی کے
نہیں رہ سکتا اسواسطے پرواہ سے سرشٹی انادی ہے اس کے معنے
یہی لینے ہونگے کہ سرشٹی انادی ہے چونکہ سرشٹی انادی ہے جسکے
معنے یہ ہیں کہ اسکا کوئی کارن نہیں جب سرشٹی کا کوئی کارن نہیں
ہوا سطے خدا کی ہستی کے واسطے جو سرشٹی کا کارن ہونا دلیل دیجاتی ہے
آریہ سماج کے پہلے نیم میں ایشور کو اس جگت کا آدی مول بتلایا ہے
غلط ہوجاتا ہے جس سے آریہ دیانندی مت ناستک ٹھہرتا ہے
چونکہ اول تو انکا پہلا اصول ہی گرجاتا ہے دوسرے ایشور کی ہستی
کا کوئی ثبوت ہی نہیں رہتا۔

(جواب) معترض کا اعتراض بسبب ناواقفی کے ہے کیونکہ دنیا مین تین
قسم کی اشیاء ہین اگیہ یعنی غیر مدرک جنکو کسی حالت مین گیان ہو ہی
نہین سکتا دوسرے الپگیہ جنکو کچھ گیان تو اصلی ہوتا ہے باقی گیان اشیا
اور سامان کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے تیسرے سروگیہ جسکا گیان مکمل ہے
سے اُس مین کسی قسم کا بیرونی گیان آتا ہی نہین ۔ اب الپگیہ تو فعل بالسبب
کرتا ہے اور اگیہ مین ذاتی طور پر فعل کی طاقت ہی نہین سروگیہ فاعل بالفرض
بالخاصہ ہوتا ہے بالارادہ نہین ہوتا معترض نے اپنی ناواقفی سے سبب
الپگیہ کے فعل کے واسطے جن اشیا کا ہونا لازمی تھا اُن کو سروگیہ کے
گلے مین بھی مڑھنا چاہا ہے لیکن اُسے سوچنا چاہیئے تھا کہ جہان جس
کر رہا ہے پہلے ارادہ یعنی اچھا کو دیکھتے ہین وہان ہم اُس کے سبب
بھی دیکھتے ہین کیونکہ اچھا اپراپت اشٹ یعنی جو حاصل نہ ہو
اور مفید ہو اُس کی ہوتی ہے نہ ہی کہ کسی حاصل شدہ شے کی خواہش
ہوتی ہے اور نہ غیر مفید شے کی خواہش ہوتی ہے اس خواہش لی

ارادہ کا سبب اُس اپراپت اور اشٹ یعنی غیر حاصل مفید شے کا علم ہے
لیکن عالم کل خدا کے واسطے کونسی شے اپراپت یعنی غیر حاصل ہے
اور کونسی شے مفید ہے جس کے حاصل کرنے کے واسطے وہ ارادہ کرتا ہے
اول تو آپ کوئی شے ایسی بتلا ہی نہین سکتے جو خدا کے ارادہ کا
بالسبب ہو کیونکہ اُس کا خدا کے ارادہ سے پہلے ہونا لازمی ہوگا اگر
بالفرض محال آپ ایسا تسلیم بھی کرلین تو وہ شے جو ارادہ خدائی کا
سبب ہوتی ہے واجب الوجود ہوگی یا ممکن الوجود اگر واجب الوجود
تسلیم کروگے تو خدا کے ساتھ ارادہ کا سبب بھی واجب الوجود ہو جائیگا
جس سے ایک ہی واجب الوجود ماننے کا دعوے گر جائیگا اگر کہو وہ
ممکن الوجود ہے تو اُس کی پیدائش مین ارادے کا ہونا ضروری ہوگا
جس کے واسطے پھر کوئی سبب درکار ہوگا پھر اُس سبب کی نسبت
بھی یہی پرشن پیدا ہوجائیگا جس سے انوستھا دوش یعنی دور تسلسل
لازم آئیگا جس سے خدا کا فاعل بالارادہ ہونا سراسر غلط ہے دوسرے

آپ نے یہ جو کہا کہ سرشٹی پرواہ سے انادی ہے اور یہ ج
مرکب توصیفی ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ پرواہ سرشٹی کے انا
ہونے کا سبب ہے نہ کہ سرشٹی کی صفت بہت سے لوگ یہ کہتے
کہ پرواہ کے معنے کیا ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ ایشر کی کل صفا
ازلی ہونے سے اور اُس کے فاعل بالخاصہ ہونے سے اُس کی
سرشٹی رچنا کرنے کا نام پرواہ ہے چونکہ ایشر ہمیشہ سرشٹی
پیدایش کرتا رہتا ہے اسواسطے اُسکا کاریہ سرشٹی بھی اناد
ہے معترض اس موقعہ پر یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ جبکہ ایشر فا
بالخاصہ ہے اور اُسکا سرشٹی پیدا کرنا ذاتی خاصہ ہے تو پرلے
وقت وہ کیا کام کرتا ہے کیونکہ اُسوقت سرشٹی تو پیدا کرتا نہیں اسکا
یہ ہے کہ ایشر کی دی ہوئی حرکت سے پرکرتی کے پرمانوؤں میں
برابر جاری رہتی ہے جس طرح رات کے ۱۲ بجے تک اندھیرا بڑھتا
اور ۱۲ بجتے ہی گھٹنا شروع ہوجاتا ہے اُدھر دن کے ۱۲ بجے تک

بڑہتی جاتی ہے دن کے بارہ بجتے ہی گھٹنی شروع ہوجاتی ہے کوئی منٹ بھی ایسا نہین جو گھٹنے بڑہنے سے خالی ہو ایسے ہی ۲۵-دسمبر برابر دن بڑہتا ہے اور ۲۵-جون سے گھٹنا شروع ہوجاتا ہے کوئی دن نہین جس مین کمی بیشی نہو یہی حالت سرشٹی اور پرلے کی ہے یعنی چار ارب بتیس کروڑ سال کی سرشٹی اور اسیقدر وقت پرلے مین جاتا ہے لیکن جسکو برہم دن یعنی سرشٹی کہتے ہین اُسکا آغاز ویدروپی سورج کے اودی ہونے سے کہلاتا ہے یعنی یہ میعاد انسانی دنیا کی ہی حیوانات - نباتات - جمادات وغیرہ اس مدت سے پہلے پیدا ہوتے ہین اور اُس کے بعد بھی رہتے ہین جس طرح ہر رات سے پہلے دن ہوتا ہی اور ہر دن سے پہلے رات کوئی دن نہین جس سے پہلے رات ہو اور کوئی رات نہین جس سے پہلے دن ہو اسی طرح ہر سرشٹی سے پہلے پرلے اور ہر پرلے سے پہلے سرشٹی ہوتی ہی اگرچہ ہر ایک سرشٹی کا آغاز ہوتا ہے لیکن اس سلسلہ کا آغاز نہین ہوسکتا۔

(سوال) جس کل کی اجزا پیدا شدہ ہوں وہ کل بھی پیدا شدہ ہوتا ہی
اگر سرشٹی کا پیدا ہونا ایک کے لیئے تسلیم کیا جائیگا تو سلسلہ کا بھی پیدا شدہ
ہونا تسلیم کرنا پڑیگا جس طرح اگرچہ رات سے پہلے دن اور دن سے پہلے
رات ہوتی ہے لیکن اُسکا آغاز بھی پایا جاتا ہے کیونکہ رات اور دن
سورج کے پیدا ہونے کے بعد ہی ہو سکتے ہیں اور سورج کا پیدا شدہ
ہونا مسلمہ ہے جب سے سورج پیدا ہوا تب ہی سے رات دن کا سلسلہ
جاری ہوا اس سے صاف ثابت ہے کہ جس زنجیر یا سلسلہ کی ایک کڑی
کا آغاز ہوگا اُس سلسلہ کا بھی آغاز ماننا ہی پڑیگا۔

(جواب) جس طرح ایک دن میں گھنٹے ہوتے ہیں اُسی طرح ایک سرشٹی میں
یُگ وغیرہ ہوتے ہیں اگر موجودہ سورج کے ظاہر ہونے سے دن اور
چھپ جانے سے رات کہلاتی ہے لیکن سرشٹی اور پرلے کے سلسلہ کا
سبب کیا ہے جس سے سرشٹی اور پرلے ہوتی ہے یہی ماننا پڑے گا کہ
اُسکا سبب برہم یعنی خدا ہے لیکن برہم یعنی خدا واجب الوجود ہے

سورج کی طرح اُس کی پیدائش کا کوئی سبب ثابت نہین ہوتا بس نتیجہ
بھی نکلیگا کہ جس سلسلہ کا سبب ممکن الوجود ہے وہ سلسلہ بھی ممکن الوجود
یعنی آغاز و انجام والا ہے لیکن جس سلسلہ کا سبب ازلی ہے وہ سلسلہ بھی
ازلی ہے چونکہ سرشٹی اور پرلے کے سلسلہ کا سبب واجب الوجود ہی
اسواسطے اس سلسلہ کو بھی جسکو دوسرے لفظون مین ایشر مین پیدا
کرنے کی خاصیت یا سوبھاؤ کہہ سکتے ہین واجب الوجود ہی کہنا پڑیگا۔
(سوال) اگر اسی طرح پر ایشر کو سوبھاؤ سے جگت بنانے والا یا فاعل
بالخاصہ کہو گے تو وہ کرمون کو جانکر پھل دینے والا نہین ہو سکیگا جس سے
آریون کی سدھانت کا تو خاتمہ ہو جاویگا۔
(جواب) جو لوگ یہ مانتے ہین کہ خدا جو چاہے کر سکتا ہے اُن کے
سدھانت کا تو ضرور خاتمہ ہو جاویگا لیکن جو یہ جانتے کہ عالم کل ایشر کا
کوئی کام بنا قاعدہ نہین ہوتا اسکا ہر ایک کام ازلی اور مکمل گیان کے سبب
قاعدہ مین بندھا ہوا ہے اُن کی سدھانت کو کوئی نقصان نہین ہو سکتا

مثلاً سورج کی روشنی ہر شے پر یکسان پڑتی ہے نہ کسیکا نہ تو دشمن ہے
اور نہ ہی کسیکا دوست ہے اگر اُس کی روشنی ہے تو کل کے واسطے
اگر گرمی ہے تو سب کے لیئے لیکن اُس سورج سے بھی حالتون کے مطابق
مختلف اثر پیدا ہوتے ہین۔ مثلاً ایک آدمی کے مزاج مین بہت سردی
ہے دوسرے کے مزاج مین کم سردی ہے۔ ایک کے مزاج مین بہت گرمی
ہے دوسرے کے مزاج مین کم گرمی ہے۔ اگر یہ چارون شخص سورج کے
سامنے جائین تو گو سورج فاعل بالخاصہ ہے لیکن اُن کو الگ الگ ہی
پھل ملیگا جس کو سردی زیادہ ہے اس کو سورج کے سامنے جانے سے
بہت آرام ملیگا جسکو سردی کم ہے اُس کو کم آرام ملیگا جسکو گرمی زیادہ ہے
اُسے زیادہ تکلیف ہوگی جس کو کم گرمی ہے اُس کو کم تکلیف ہوگی ایسے ہی
پرماتما سوبھاؤ سے ہی نیائے اور دیا کرتے ہین ہر ایک جیو اپنے کرمون
کے موافق اُس سے پھل پاتا ہے۔

(سوال) اگر پرماتما کو سوبھاؤ سے کرتا مانوگے تو اُس مین ایک ہی قسم ک

کرم ہوگا اُس سے بلا کسی سبب ہانکے دو قسم کا اثر یعنی پیدا کرنا اور ناش ہونا
نہین ہوسکتا چونکہ دونون کرم دنیا مین دیکھے جاتے ہین اس سے ماننا
پڑتا ہے کہ نہ فاعل بالارادہ ہے جب چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب
چاہتا ہے ناش کرتا ہے -

(جواب) یہ نقص تو دونون حالتون مین یکسان ہے کیونکہ جہان فاعل
بالخاصہ ماننے مین اُس سے دو قسم کی سرشٹی کا بلا سبب ہونا ممکن
نہین وہان فاعل بالارادہ ماننے مین بھی دو قسم کے ارادون کیواسطے
کسی سبب کی ضرورت ہے کیونکہ ارادہ کی تبدیلی کے واسطے کسی سبب کا
ہونا لازمی ہے لیکن فاعل بالخاصہ ماننے والون کے پاس تو ادرشٹ
یعنی جیوون کے کرم اس سرشٹی اور پرلے کا سبب موجود ہین اُن کے
سدہانت مین کوئی نقص نہین آسکتا لیکن فاعل بالارادہ ماننے والون
کے پاس کوئی سبب ارادہ کے بدلنے کا موجود نہین اسواسطے اُن کا سدہانت
بالکل ناقص ہے -

(سوال) تمہارا یہ سوال اپنا من گڑھت ہے یا اسمین کسی مستند کتاب کا
بھی ثبوت ہے۔

(جواب) شویتا شوتر اونپشد مین صاف طور پر لکھا ہے۔

नतस्य कार्य्यं करणंच विद्यतेनतत्समश्चाभ्यधिक-
श्च दृश्यते परास्यशक्तिर्विविधैवश्रूयतेस्वाभिकीज्ञानबलक्रियाच।

(ارتھ) اُس پرماتما کا شریر نہین ہے اور نہ ہی اُس کی اندریان یعنی حواس
ہین اور نہ ہے کوئی اُسکے برابر اور نہ اُس سے زیادہ ہے اُس پرماتما کی
شکتی مختلف قسم کی وید نے بتلائی ہے اُسکا گیان بل اور کریا
یعنی فعل سب سوبھاوک یعنی ذاتی ہین پرماتما کے کل گُن ذاتی ہین
اُس مین کوئی عارضی گن داخل نہین ہوسکتا پس جب پرماتما کا کریا کرنا
خاصہ ہے تو اُس سے جو فعل ہوگا وہ ہر وقت ہوتا رہیگا چونکہ پرماتما کو
اپنے کام کے واسطے کسی معاون کی ضرورت نہین اسواسطے اُس کے فعل
مین کوئی دیری نہین ہوتی پس پرماتما کے ازلی ہونے سے اُسکا فعل

انلی ہے۔ چونکہ اُس فعل سے دو قسم کا اثر ہوتا ہے جسکو سرشٹی اور پرلے
کہتے ہین چونکہ دونون مین سے مقدم و موخر کسی کو نہین کہہ سکتے اسواسطے
صاف ظاہر ہے کہ سرشٹی پرواہ سے انادی ہے۔

اوم شانتی

شانتی

شانتی

قواعد دیانند ٹریکٹ سوسائٹی

(۱) اس ٹریکٹ سوسائٹی کی غرض رشی دیانند کے سدھانتوں کا پرچار کرنا اور وید
منتروں کی عام فہم الفاظ مین ویاکھیا کر کے اور درشنوں کے ہر ایک سوتر پر ایک ٹریکٹ
لکھکر اُن کے مضامین کو ذہن نشین کرا کر آریہ پرشوں کو اس لایق بنانا ہی کہ وہ مخالفان
ویدک دھرم کے مقابلہ مین خود ہی کام چلا سکین باہر سے امداد کی ضرورت نہ رہی۔

(۲) یہ ٹریکٹ سوسائٹی ایک سال مین ۱۶ صفحہ کے پیسہ والے ۳۶۰ ٹریکٹ شایع کیا کریگی
جسمین سے وید منتروں کی ویاکھیا ایک ٹریکٹ مین ایک منتر ۱۲۵ درشنوں کے سوتروں کی
ویاکھیا ایک ٹریکٹ مین ایک سوتر ۱۲۵ - آریہ سدھانتوں پر پرچار ۲۵ ٹریکٹ مخالفان
ویدک دھرم کے جواب مین ۷۵، آریہ سماج کی اصلاح کے متعلق ۱۰ ٹریکٹ -

(۳) جو لوگ اس ٹریکٹ سوسائٹی کی خریداری سے امداد کرینگے اُن کو دس روز کے بعد
اکٹھے دس ٹریکٹ آدھ آنہ کے ٹکٹ مین ارسال کیئے جاوینگے جس جگہ دس خریدار ہونگے
اُن کو روزانہ روانہ کیئے جاوینگے جس ضلع مین دس سو مین دس ٹریکٹ روزانہ

خریدنے والی ہونگی یا جس ضلع مین ایکسو خریدار روزانہ ٹریکٹ کے ہونگے اُس ضلع کو
ایک اُپدیشک ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے بلا کسی معاوضہ کے دیا جاویگا جس ضلع مین ۲۲۵
ٹریکٹون کی خریدار ہونگے اُس ضلع کو ایک اُپدیشک اور ایک بھجن منڈلی بلا معاوضہ دیجاویگی
ہر ایک خریدار کو ۳۰ ٹریکٹون کا محصول ڈاک ۹ ماہواری یا ۱۲ سالانہ دینا ہوگا اور اُپدیشک
اور بھجن منڈلی کا انتظام کسی سماج کے سپرد کیا جائیگا۔ ٹریکٹ ہندی اُردو دونون زبان
مین ہونگے خریدارون کو جس زبان کے خریدنے منظور ہون درخواست مین ایسا لکھدینا چاہیئے۔
(۴) جو لوگ مبلغ پانچسو روپیہ اس ٹریکٹ سوسائٹی کو دان دینگے اُن کے نام سے ایک لاکھ
جلدین ٹریکٹ کی چھپوائی جاوینگی جو غریبون کو مفت اور دوسرون کو ایک پیسہ ٹریکٹ
کے حساب سے دیجاوینگی جو قیمت وصول ہوگی وہ ٹریکٹ سوسائٹی کا فنڈ ہوگا۔ یا گورو کل
بدالون مین خرچ ہوگی اور جو لوگ مبلغ ۲۵ ٹریکٹ سوسائٹی کو دان دینگے
اُن کے نام سے ۵۰۰۰ ٹریکٹ بھاشا مین چھپوائے جائینگے اور جو لوگ ۵ روپیہ
دان دینگے اُن کے نام سے ایک ہزار ہندی ٹریکٹ اور جو ۲ روپیہ دان دینگے
اُن کے نام سے ایک ہزار اُردو ٹریکٹ چھپوایا جاویگا۔ دہرم پرچار سے عزت پیدا کرنے کا

موقعہ اس سے بہتر نہیں مل سکتا۔

(۵) جو سماجین دس ٹریکٹ روزانہ خریدینگی اُنکو سال مین ایک ماہ کیواسطے مفت اُپدیشک دیا جاویگا۔ صرف کرایہ ریل دینا ہوگا۔ جس ضلع مین ایسی دس سماجین ہونگی اُنکو سال بھر کے واسطے مفت اُپدیشک دیا جاویگا۔ جس ضلع مین پانچسو روپیہ دان والا ایک شخص ماہ [illegible] دان دینے والے ۲۰ شخص ہون گے اُس ضلع کو بھی سال بھر کیواسطے مفت اُپدیشک د[illegible] جاویگا۔

(۶) جو بانٹنے کے واسطے ایکسو ٹریکٹ منگوائین گے اُن کو فیصدی ایک روپیہ اگر ایک ہزار منگوائین گے تو ۵ روپیہ ہزار دیئے جاوینگے۔

(۷) جو لوگ اس ٹریکٹ سوسائٹی کے ایجنٹ بننا چاہین اُنہین ۲۵ فیصدی پیشگی داخل کرنا ہوگا اور ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ ہر ایک درخواست درشنا[illegible] سرستی گورکل بدایون کے پتہ سے آنی چاہیئے۔

نوٹ اگر کوئی پرتی ندھی سبھا اس کام کو اپنے ذمہ لینا چاہے تو لے سکتی ہے

تباہی ہند

ٹریکٹ نمبر ۲

یعنی موجودہ حالت رہنی سے ہندوستان کا تیتالیس برس مین خاتمہ

کرپارام شرما ازیری ایڈیشنک ستہی ندھی سبھا پنجاب نی ارباب قوم کو جگانی کیواسطے تیار کیا اور ملک کی حالت کا نقشہ کھینچکر اور تیس برس پیشتر سے مقابلہ کرکے دکھلایا ہے

آریہ بھاسکر پریس مرادآباد مین کرپارام شرما کی اہتمام سے چھپا

نسخہ تباہی ہند

اے خیرخواہ ہند اے مدبران زمانہ اے طبیبان بیماری ملک اے دانایان
دہر اے صاحبان عقل اے شناوران بحر شجاعت و مروت اوٹھو غور کرو دیکھو
زمانہ کیا کیا نادر واقعات کیا کیا افسوسناک خبرین کیا کیا الفت جانگداز
کی باتین آپکے روبرو لایا ہے جسکو سنکر آپ حیرت زدہ ہونگے اگر ذرہ بھی آپکو
دوربینی کا مادہ ہوگا تو ضرور اس تحریر پر خیال کرینگے یہ وہ بات ہے کہ جسکے سننے
سے ہندوستانیون کے چھکے چھوٹ جاینگے تجاریون کا ہوش ہوا ہوجائیگا
بیکاہون کی عقل گھبرا جائیگی یہ وہ نقارہ ہے جو خفتگان خواب خرگوش کو بیدار کریگا
پیارے ناظرین ذرا کان کھولکر آنکھون سے نشہ خواب غفلت دور کرکے دل
کو ایکطرف لگاکر تھوڑی دیر ملک کی حالت کو غور سے سنو اور سمجھو - پیارے
ہندوستانیو اس بات کو آپ خوب طرح سے تحقیق کرچکے ہین - کہ اگر کسی دوکاندار کو
ہمیشہ نقصان ہوا کرے کبھی بھی نفع کی صورت نظر نہ آئے تو ضرور ایکدن اوسکا
دیوالہ ہوگا اگرچہ اسوقت وہ کتنا ہی مالدار کیون نہو لیکن چند سال کے بعد ضرور نادار
ہوجائیگا - پیارے ناظرین اب آپ اس بات پر غور کرتے ہو کہ ہندوستانکی زمینین
ویسی ہی نہ تھین جیسی تھین مگر ہندوستانیون کے ہاتھ کب رہی ہین گورنمنٹ اپنے دفتردان

سنکے واسطے خرید کرتی ہی غیر ملک کے سوداگر گٹ کا رخانون کے واسطے خرید
کر لیتے ہین مختصر یہ کہ اس طرح روز بروز آپکے ہاتھ سے زمین نکلتی جاتی ہی کچھہ دن پیشتر
اس ملک کے ہر گانون اور شہر مین غلہ کھتون بھرا رہتا تھا اگرچہ وہ اناج کم بچا تا تھا
لیکن تاہم وہ قحط سالی کے دنون مین کام آتا تھا اگرچہ راستہ بیوپار جاری نہ تھا
تو بھی دولت اس سے بہت ہی زیادہ تھی اور بھوکون کی تعداد بہت ہی کم تھی اب
آپ غور کرین کہ ہندوستان کا کل غلہ نکلکر غیر ملکون کو چلا گیا جس سے لاکھون آدمی
شب و روز فاقہ کرتے ہین اور بھوک کے کارن ٹھگی چوری ڈکیتی وغیرہ کرکے
پیٹ پالتے ہین یا خودکشی کرکے اپنی جان دیتے ہین اور ملک کی آدھی زمین
فروخت ہوچکی ہے دولت نقدی یعنی چاندی سونا جواہرات وغیرہ بھی دو تہائی ملک
سے نکل گیا سونے کی تو اسقدر کمی ہوگئی جو تیس برس پیشتر ۱۶ روپیہ تولہ بکتا تھا
آج چوبیس ۲۴ روپیہ تولہ آتا ہے غرض دو تہائی سونا نکل گیا آگے اشرفی ملک
مین بہت چلتی تھین وہ بھی ملک کا سکہ گنا جاتا تھا آج وہ بازار اشیاء کی طرح سے
بکتا ہی اسکا مقررہ نرخ ہی نہین ہی اس وقت روپیہ کی کثرت سے جو آدمی چاہتا تھا
قرض لے سکتا تھا آج اچھے بھلے مالنونکو قرض میسر نہین آتا بڑی جائدادون پر
اکثر روپیہ آٹھ آنے سیکڑہ دینا پڑتا ہی جو کچھ دن پیشتر ۲ سیکڑہ پر مل جاتا تھا۔
پیارے بھائیو غور کرو عرصہ تیس سال مین اسقدر انقلاب ہوگیا اگر چند سے اور

یہی حالت رہی تو ضرور ایکدن یہ ملک کے مارے مرجائیگا غور کرو ابھی آپکے پاس نصف جائداد باقی ہی جو آبادی کے بڑھنے اور آمدنی کے بڑھنے اور آمدنی کے گھٹنے سے عرصہ تیس سال مین بالکل ختم ہوجاویگی پھر جائداد کے نرہنے سے خرچ زیادہ اور آمدنی کم ہونے پر جو حالت ہوگی اوسکو آپ بخوبی سمجھ سکتے ہین۔

پیارے ناظرین اسوقت ہندوستانکی آبادی ۲۸ کروڑ ہے جو تیس برس پیشتر قریب اٹھارہ[۱۸] کروڑ کے تھی اگر اسی حساب سے بڑھے تو تیس سال مین تالیس[۴۳] کروڑ آدمی ہوجاوینگے محققان زمانہ اور لائق افسران گورنمنٹ نے جو آمدنی بحساب اوسط فی نفر ہندوستانکی لگائی ہی اوسکی تعداد ۲۷ سالانہ ہی اگر کل ملک کے آدمیونکی آمدنی شامل کیجاوے تو سات ارب چھپن کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی کل ملک کی ہوتی ہی اسمین سے قریب دو ارب روپیہ کے اخراجات گورنمنٹ ریل کے تجارت ممالک غیر مین نکل جاتے ہین اور بقیہ ۵ ارب ۵۶ کروڑ ہے دو ارب ۳۰ کروڑ روپیہ ہندوستان کا بیکار بھیک منگا ہی جنکی تعداد اسوقت تین[۳] کروڑ پچاس[۵۰] لاکھ ہی کہا جاتا ہین یہ لوگ ایک تو ملک کا اسقدر روپیہ زائل کرتے ہین دوسرے تین کروڑ آدمی بیکار ہین انکا خرچ بحساب ۵ ماہواری اوسط سے لگایا گیا ہی بقیہ تین ارب ۴۶ کروڑ روپیہ ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ آدمیون کے خرچ مین آتا ہی اگر فی آدمی کم سے کم ۵ روپیہ ماہواری خرچ مانا جاوے اگرچہ بہت سے لوگ عیاش فضول خرچ امیر غریب

سب سے زیادہ خرچ کرنے مین یہ تعداد اسقدر لگائی گئی ہی جسکے بغیر انسان کو
زندگی محال ہے ۔ تو بہتر کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ماہواری اور آٹھ ارب ۸۲ کروڑ روپیہ
سالانہ خرچ ہوتا ہی اس حساب سے معلوم ہوتا ہی کہ ۵ ارب ۳۰ کروڑ روپیہ سالانہ
ملک کو نقصان پہونچتا ہی جس ملک کو اسقدر نقصان ہمیشہ پہونچا کرے کیا ملک
کبھی آباد رہ سکتا ہی یہ کمی ملک کی زمینین فروخت کرکے زیور وغیرہ بیچ بیچ کر آجتک
سب نے پوری کی ہی جس سے ملک کی موجودہ حیثیت کم ہوتے ہوتے یہانتک پہونچ
گئی ہی کہ کل ملک کا غلہ غیر ملکو مین چلا جاتا ہی اور اگر ہندوستان مین ہر ایک انسان کی
جائداد ایکہزار بحساب اوسط فرض کرلین اگرچہ اسقدر جائداد نہین ہی تو کل ہندوستان
کی جائداد عرصہ تیس سال مین ختم ہو جائیگی ابتو بحالت کمی آمدنی کے پورانی جائداد
فروخت کرکے خرچ چلا جاتا ہی لیکن تیس برس بعد جائداد ختم ہو جانے سے بھوکون
مرنا پڑیگا کیونکہ کچھہ تو آبادی کی زیادتی سی خرچ بڑہتا جائیگا اور جائداد کی کمی سے آمدنی
گھٹتی چلی جائیگی غرض اوسوقت بھوک اور رنج کے مارے او رو رو کر جان دینے
کے سوا کچھہ بھی علاج نہو سکے گا اب ہندوستان کی آبادی اور آمدنی کا حساب دوسرے
ڈھنگ پر کیا جاتا ہی ہندوستان مین اسوقت ۲۸ کروڑ آدمی سکونت پذیر ہین جنمین سی
۱۴ کروڑ مستورات ہین اور تین کروڑ لڑکے دو کروڑ بیمار اور دو کروڑ بڈہے اور
بیکار ہین باقی سات کروڑ آدمی ہین جو کچھہ کام کرسکتے ہین اونمین سی تین کروڑ آدمی

هر بدسان ملک یعنی نام کے فقیر دراصل شہوت پرست آوارہ گرد عوام خور اور شریر ہین جو مہاتما لوگ اس گروہ مین موجود ہین وے باعث ترقی ایمان ملک ہین لیکن ان شریرون کی کثرت سے دوالون کا خرچ بہت ہی مشکل ہے بہت سے لوگ شہر کھانے پینے کے واسطے فقیر ہو جاتے ہین یا چھوت گھر والون سے ناسمجھ چھوٹے انکے دام مین پھنس جاتے ہین باقی صرف چار کروڑ آدمی ہین جو سب دن رات محنت کرکے زراعت تجارت تعلیم وغیرہ کے ذریعے سے کما کر کھاتے ہین اور ان محنت کرنے والون کی کمائی بحساب اوسط فیکس ۹ ماہوار ہے اور ان چار کروڑ آدمیون کی مجموعی آمدنی ۳۶ کروڑ روپیہ ماہواری ہے اگر سب ٹھیک بازی شامل ہوکر کمانے لگجاوین تو ملک کی آمدنی ایک ارب دس کروڑ ۲۵ لاکھ ماہواری ہوتی ہے جب ہندوستانیون کا خرچ قلیون کے برابر یعنی تین روپیہ ماہواری فیکس شمار کیا جاوے تو کل ملک کا خرچ ۸۴ کروڑ ماہواری ہوتا ہے تو سال بھر مین دو ارب ۷۲ کروڑ روپیہ توپھہ زیادہ ہوا اور باقی گورنمنٹ کے ٹیکس وغیرہ کا خرچ غرض کل اخراجات مین ۱۰ ارب روپیہ سالانہ کا نقصان دیتا ہے جس حالت مین ۷ کروڑ آدمی محنت کرینگے اوسوقت ۲۶ کروڑ ۲۵ لاکھ ماہواری بچت ہوگی جسکی سالانہ آمدنی ۳ کروڑ پندرہ لاکھ روپیہ ہوگی اس سے گورنمنٹ اور خیر ملک کی تجارت کا خرچ دیکر کچھہ بچ رہا اور آیندہ ملکی آبادی بڑھنے سے آمدنی مین

ترقی ہوجاوے گی اور کچھہ دنمین ہندوستان عمدہ حالت مین آجاویگی اسوقت ہمارے
یہ حالت ہے کہ ہم نہ تو خود کچھہ کام کر سکتے ہین نہ عورتین کچھہ کام کر سکتی ہین نہ بوڑھونکو یہ محنت
برداشت ہو سکتی ہے نہ لڑکے کسی کام کے لایق ہین اگر ہمکو ملک کی مدد کے واسطے
مدد دینے کی امید ہے تو صرف انہین تین کروڑ آدمیون سے جو بھیک دہارے
ہین قابل محنت کے نکل سکتے ہین اب ہم کسطرح اس بلا کو ٹال سکتے ہین یا کسطرح ان
ان لوگون کو محنت مین لگا سکتے ہین ہماری کل خرابی کا مٹانا ہمارے اتفاق
اور گورنمنٹ کی امداد پر منحصر ہے اگر ہمارے سچے افسر ہماری مدد پہ کھڑے ہون
اگر ہم متفق ہو کر گورنمنٹ سے درخواست کرین تو ضرور گورنمنٹ خیال کریگی پہلا
اصول یہ ہے کہ گورنمنٹ بذریعہ قانون نابالغ لڑکون کا فقیر ہونا بند کردے خواہ
انکی والدین ہے کیون نہ فقیری کے واسطے فقیرون کو سونپ دین ہر حالت مین
نابالغ کو فقیر کرنیوالا مجرم قرار دیا جاوے پولیس کو اختیار دیا جاوے نابالغ
سادھو جہان پاوین فوراً پکڑلین اور کچہری مین حاضر کرین تحقیقات ضروری ہو
اگر وہ کسی کے ورغلانے سے فقیر ہوا ہے تو اوسکو سزا دیجاوے اگر ماں باپ
کے سونپ دینے سے ہوا ہے تو اونکو سزا دیجاوے کیونکہ ماں باپ کا لڑکے کو اسطرح
فقیرون کو سونپ دینا بردہ فروشی مین داخل ہے لڑکی لڑکا انکا مال نہین ہین
جسکو والدین تلف کرنے کا استحقاق رکھتے ہون بلکہ حق اس لڑکے کو ما

ڈالتا ہی وہ قتل کا مجرم قرار دیا جاتا ہی پہر کیون اون والدین کو جو اپنی اولاد کو فقرا
کے حوالے کرتے ہین مجرم نہین سمجہا جاتا گویا وہ اولاد کو دنیا داری کے وجود کا
قتل کرتے ہین فقیرون کو دئے جاتے ہین وہ کسطرح اپنی برادری مین شادی
رشتہ کی مجاز نہین رہتے اور کوئی برادری کا آدمی اونسے برتاو نہین کرتا غرض
وہ دراصل اپنے استحقاق قومی کی نسبت مردہ ہوجاتا ہی گورنمنٹ کو چاہئی کہ اس
خرابی کو جلد روکے یہی خرابی بہت سے اجرام کا باعث ہی جب نابالغ لڑکے فقیر
ہوجاتے ہین اور وہ جوان ہوکر اپنی خواہش کو نہین روک سکتے تو دوسرے
کی عورت اور لڑکے کو ورغلانا شروع کرتی ہین وہ عورتین جو دنیا دار خاوندسے بسبب
کمی ملاقات کے ناراض ہوتے ہین اسکے ساتھ جلد پہنس جاتی ہین یا نابالغ لڑکے
چیلا بنانے کی غرض سے بہکالاتے ہین اور اون سے عمل بد کرکے اپنی خواہش
نفسانی کو بجہاتے ہین غرض ہر طرح سے ملک کے انتظام اور چال چلن مین خرابی
ڈالتے ہین جب سرکار اسطور پر نابالغ لوگون کو روک کر ملک کو اس بلا سے بچائیگی
تو جوان کے واسطے یہ انتظام ہوسکتا ہی کہ جو بالغ شخص فقیری کو قبول
کرے اوسکو گورنمنٹ مین لکھوانا پڑے اور گورنمنٹ اوسکا حلیہ لکھ لے اور جس
غرض سے وہ فقیری اختیار کرتا ہو اوس غرض کی جانچ کرے اگر وہ غرض اوسکی
ٹھیک ہو اور وہ شخص اوسکو ٹھیک طور پر کام مین لاسکتا ہو تو اوسکو اجازت دی

پھر اگر وہ اس اقرار کے خلاف کرے تو جرم سمجھا جاوے اس سے بڑا۔ تو وہ مجرم جو جرم کرکے اپنے سادھو بنکر اپنا حلیہ چھپا لیتے ہین اور گورنمنٹ کے انتظام ملکی مین خلل انداز ہوتے ہین پکڑے جاینگے دوسرے جو لوگ سادھوؤن کی روپ مین چوری وغیرہ کرتے ہین وہ بھی رک جاوین گے غرض حکام وقت کو اپنے انتظام مین بہت سے مدد ملیگی جب اسطرح اس آوارہ فرقہ کا بڑھنا رک جاوے تو موجودہ لوگونکو بھی جانچنا شروع کیا جاوے جنکے چال وچلن درست ہون اور وہ کوئی خرابی نہ کرتے ہون وہ تو چھوڑ دئے جاوین باقی لوگون کو محنت اور شادی کرنے پر مجبور کیا جاوے غرض اسی طرح کے انتظام سے چند روز مین ہندوستان کی ترقی ظہور مین آنے لگے گی اور اس آوارہ گروہ کو تنزل ہو جائیگا صرف نکھٹو ن کے واسطے جو فقیر ہوتے ہین وہی ہونگے اونسے ملک کو پورا فائدہ ہوگا اور ملک کو پورا فائدہ ہوگا اور ملک کی آئندہ اولاد بالکل محنتی پیدا ہوگی جس سے چند سال مین محنتی لوگون کی تعداد بڑھکر ہندوستان کے ادبار مین کمی واقع ہو جائیگی اور فلاح کی صورت نظر آنے لگے گی سوائے اسکے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اون لوگون کے واسطے پبلک سے مشورہ لیکر ہر شہر کے باہر سے ایک سدابرت مقرر کر دے اور کوئی سادھو بلا کسی ضروری کام کے شہر مین نہ آنے پاوے جس سے شہر کے لوگون کو ان لوگون کی خرابیون سے ضرر نہ پہونچے کیونکہ کبھی تو یہ رسائی نکر لوگونکا

روپیہ ٹھگ لیجاتے ہین کبھی عورتون کو اولاد وغیرہ کا دہوکا دیکر خراب کرتے ہین
اور جادو ٹونا بتلا کر اونکو بہت سے جرایم کی طرف راغب کرتے ہین غرض جو جو
نقصان یہ کرتے ہین اونکی تشریح کے واسطے ایک دفتر کی ضرورت ہے
بہت سے لوگ بیوقوفی سے آپکی رائے کے خلاف ہونگے تو بھی جسوقت ہم
اپنے عادل گورنمنٹ کو یہ نقصانات سمجھا کر اوس سے استدعا کرتے ہین اور ملک
کی پوری کیفیت بیان کرونگے تو ضرور گورنمنٹ توجہ کریگی آجتک دنیادارون
اور محنتی لوگون پر ہزار طرح کا جبر ہوتا ہے لیکن بیکار آدمی گورنمنٹ کو بھی کچھ فائدہ
نہین دیتے بلکہ بہت سے وارداتون کا فاعل ہو کر گورنمنٹ کے انتظام ملک
مین خلل انداز ہین اسلئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اسطرف راغب ہو ہندوستان
کے جاہل لوگ جہالت کے جوش سے کچھ روز تک اس مقابلہ کے مخالف
ہونگے لیکن ہمارے ملک کے براہمنونکو چاہئے کہ وہ اون جاہلونکو سمجھادین
کیونکہ جیسا ان لوگونکا ملک کے عام لوگون پر اثر ہے اوس سے بڑھکر براہمنونکا
اثر ہے جس بات کو براہمن دہرم بتادین دہرم مانی جاتی ہے جسکو ادہرم بتلادین
خواہ وہ دہرم ہے کیون نہو ادہرم قرار دیا جاتا ہے جب ہمارے براہمن بھائیون
مین یہ طاقت ہے تو اونکا ہی فرض ہے کہ ملک کو اس بلا سے بچانے کے
واسطے کوشش کرین اور ملک کے لوگون کو سمجھا دین کہ اسطرح ایک دفتری

سے گیروا لگانے سے کوئی سادہو نہین ہوجاتا جب تک وہ سادہو کا کام نکرے اس طرح
پر برا ہمنونکی کوشش سے پبلک کو نام کے سادہون سے خود نفرت ہوجاویگی
جبتک ہمارے ملک کے کل قومی خیرخواہ لایق آدمی ملکر گورنمنٹ سے دس
آوارہ گروہ کو روکنے کی درخواست نکرینگے اور ہماری بہی گورنمنٹ اپنی رعایا
پروری کے فرض کو پورا کرنے کے خیال سے ہماری مدد پر کمربستہ ہنوجاویگی
جب تک ہمارے دیس کے برہمن اور عالم شخص دہرم کو بچانے کے واسطے
اور ملک کو سپہر جانے ❊ ❊
وتفاق پہیلانے کے واسطے اپنی ست شاستروں کا رواج دینے کے واسطے
ملک کو آفت سے بچانے کے قوم کو عزت دلانے کے واسطے برہمن لوگون نے
قدر کرنے کے واسطے اس گروہ کو کم کرنیکی کوشش نکرینگے تب تک اس گروہ
کے نقصانات سے ملک کا محفوظ ہونا ایک ناممکن امر ہے
اے ملک کے ہمدردو جلدی سے کوشش کرو اس معاملہ کو گورنمنٹ کے روبرو
پیش کرو۔ اے اڈیٹران اخبار نامدار اے مردمان ہوشیار اب اپنے اخبارونمیں
اس بلا سے بچنے کی تدبیرون کو لکہنا شروع کرو یقین ہے چند روز مین کوئی معقول
عام پسند تدبیر نکل آوے جیسے صورت کامیابی نظر آنے لگے بہت سے بیراگی کم چہوڑ
فقیر ہوے چند روز مین یہ کسی بہلے دیس کی بہو بیٹی کو نکال کر اوسکی عزت اور اپنے

اور اپنے دھرم کو داغ دیا اور کئی اوداسی اس مرض کے مبتلا ہو گئے انکو
سنیاسی اسطرح گوسائین بنگئے میرے پاس آجکل دو فقیرون کا گذر ہوا جنکی عمر
قریب ۱۴ - ۱۵ برس کی ہے جب اون سے پوچھا گیا کہ تم کب سادھو ہوئے
تو اونہون نے کہا کہ ہمارے والدین نے ۱۰ برس کی عمر مین ہمکو فقیرون کو
دیدیا ایک کا باپ اسوقت گوالیار مین صوبہ دار ہے اوسکی حکایت یہ ہے
کہ اوسکے باپ کے کوئی اولاد نہ جیتی تھی اوس نے ایک لڑکا فقیر کو دیدیا اب وہ
لڑکا بازار کانپور مین بھیک مانگا کرتا ہے

اے ناظرین صاحب مروت کیا آپکا دل اسوقت اسکی حالت زار پر رونے
کو نہ اوبھرے گا دیکھو وہ بیقصور لڑکا والدین سے الگ کیا گیا اور اوسکو ورثہ کر
کے بجائے گدائی کرنی پڑی افسوس ہے ایسی جہالت پر افسوس ایسے
خیالات پر افسوس ہے ہندوستان کے خیرخواہون پر ہوان جیکہا بچون کو اس
عذاب سے نہین بچاتے اے گورنمنٹ تو توکل ملک کی نگہبانی کرنے کا ذمہ اٹھیہ
کے دربار مین اوٹھا چکی ہے کیا یہ لڑکے تیری رعایا نہین کیا انکی تکلیفات کا تجھے
جواب نہین دینا ہوگا ضرور دینا ہوگا

اے رحم دل حکام وقت آپ ہندوستان کے بچون پر رحم کرین اون بیچارون
غریبون کو اس فرقہ ظالم یعنی بیراگی اوداسی سے داودپنتھی گوسائین جوگی وغیرہ

فقیرون کے ہاتھ سے حفاظت کرے دیس کے راجہ یا بو لوگو ای ملک کے دیر ماتما
دولت مندو آپ جلد کوشش کرکے اس بلائی عظیم سے ملک کو چھوڑاؤ اب
اتفاق کرکے شہر کے باہر ایک دہرم سالہ بناؤ اب اون بچونکو جو سبب بہوک کے
مرنے کے فقیری کرتے ہین پرورش کرو مردوانہ ٹہو تم ہی تمکو اپنی دہرم کی اگرچہ
ہمارے ملک کے بہت سی ہمدرداون کاموں کی کوشش کرتے ہین جو
دوسرے کے ہاتھ مین اگرچہ وہ ہمارے ملک کے لئے مفید ہین لیکن اونکے نہو نی
مین حالت بے اختیاری ہے اونکو ہم کبھی پورا ہنین کرسکتے جبتک اپنی گھر کے
کل موجودات کو درست نکرین کوئی بھی بادشاہ اپنی رعیت کو درست رکھے
بغیر دوسرے ملک کو جیت ہنین سکتا کوئی بھی قوم اپنی طاقت کو مجموعی حالت
مین لائے بغیر قوم کو فائدہ ہنین پہونچا سکتے نہ اپنی حالت کو درست کرسکتے
ہین۔ اسلئے ای محبان قوم اپنی طاقت کو گھریلو جھگڑون کے مٹانے سے قوم
کی بیکاری کو دور کرنے سے اور ملکی علوم کی ترقی سے تعلیم کو اپنے ہاتھ مین
لینے سے ایک ملک کو سدہار سکین گے اسلئے جلدی کوشش کرو اور ملک
کو سنبھالو میرے خیال مین وہ قوم جو اپنے چال چلن کو درست نکری دوسری
دوسری قومون سے اپنا حق ہنین لے سکتی وہ لڑکا جو ہمیشہ سویا کری باپ
کی جائداد کا وارث ہنین ہوتا کیونکہ جب بیدار ہوتے حصہ لے اوسکو بیداری

محال ہے اسیطرح جب قوم مین اتفاق ہوکر کثرت علم سے سب کے اخلاق اور خیالات
درست اور ملک مین بیکاری کا نام نہ باقی رہے ہر شخص محنت کرنیکا عادی ہو تو
سے سب کو پر بہتر ہو تب ملک کی درستی ہو سکتی ہے اس حالت مین کانگریس
آریہ سماج - دھرم سبھا وغیرہ ملک کی بہتری چاہنے والے سوسائٹیان
خواہ کتنی ہی کوشش کرین کچھ نہ ہوگا اے محبان قوم اس آوارہ فرقہ کو روکو
اور قوم کی چال اور اخلاق کو درست کرنے کی طرف جلد متوجہ ہو گئے تو تھوڑے
روز مین ملکی کوشش کا درخت ضرور بار آور ہوگا جب آپ کوشش کرینگے تب
کیا علاج ہے مثل مشہور ہے - ہمت مردان مدد خدا - ملک ہمت کریگا تب پرماتما
مدد دیگا ضرور سب خرابی مٹ جاویگی کوشش کرنے کا حق بجالاؤ پھل پانے
کا موقع پرماتما میسر کرے گا -
مین یقین کرتا ہون کہ ملک کے ہمدرد ضرور اس تحریر پر خیال کرینگے

نام ٹریکٹ	قیمت	نام ٹریکٹ	قیمت
مادہ کی قدامت	۳؍	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۳؍
مکتی ویوستھا	۳؍	کرم ویوستھا	۳؍
ایشور وچار پہلا حصہ	۳؍	وید کس پر نازل ہوئے	۳؍
رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا	۳؍	عیسائی مت کھنڈن	۳؍
نسخہ تباہی ہند	۳؍	آدمی سنسر کا مباحثہ	۳؍
نوجوانو اٹھو	۳؍	اردو گنگا اشنان	۳؍
ایشور وچار حصہ ۲	۳؍	جگناتھ لیلا	۳؍
الہام کی ضرورت	۳؍	ورن ویوستھا	۳؍
ویدوں کی عظمت	۳؍	عقاید اسلام پر عقلی نظر نمبر۱	۳؍
آتما رام جی کی پول	۳؍	,, نمبر ۲	۳؍
بیسویں صدی کا سچا جانی دان	۳؍	,, نمبر ۳	۳؍
سوامی دیانند کا اپدیش	۳؍	,, نمبر ۴	۳؍
ریفارمر	۳؍	,, نمبر ۵	۳؍
مورکھتا	۳؍	آتمک بل	۳؍

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین ان سبکا آدی مول پرمیشر ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیاکاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو دیاپک - سرو انتریامی - اجر - امر - ابھے - نتیہ - پوتر - اور سرشٹی کرتا ہی - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہی -

(۳) وید ست ودیاؤن کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریون کا پرم دھرم ہی -

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے مین سرودا ادیت رہنا چاہئے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئین

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہی - ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پورک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنا چاہئے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی مین اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے

(۱۰) سب منشیون کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے مین پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم مین سب سوتنتر رہین -

ایشور وچار

حصہ دوم

ٹریکٹ نمبر ۳

جسمیں ایشور کے ساکار و نراکار ہونے کا وچار کیا گیا ہے مصنفہ

کرپارام شرما جگرانوی انریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی
سبھا
پنجاب

بار پنجم ۱۳۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۳ پائی

مطبع ویدک دہرم پریس دہلی ہیں
چھپا

ओ३म्

پیارے ناظرین ایشور وچار کے پہلے حصہ میں ایشور کا ہونا دلیلوں سے
ثابت کیا گیا ہی اُسمیں پرمان وید اور شاستروں کے اسواسطے نہیں
دیے گئے کہ اُسکا تعلق ناستکوں سے ہے اور ناستک کیواسطے کوئی کتاب
ہو نہیں سکتی۔ اب ہم ایشور وچار کا دوسرا حصہ تیار کرتے ہیں جسکا مضمون
یہ ہوگا کہ ایشور ساکار ہی یا نراکار۔

ایشور کا لکشن ہی سچدانند جسمیں تین پد یعنی ست۔ چت۔ آنند
ملے ہوئے ہیں ست کہتے ہیں تین کال میں رہنے والیکو اور چت کہتے
ہیں گیان والیکو یعنے مدرک بالذات کو اور آنند کہتے ہیں تینوں
کال میں دکھ کے اتینتا بھاؤ کو جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ جو چیز ست ہے آیا
وہ ساکار ہوگی یا نراکار یعنی ست صورتی والا ہی یا اصورتی والا۔ اگر کہا جاوے
صورتی والا ہے تو اسپر حسب ذیل سوال پیدا ہوگا کہ اگر صورتی والا ہے تو اوسکی

سورتی مرکب ہی یا مفرد یعنی ساویپ ہے یا نراویپ۔ اگر کہا جاوے
ساویپ یعنی مرکب ہی تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ بھوتک ہے یا ابھوتک۔ اگر
کہا جاوے بھوتک ہی تو ست بھوتوں کا کاریہ ہوگا۔ جب کاریہ ہوا تو کسی کارن
سے پیدا ہوا ہوگا اور اپنی اُتپتی سے پوروکال میں نہیں ہوگا۔ اس سے
صاف معلوم ہوا کہ جو پیدا ہوا وہ ناش بھی ہوگا۔ ناش کے بعد
نہیں ہیگا گویا بھوتک سورتی ہونے سے آدی اور انت ہیں تو نرا کیول درمیانی
حالت میں رہا اور ست تینوں کال میں رہنے کو کہتے ہیں۔ پس جو چیز ایک کال
میں رہے وہ ست نہیں ہو سکتی اگر کہا جاوے ابھوتک سورتی ہے تو ہو نہیں
سکتی کیونکہ ابھوتک سورتی میں ورتمان کا ابھاو ہے اور پریکش کا برودھی
ہونے سے اسمیں انومان بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ انومان پریکش پوروک ہوتا ہے
اور شبد پرمان اسمیں ہو نہیں سکتا اور نہ کوئی ہے۔ اگر کہا جاوے نراویپ
سورتی ہے تو ست پرمانو دھرم والا ہوگا اور پرمانو ایک دیشی ہے سو واسطے
ست بھی ایک دیشی ہوگا۔ یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ کوئی محدود پدارتھ لامحدود
وصف رکھ نہیں سکتا اسواسطے ست سے سارے جگت کے نیم چل نہیں
سکینگے اور پرماتما سارے جگت کا ہے اسواسطے ست کو اسورتی ماننا پڑیگا

اب رہا جیت یہ تو کبھی مورتی والا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ مورتی والے پدارتھ بھوتک ہیں اور بھوتک پدارتھ جڑ ہیں یعنے گیان سے شونیہ جیت جو گیان کا ادھکرن ہے وہ کس طرح جڑ ہو سکتا ہے دوسرے بھوتک پدارتھ انیتیہ ہیں۔ اگر جیت انیتیہ ہے تو سرشٹی کے ساتھ تینوں کال میں کس طرح رہ سکتا ہے اسواسطے معلوم ہوتا ہے کہ جیت بھی مورتی والا نہیں ہو سکتا۔ اب رہا آنند وہ بھی تینوں کال میں ست کیساتھ رہتا ہے اسواسطے اسکو بھی مورتی والا کہہ نہیں سکتے۔

پیارے ناظرین متذکرہ بالا دلیل سے ثابت ہو گیا کہ سچدانند ساکار نہیں بلکہ نراکار ہے اور ایشور سرو شکتیمان ہے اور ساکار جز محدود ہوگی اور جو محدود ہوگا اسکا گن اور طاقت بھی محدود ہوگی اور جسکی طاقت محدود ہوگی وہ سرو شکتیمان نہیں ہو سکتا اس سے معلوم ہوا کہ نراکار ہی سرو شکتیمان ہو سکتا ہے یہاں یہ نیم نہیں کہ ہر ایک نراکار سرو شکتیمان ہی ہو بلکہ سرو شکتیمان کا نراکار ہونا ضروری ہے۔ بعض یہ کہینگے کہ جسکا روپ نہیں وہ وستو ہی نہیں لیکن یاد رہے کہ بایو روپ رہت ہے کیا بایو نہیں ہے۔ بدھی۔ دکھ۔ سکھ۔ گرمی۔ سردی۔ کال۔ دشا۔ آکاش۔ یہ ساری چیزیں آکار سے

رہت ہین کیا یہ نہیں ہین ۔

پیارے ناظرین ایشور ایسا یعنی جگت کا کرتا ہے لیکن ساکار پدارتھ خود پرمانو سنیوگ سے بنا ہوا ہے وہ کسطرح جگت کا آدی کارن ہو سکتا ہے ایشور امرتیو ہے لیکن ساکار پدارتھ ساویو ہونے سے ناش والا ہوتا ہے اسواسطے کسطرح وہ امرتیو ہو سکتا ہے ایشور سرو دیاپک ہے اور انت ہے انت دو طرح ہوتا ہے ایک دیش یوگ سے دوسرے کال یوگ سے لیکن ساکار پدارتھ ساویو اور جنیہ ہونے سے کال یوگ سے تو متناہی بھی ہے اور حد والا ہونیسے دیش یوگ سے بھی شانت ہوگا اسواسطے کوئی ساکار پدارتھ انت نہیں ہو سکتا اور ایشور انت ہی اسواسطے وہ ساکار نہیں۔ ایشور نروکار ہے لیکن ساکار پدارتھ ساویو ہونے سے چھ قسم کے وکارون یعنی جنم۔ بڑھ دہی۔ استھتی۔ پرنام۔ اور گھٹنا اور ناش ہونے سے بچ نہیں سکتا اسواسطے ایشور نرا کار ہے۔ ایشور سرو آدہار ہے۔ ساکار پدارتھ ایک دیشی ہونیسے سرو آدہار ہو نہیں سکتا اور دوسرے اُس کو خود آدہار کی ضرورت ہوگی جیسا کہ ساکار ماننے والون نے خود تسلیم کیا ہے۔ کسی نے تخت پر بیٹھا ہوا اور فرشتون نے تخت اوٹھایا ہوا تسلیم کیا ہے کسی نے کشیر ساگر مین

شیس ناگ کی سجا پر سونا اُس کا تسلیم کیا ہے کیسی بیکٹھ میں اُس کو مان
لیا ہے غرضکہ ساکار ماننے والے خدا کو آدھار کی ضرورت بتلاتے ہیں ۔
پیارے ناظرین جب شبون میں یہ اگیان آ گیا کہ ایشور ساکار ہے تو
اُسیوقت اُنہوں نے اُسکو ایک دنیوی سمجھکر اُس کے انتظام کے واسطے مددگار
تلاش کرنے شروع کئے کسینے کہا کہ فرشتوں کے ذریعہ سے اُسکے کام ہوتے
ہیں اور دنیا میں پیغمبروں کا ہونا تسلیم کر بیٹھے اتنا خیال نہیں آیا کہ پیغمبر کے
معنی پیغام لانیوالے کے ہیں اور پیغام فاصلہ پر آیا کرتا ہے کیا کوئی بتلا سکتا
کہ خدا اور انسانوں کے درمیان کسقدر فاصلہ ہے جسکے واسطے پیغمبروں کی
ضرورت ہوئی نہیں نہیں بلکہ پیغمبروں پر وحی بذریعہ فرشتوں کے نازل ہونا
تسلیم کرنا پڑا گویا خدا کو بالکل نامکمل سا بنا دیا ۔ دوسری طرف کسی نے ساکار
مان کر اُسکا بیٹا بنا لیا اور اُسکو خدا کے دہنے ہاتھ پر جا بٹھلا یا اور یہ نہ سوچا
کہ دایاں بایاں محدود چیز کا ہوتا ہے اور محدود چیز فانی ہوتی ہے اسواسطے
خدا بھی فانی ہو جائیگا اور بعضوں نے تو اُسکو سنگھاسن اُس کے گن اُسکی
فوج اُسکی چوبدار وغیرہ سب کچھ کلپنا کر لئے اُنہوں نے تو اُسکو بیچ بیچ کا
انسان بنا دیا اور اس قسم کے مخمصوں میں پھنسا دیا کہ بیچ بیچ اُسکو ایشور کی مدد کا

گرادیا جب یہ دشا ہوئی تو ساری دنیا میں پاپ پھیل گیا۔ لوگ ایشور کی
نسبت راجہ اور برادری سے زیادہ خوف کھانے لگے انہوں نے سمجھ لیا
کہ ایشور کہیں ہوگا۔

پیارے دوستو آپ جو پاپ دنیا میں پھیلا ہوا دیکھتے ہیں یہ
سب ایشور کے ساکار ماننے سے پھیل گیا اگر ایشور کو نراکار مانا جاتا تو
دنیا کے اندر پاپ پھیل ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جیو
پھل پرداتا شکتی سے ہمیشہ خوف کھاتا ہے۔ مثلاً اگر کہیں پولیس موجود
ہو وہاں کوئی چور چوری نہیں کرتا۔ جب پولیس کو سویا یا دور دیکھتا ہے
تب پاپ کرتا ہے۔ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کے سامنے پاپ کا
بیوپار نہیں کرتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر منشیہ کو اس بات
یقین ہو کہ پرماتما ہر جگہ موجود ہے اور سنسار کا اندھیرے سے اندھیرا
کونا یا پہاڑ کا گہرے سے گہرا غار بھی پرماتما سے خالی نہیں تو اس حالت میں
وہ کسی طرح اور کسی جگہ بھی چھپکر پاپ کرم نہیں کرسکتا لیکن ساکار ماننے
سے تو ایشور ایک دیشی ہوگا اور اسکو ہر جگہ پر موجود کسی طرح نہیں
مان سکتے اور محدود چیز سے بچکر نکلنے کے واسطے انسان کی آتما کوئی نہ

کوئی راستہ نکال لیتی ہے جیسے محدود راجہ کی محدود شکتی سے بچنے کے
واسطے ملک سے بھاگ کر مجرم کا دوسرے ملک میں چلا جانا پہلی ترکیب
ہے۔ دوسرے پولیس والونکو رشوت دیکر بچ جانے کی کوشش کرنا دوسری
ترکیب ہے۔ جھوٹے گواہوں کے ذریعہ سے جھوٹ بولکر اور دوسری لوگونکو
جھوٹ سے فائدہ اوٹھانے کی کوشش کرنا تیسری ترکیب ہے۔ اور وکیلونکے
ذریعہ عدالت کو قانونی دھوکا دینے کی کوشش کرنا چوتھا راستہ ہے اسی
طرح اور بہت سے راستے ہیں جو محدود شکتی کی سزا سے بچنے کیواسطے عمل
میں لائے جاتے ہیں۔ یہ سب ساکار حالت میں ہو سکتے ہیں نراکار اور
جنہیں شکتی کو سروانتریامی ہونے کیحالت میں اس قسم کی کوئی ترکیب کارگر نہیں
ہوسکتی اس حالت میں منشیہ پاپ کرکے سکھ حاصل کرنے کی امید نہیں
رکھ سکتا اور دکھ کی امید رکھ کر کوئی کام کیا ہی نہیں جاتا اس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ نراکار کے ماننے سے مکتی ہو سکتی ہے ساکار سے
نہیں۔ چونکہ مکتی سوائے ایشور گیان کے ہو نہیں سکتی اور ایشر کے ساکار ماننے
سے بھی مکتی ہو نہیں سکتی گویا ساکار ایشور میں مکتی داتا ہونا جو ایشور کا گن ہے
رہ نہیں سکتا اس واسطے ایشور نراکار ہے۔

پیارے ناظرین دلیلوں سے تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ایشور ساکا
ہیں کیونکہ ساکار پدارتھ اننت ہوتے ہیں اور ساکار پدارتھ جنیہ ہوتے
ہیں اور سروشکتیمان اور سچدانند بھی نہیں ہو سکتے۔ اب شاستری
مانوں سے ثابت کیا جاتا ہے کہ ایشور نراکار ہے ۔

ततः पर ब्रह्म परं बृहन्तं यथा निकायं सर्व भूतेषु
म विश्वस्यैकं परिवेष्टितारं ईशं तं ज्ञात्वाऽमृता भवन्ति
७॥ ततो यदुत्तरतरं तदरूपमनामयम्॥ य एतद्वि
रमृतास्ते भवन्त्यथेतरे दुःखमेवापियन्ति॥ १
अपाणिपादो जवनो गृहीता पश्यत्यचक्षुः स शृ
त्यकर्णः॥ स वेत्ति वेद्यं न च तस्यास्ति वेत्ता तमाहु
रग्र्यं पुरुषं महान्तम्॥ १८॥

اس سے پرے بڑا برہم ہے جو شریر ہوکر سمپورن جیووں میں چھپا ہوا ہے
اور سنسار کو اچھادن کرنے والا ایک پرماتما ایشور ہے اسکو جاننے
سے مکتی پراپت ہوتی ہے۔ ۷۔۱۰۔۱۱۔
اسواسطے وہ سب سے اونچا ہے اور وہ روپ سے رہت اور

انامی ہے۔ یعنی نراکار ہے جو اسکو جانتے ہیں وہ لوگ امرت
ہیں اور جو اسکے جاننے والوں سے انتر ہیں وہ سدا سنسار میں دکھ
کرتے ہیں ۱۰۔۱۱ اس ایشور کے ہاتھ نہیں اور نہ پاؤں لیکن وہ
اور چیزوں کو پکڑتا ہے اور وہ آنکھ سے رہت ہے لیکن وہ د
اور کان سے رہت ہو کر سنتا ہے وہ ساری جگت کو جانتا ہے
ٹھیک ٹھیک جاننے والا کوئی نہیں اسی کو اگر پورش جگت
کہتے ہیں۔

शी सर्व भूतान्तरात्मा एक रूप
पः करोति त मात्मस्थं य ऽनु पश्यन्ति
तेषां सुखं शाश्वतं नेतरेषाम्

وہ پرماتما ایک ہے اور سارے جگت میں بیاپک اور سب
انتریامی جس نے پرکرتی سے اس ساری جگت کو انیک پرکار کے رو
کیا اور جو آتما میں رہنے والا ہے جسکو دھیر پرش پرکرتی
دیکھتے ہیں وہی مکتی یعنی نروکلپ سکھ کو حاصل کرتے ہیں ۱۲

त्यानां चेतन श्चेतनानां एको बहूनां यो विद

धाति कामान् तमात्मस्थं येऽनु पश्यन्ति धीरा
तेषां शान्ति शाश्वती नेतरेषाम् ॥

وہ پرماتما نیتیہ پدارتھوں میں نیتیہ ہے یعنی اُسمیں سروپ سے یا گیان
سے پرینام نہیں وہ چیتن جیووں سے بھی چیتن ہے یعنی جیو اُپلکشیہ
ہے اور وہ سمردھ گیت ہے جو ایک ہو کر بہتوں کے مطلب پورا کرتا ہے
ارتھات سنسار میں کرموں کا پھل پرداتا ہے۔ اُس جیو آتما میں ہونے
والیکو جو دھیر پرش دیکھتے ہیں اُنہیں کو شانتی نراتر پراپت ہوتی ہے
دوسروں کو نہیں۔

स प र्य गा च्छु क्र म काय मव्रण
मस्ना विरं शुद्धम पाप विद्धम कविर्मनीषी परि भूः
स्वयं भूर्या थातथ्य तोऽर्थान व्य दधा च्छा श्वतीभ्यः
समाभ्यः ॥

وہ پرماتما سب میں بیاپک شیگھر کاری شریر سے رہت اور ناڑی وغیرہ
بندھن سے خالی شدھ اور پاپ سے شونیہ ہے تینوں کال کا جاننے والا
اور انتریامی اور سارے جگت میں بیاپک ہے۔ اس پرماتما نے نراتر سکھوں کی
پراپتی کے واسطے یتھارتھ گیان ہر ایک دستور کا بذریعہ وید دان کیا ہے۔

ईशावास्यमिदꣳ सर्व्वं यत्किंच जगत्यां जगत्॥ तेन
त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्यस्विद्धनम्॥

یہ سارا جگت اور جگت کی ہر ایک پدارتھ سب ایشور کا نواس استھان
اور ایشور نے سب کو اچھادت کیا ہوا ہے جو اُس پرماتما کو چھوڑتے ہیں
جنم مرن روپی مہا کلیش کو بھوگتے ہیں چونکہ ایشور سکل پر داتا سب کا انتریامی
ہر ایک جگہ موجود ہے اس واسطے ہی جیو تو کسی کا دھن لینے کی اچھا نہ کر
اگر تو ایشور کو تیاگ کر دوسرے کی چیز لیگا تو ضرور سزا پاویگا۔

پیارے ناظرین جب ان پرمانون سے بھی ثابت ہو گیا کہ ایشور نراکار
اور جگت میں بیاپک ہے اُسوقت بعض بھولے بھالے بھائی یہ سوال
کہتے ہیں کہ اگر ایشور نراکار ہے تو اُسکا دھیان کسی طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ
اُن کے خیال میں ساکار نراکار کا دھیان نہیں کر سکتا اور نراکار ساکار
کا تو اُنکو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جیو آتما ساکار ہے یا نراکار چونکہ جیو آتما
بھی نراکار ہے اسواسطے نراکار کا دھیان نراکار ہی کرتا ہے اور جو سنتھ
پرارتھ ہیں اُنہیں سے بھی نراکار گن کا ہی جیو آتما گرہن کرتے ہیں جیسے
کو جب دیکھتے ہیں تو پہلے رنگ کا گیان ہوتا ہی جو نراکار ہے دوسرے گندھ

گیان ہوتا ہے وہ بھی نراکار ہے تیسرے پرمان کا گیان ہوتا ہے
وہ بھی نراکار ہے اسی طرح جیو آتما بغیر گنون کے کسی چیز کا گیان حاصل
نہیں کرتا اور گن نراکار ہے اور جو لوگ کرشن آدمی مہاتماؤن کی مورتی
میں بھی دھیان لگاتے ہیں وہ بھی نراکار گنون کا ہی دھیان ہوتا ہے
مثلاً کالا رنگ آکار اور گن یہ سب نراکار پدارتھ ہیں انہیں کا گیان ہوتا ہے

پیارے ناظرین چونکہ انسان کا فرض دنیا میں مکتی حاصل کرنا ہے اور
مکت درشٹ پدارتھ سے ہو نہیں سکتی جیسا کہ مہاتما کپل جی اپنے سانکھیہ
میں بتلاتے ہیں۔

नदष्टुतितत्सिद्धिनिवृत्यपिपुनरऽनु
वृत्तिदर्शनात् ॥

یعنی درشٹ پدارتھون سے اتینت دکھ نورتی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ درشٹ
پدارتھ کے ملنے سے جو دکھ دور ہوتا ہے وہ اس پدارتھ کے الگ ہونے سے
پھر پیدا ہو جاتا ہے یہ روزمرہ تجربہ کا بدیہی ثبوت ہے اسواسطے انیشدون
میں لکھا ہے کہ دیوتا لوگ پروکش یعنی جو پدارتھ آنکھوں سے نہیں دیکھے جاتے
پدارتھات جن کا گیان اندریون سے نہیں ہوتا انہیں کو پیار کرتے ہیں۔
دھیان پروکش پد گیان اندریون سے نہ جاننے لائق پدارتھ کا بودھک ہے

یعنی ودوان لوگ آتما جو اندریوں سے نہیں جانا جاتا اس کو پیار کرتے
ہیں اور پرتیکش جو پراکرت پدارتھ ہیں انسے نفرت کرتے ہیں کیونکہ پرکرتی دکھ
سروپ ہے اسواسطے اس سے متھیا گیان اور متھیا گیان سے راگ دویش
یعنی خواہش اور نفرت پیدا ہوتی ہے اور خواہش سے چیز کے حاصل کرنیکا
شغل پیدا ہوتا ہے اور نفرت سے ناش کرنیکا شغل پیدا ہوتا ہے اور اس
شغل سے دہرم ادہرم دو قسم کا کرم پیدا ہوتا ہے اور منشیہ پاپ اور پن
کرتا ہے اور اس پنیہ اور پاپ کا پھل دکھ سکھ بھوگنے کے واسطے جنم
دھارن کیا جاتا ہے جو مہا دکھ روپ ہے۔

پیارے ناظرین اس سے آپکو معلوم ہو گیا کہ نراکار ایشور اور ساکار
پرکرتی ہے اور ساکار کے سنجوگ سے دکھ اور نراکار سے
دکھ کا ناش ہوتا ہے اسواسطے آپ ایشور کو
نراکار مان کر شانتی حاصل
کریں

اشتہار

...ذیل اور نیز آریہ سماج کی کُل کتابیں آریہ پستکالیہ دہلی و مراد آباد سے مل سکینگی

...خبط احمدیہ ۔ رسالہ جہاد ۔ راہ نجات ۔ سلائف پنڈت گورودت ایم ۔ اے

...ر پرکاش چودہری نول سنگھ کے بھجن ۔ خدا کی ہستی کا ثبوت ۔ تواریخ ہردوار ۔ ویدک دھرم کی پرچار

...ید سبھا ۔ مادہ کی قدامت ۔ جیو آتما کی ہستی کا ثبوت ۔ مکتی بیوستھا کرم بیوستھا

۶ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی

...وچار پہلا حصہ ۔ وید کسپر نازل ہوئے ۔ الہام کی ضرورت ۔

۳ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی

...کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۔ عیسائی مت کھنڈن ۔ تسخیر مہا ہی سنگھ ۔ آدمی شیر کا مباحثہ

۳ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی

...۔ رامائن ۔ سار ناگری ۔ ہندی کی پہلی کتاب ۔ شرادھ بیوستھا ۔ کرپچھو کوی گرد آرد گنگا اشنان

۶ پائی ۔ ۲ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی ۔ ۳ پائی

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ستّ ودّیا اور ستّ ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مُول پر

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ ن

انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت

سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستّ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُپدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماج

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی ا

چاہیے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک

نیم پالنے میں سب سوتنتر رہیں۔

عیسائی مت کھنڈن

پہلا حصہ

ٹریکٹ نمبر (۶)

مصنفہ کرپارام شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

بار دویم ۱۰۰۰

قیمت فی جلد ۳ پائی

مطبع شمس المطابع شہر مرادآباد میں باہتمام عبد[illegible] چھپی

ہر قسم کی کتابیں آریہ پستکالیہ سے چوک مرادآباد سے منگائیں

عیسائی مت کھنڈن

پیارے ناظرین عیسائی لوگ مانتے ہین کہ توریت موسے پر خدا کی

نازل ہوئی اور زبور داؤد پر اور انجیل مسیح پر عیسائی مت مین یہ تین کتا

کا کلام مانی جاتی ہین۔ لیکن تحقیقات کرنے سے عیسائیون کا یہ مسئلہ

نظر آتا ہے کیونکہ یہان سوال یہ پیدا ہوتا ہو کہ توریت کے نازل ہونے سے

دنیا مین کونسا اصول نہ تہا جسکی اظہار کیواسطے خدا نے توریت بھیجی اور

مین کیا کمی رہگئی تھی جسکے پورا کرنیکے واسطے زبور آئی یعنی زبور سے

مین کونسا اُصول نہ تہا جسکو زبور نے دنیا مین رائج کیا اور زبور مین کی

تھی جسکو انجیل نے پورا کیا۔ دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے کہ توریت کا

پہلے جو لوگ پیدا ہوئے تھے اونہون نے کیا گناہ کیا تہا کہ جسکے سبب سے

کلام سے محروم رہکر نجات سے محروم رہے اگر کہو اونکی بھی مکتی ہوگئی تو کتا

ہے بالکل لاحاصل ہے کیونکہ انسان کے سارے اچھے کام مکتی کیواسطے ضرور

ب کتی بلاکتابون کے اُترنیکے ہوگئی تو انسان کی ضروری فرائض انہی بلاکتابون

ی معلوم ہوچکی گویا اس حالت مین الہام کی ضرورت بھی نہ تھی بلکہ قانون

رت کے خلاف بات کوئی عقلمند آدمی نہین مان سکتا کیونکہ قدرت تبلاتی ہی

نکھین سورج کی محتاج ہین بغیر سورج آنکھین نہ دیکھکر چل سکتی ہین نہ انسان منزل

خدا کی پہنچ سکتا ہی اسی طرح عقل بغیر ودیا اپنا کام پورا نہین کر سکتی لیکن پرمیشر نے

ین کتا سورج بنایا پیچھے آنکھین بنائین کیا کوئی عقلمند اس بات کو تسلیم کریگا کہ چار ہزار

سئلہ ین تک آنکھین بغیر سورج کے کام کرتی رہین یا عقل بغیر ایشری ودیا کے کام کرتی رہی

ونسے نہین آنکھون کے ہونے کے بعد سورج نہین پیدا ہوتا۔ ہان چراغ وغیرہ انسانی

ی اور نٹ ہمیشہ ہوتی رہتی ہی پس یہ کتابین آدمیون کی بنائی ہوئی ہین اور اسکے اندر کی

ورسی کہانیان۔ اور بھیڑ اور گڈریون کی مثالین خود اسی وحشی آدمیونکی بنائی

مین کی کتابین تبلارہی ہین (۲) عیسائی لوگ مانتے ہین کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی عیسائی

یت کا یہ مسئلہ بھی لغو نظر آتا ہے۔ یہان سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ اگر مسیح خدا کا بیٹا ہی

ب سے پوت ہی یا کپوت ہی یا پوت ہی کیونکہ بیٹے ہمیشہ تین قسم کے ہوتے ہین اگر

ئی تو کنا پوت ہی تو سپوت اُسی کہتے ہین جو باپ سے بڑھکر کام کرے خدا نے اس دُنیا کو

سطے ضرور چاند سورج ستارے اور بہت عجیب و غریب چیزین پیدا کین اب عیسائی صاحب

تبلائین که مسیح نے کونسی چیزین خدا سے بڑھکر بنائی ہین جس سے اوسے خدا کا سپوت
مانا جاوے اور جبتک وہ اوس دنیا کو جس کو خدا سے عمدہ حالت مین مسیح نے بنایا ہو
نہ دکھلا دین تب تک اونکا مسیح کو خدا کا سپوت کہنا بالکل جھوٹھا ہے۔ اگر یہ مانین
مسیح خدا کا پوت ہی تو بھی غلط ہی کیونکہ پوت اوسی کہتے ہین جو باپ کے برابر کام
کری پس مسیح نے خدا کے برابر کونسی دنیا بنائی ہو وہی ہمین بتلا دیجے جبتک
اوسکی برابر کی دوسری دنیا نظر نہ آوے تب تک مسیح کا پوت ہونا ٹھیک معلوم نہین ہوتا
اگر ہمین کپوت ہے تو کپوت کوئی پرمان نہین کرتا۔
عیسائی لوگ یہ بھی مانتے ہین کہ مسیح تمام دنیا کے پاپون کے عوض سولی دیا
گیا اور ہمارے گناہون کا کفارہ ہو گیا لیکن اونکا یہ مسئلہ بھی غلط نظر آتا
ہی یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح اپنی مرضی سے مرا یا خدا کی مرضی سے
یا یہودیون کے مارنے سے اگر کہو اپنی مرضی سے مرا تو انجیل کی بالکل خلاف
ہی کیونکہ وہ مرنا نہین چاہتا تھا اوس کا رونا اور یہ کہنا کہ ایلی ایلی لاما سبقتنی
یعنے اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا صاف ظاہر کرتا ہی کہ وہ
مرنا نہین چاہتا تھا اور وہ اپنی مرضی سے نہین مرا اگر کہو خدا کی مرضی سے
کل دنیا خدا کی مرضی سے ہوتی ہو تو کفارہ کیون نہین ہوتی جس طرح

رتی ہے اوس طرح مسیح مرا اگر کہو یہودیون کے مارنے سے مرا تو دشمن ہر
ایک کو مارا ہی کرتی ہین اور جتنی پادشاہی کا دعوی کرتے ہین وہ قریب قریب
ی قسم کی موت سے مرا کرتی ہین چونکہ مسیح بھی اپنے آپ کو یہودیون کا
دشاہ کہا کرتا تھا اسواسطے یہودیون کا مار دینا کوئی عجیب بات نہین
ن سے کفارہ سمجھا جاوے اگر مسیح اپنی مرضی سے مرتا تو کفارہ کہا جا سکتا
لیکن مسیح نہ اپنے مرضی سے مرا نہ کفارہ ہوا۔

عیسائی لوگ یہ بھی مانتے ہین کہ مسیح خدا کے داہنے ہاتھ تخت پر
ا ہوا ہے پس معلوم ہو گیا کہ عیسائیون کا خدا ایک ویشی یعنی محدود
کیونکہ دایان اور بایان محدود چیز کا ہوتا ہے اور جو محدود ہے
کی شکتی اور گیان بھی محدود ہے پس وہ الپگیہ اور الپ شکتی والا بھی
ہا اور محدود چیز جو کسی آدھار پر رہتی ہے وہ بغیر ادھار کے رہ نہین سکتی
طرح انسان بلا زمین کے رہ نہین سکتا پس عیسائیون کا خدا بلا تخت
کسطرح رہتا ہوگا اور محدود چیز مرکب بھی ہوتی ہی پس خدا مرکب اور
شدہ ماننا پڑیگا اب معلوم ہوا کہ عیسائی مذہب مین خدا کا گیان نہین۔
لے خدا کا گیان غلط۔ راج محدود جسم محدود ہمیشہ بھولنے اور پچتانے سے

کام - جنکے خدا کی یہ حالت اونکی کتی کر حالت بھی ایسی ہی ہوگی

عیسائی لوگ مسیح کا کنواری مریم کے پیٹ سے پیدا ہونا اور خدا
ہونا مانتے ہین ہم پوچھتے ہین کہ مسیح کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے
خدا کا بیٹا ہوا یا پہلے بھی تھا اگر کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے
کا بیٹا ہوا تو عیسائیون کی تثلیث کا کھنڈن ہوتا ہے کیونکہ وہ باپ بیٹا
اور روح القدس تین قدیم مانتے ہین اور کنواری کے پیٹ سے
ہونے سے بیٹا ماننا گویا دو قدیم تبلانا ہے تیسرا اوڑا دینا ہے اگر کہا
بھی وہ بیٹا تھا تو بھی غلط ہے کیونکہ بیٹا باپ سے پیدا ہوا کرتا ہے
ساتھ نہین پیدا ہوتا دوسرے جبکہ بیٹا قدیم تھا تو کیون کنواری
پیٹ سے پیدا کیا گیا جس مین لوگون کو شک کی گنجایش بھی رہ
انجیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا نہین اور نہ مریم
حاملہ ہوئی بلکہ وہان مریم کو روح القدس سے حاملہ ہونا تبلایا گیا ہے
صاف ہو گیا کہ مسیح خدا کا بیٹا نہین بلکہ روح القدس کا ہے اگر عیسائی
لوگ یہ کہین کہ ہم روح القدس کو بھی خدا مانتے ہین لیکن اونکا
سراسر غلط ہے کیونکہ جب وہ تین الگ الگ مانتے ہین تب باپ

روح القدس کہلاتے ہین اور تینون کو ایک ماننے کی حالت مین بیٹا
کہلاتا ہے نہین پس الگ ہونے کی حالت مین ہوا اور روح القدس
ایک علیحدہ چیز ہونے سے مسیح خدا کا بیٹا نرہا عیسائیون کا یہ اعتقاد بھی باطل
ہوگیا۔ چوتھے اگر کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونے سے خدا کا بیٹا مانا جاوے
کیونکہ وہ قانون قدرت کے خلاف پیدا ہوا ہے تو کیون نہ ہنومان کو
جو بلا باپ انجنی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے خدا کا بیٹا کہا جاوے جبکہ وہ کسی
سے مجبور بھی نہین ہوا گویا مسیح مین تو ایک بات تھی صرف قانون قدرت
سے خلاف پیدایش لیکن ہنومن مین دو باتین تھین۔ خلاف قدرت
پیدایش۔ پہاڑون کا اوٹھانا۔ دشمنون کو دہانا وغیرہ اور کیون نہ سکیت
کو خدا کا بیٹا مانا جاوے جو کنواری کی ناک سے پیدا ہوا اور کرن کو کیون
خدا کا بیٹا نہ مانین جو کان سے پیدا ہوا اگر کہین کہ یہ سب جھوٹی باتین لکھی
ہوئی ہین تو آپکی انجیل مین سچ لکھا ہے اسکا کیا ثبوت ہے۔

متی کی انجیل کے شروع مین نسب نامہ لکھا ہی جسمین مسیح کو داؤد اور
ابراہیم کی سنتان تبلایا ہے اور وہان پر ابراہام کی ۴۲ پشت مین یوسف کا
ہونا بیان کیا گیا ہی اور پس اگر مسیح یوسف کے نطفے سے پیدا نہین ہوا تو وہ

کسی طرح بھی داؤد اور ابراہیم کی اولاد مین آنہین سکتا کیونکہ جب تک
کوئی شخص باپ کا بیٹا نہ بن لے تب تک د ا د ی کا پوتا نہین کہلا سکتا
کیونکہ یہہ تعلق بلا واسطہ نہین ہوسکتا پس یوسف داؤد کے خاندان مین
جب تک مسیح کو یوسف کی اولاد مین نہ مان لو تب تک اوسکو ابراہیم کی اولاد
مین نہین مان سکتے اگر کہو کہ مریم بھی ابراہیم کے خاندان مین ہے
کی اولاد کی ہونے سے وہ ابراہیم کا خاندان کہلا سکتا ہے لیکن
کہنا بالکل بیجا ہے کیونکہ انجیل مین ابراہیم سے یوسف تک خاندان ملایا ہے
تک سلسلہ نہین ملایا اسواسطے مریم کا ابراہام کی اولاد ہونے سے مسیح کو ابراہیم
کی سنتان تبلانا بالکل بے انصافی ہے اگر کہو کہ مریم یوسف کی عورت ہو
اور مسیح مریم کا بیٹا تھا پس وہ یوسف کی خاندان کا کہلایا گیا یہہ بھی غلط
ہے مثلاً کوئی عورت دوسری جگہہ سے ایک لڑکا پیدا کر کے دوسرے آدمی
سے شادی کرلے تو وہ لڑکا اوس خاندان کی اولاد نہین کہلائیگا۔ کیونکہ
ہمیشہ نطفے سے خاندان مین شمولیت پائی جاتی ہے پس انجیل کا مصنف
بھی مسیح کو یوسف کا بیٹا اور ابراہام کے خاندان میں شامل بتلاتا ہے اوسکا کنواری
سے پیدا ہونا غلط ہے جب عبرانی لفظ کے معنی کنواری کے نہین شاید اوسکی اور معنی

ہون ورنہ دو متضاد باتین کا ایک کتاب مین ہونا اوسکو ردی ثابت کرتا ہے

پولوس کا خط عبرانیون کو باب ۱ آیت ۹ مین لکھا ہے کہ اے خدا چونکہ تو نے نیکی سے الفت اور بدی سے عداوت رکھی اس واسطے اے خدا تیرے خدا نے تجھکو تیرے شریکون سے خوشی کے تیل سے زیادہ مسوح کیا۔ یہ آیت صاف تبلا رہی ہے کہ عیسائی مذہب مین بہت سے خدا ہین کیونکہ خدا کا خدا ہونے سے شاید اوس خدا کا خدا بھی ہو یہان خداؤن کا دور تسلسل چل جاتا ہے اور خدا کا شریک ماننا تو صاف تبلاتا ہے کہ خداؤن کی جاتی یعنی قوم ہے عیسائیون کا مسیح بھی شاید کسی خدا کے قوم مین سے ایک کا نطفہ ہو۔ افسوس جن کے خدا کا ٹھکانا نہین وہ ہندوستان کے لوگون کو لالچ سے عیسائی بنا دنیا کو گمراہ کرین اور خود تو بھولے ہوئے ہون اور صرف پیٹ کی خاطر دوسرون کو بھلا دین اسی واسطے عیسائی لوگ عقل کو مذہب مین دخل دینے سے روکتے ہین۔ کیونکہ عقلمند تو ایسی خدائی قوم یا خدا کے خدا اور خدا کے شریکون کا قایل نہین ہو سکتا پس عقل کو

مذہب مین دخل نہین ۔ یہ چال چلائی

جب عقل کو الگ کر دیا تو انسان اور حیوان مین عقل کا فرق ہے
عقل کے الگ کرنے سے مذہب مین حیوانیت آگئی گویا حیوانی مذہب
مین آ گئے حیوانون کا مذہب دنیا مین مزے اوڑانا ہوتا ہے اونہین
عاقبت کی پرواہ نہین ہوتی نہ وہ اندریون کو دمن کرنیکی طاقت
رکھتے ہین نہ اسکے واسطے ہمت کرتے پس یہان مزے اوڑانے
لگے اندری کون بس مین کرے اچھا کھایا اور مزے اوڑائے
اور گڈری کی بھیڑین بنگئے

یوحنا لکھتا ہے ابتدا مین کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا کلام
ہی خدا تھا چاہے عبرانی مین اوسکے کچھ ہی معنے ہون لیکن کلام کلمہ
کی جمع ہے اور کلمہ یا کلام متکلم کے بعد ہوتے ہین کیونکہ کلام فعل ہی جو متکلم
فاعل سے سرزد ہوتا ہے کبھی فعل فاعل سے پہلے نہین ہوتا اور نہ
فعل فاعل کے ساتھ ہے ہوتا ہے کیونکہ فعل تو فاعل سے پیدا ہوتا
ہے وہ اوس کے ساتھ قدیمی کس طرح کہلا سکتا ہی اور نہ خود فعل
فاعل بن سکتا ہے کیونکہ وہ تو اوس کا ایک کاریہ ہے وہ ایسے

بیسون کا ریہ بنا سکتا ہے ہمنے بہت سے عیسائیون سے جو اسکے
معنے سُنے ہین اوس سے معلوم ہوا کہ وہ کلام کو مسیح ہی مراد لیتے ہین
یعنے بیٹے سے گویا وہ کہتے ہین کہ شروع مین بیٹا تھا بیٹا باپ کے
ساتھ تھا اور بیٹا ہی باپ تھا کیا یہہ سچ مچ بھیڑون کے ماننے
لایق مسئلہ نہین کیونکہ بیٹے کا لفظ نسبتی ہے وصفی نہین جیسے
باپ مان سے پیدا ہونے سے بیٹا کہلاتا ہے۔ اور جسکو پیدا کرتا
ہے اوس کو بیٹا مانتا ہے گویا مسیح کو بیٹا ماننا اور اوس کو باپ
سے پہلے بتلانا سوا سے گڈریئے کی بھیڑون کے کسی عقلمند آدمی
کو یقین ہو سکتا ہے یہ بیٹے کو باپ کے ساتھ بتلانا بھی ویسا
ہی غلط در غلط مسئلہ ہے اور بیٹے کو باپ کہہ دینا تو بس غضب
کر دینا ہے لیکن جہان عقل پہلے گم کر دی گئی یعنے کہدیا مذہب
مین عقل کو دخل نہین وہان جو کچھ لکھا جاوے ٹھیک ہی سچ جھوٹ
کی تمیز تو عقل سے ہوتی ہے اور عقل گم ہو گئی اب تمیز کون کرے
کہ کتنا سچ اور کتنا جھوٹ ہے ایک کہے سب سچ ہے سچ ایک
کہے سب جھوٹ ہے جھوٹ۔

عیسائی لوگ مادہ اور روح کی قدامت کے قایل نہین۔ لیکن
خدا کو مالک وغیرہ مانتے ہین مین اون سے پوچھتا ہون کہ جب
خدا نے دنیا پیدا نہین کی تھی تب خدا کس کا مالک تھا سوائے اسکی
کہ نفی کا مالک کہا جاوے جواب ندارد ہے کہان بیاپک تھا
یہ بھی نہین کہہ سکتے گویا نفی کا مالک مالک نہین ہوتا پس جب
ملک پیدا ہوئے تب خدا مالک بنا ہم عیسائیون سے پوچھتے ہین
کہ جس تخت پر تمہارا خدا اور اوس کا بیٹا مسیح بیٹھے ہوے ہین
وہ مادی ہے یا غیر مادی ہے اور وہ خدا نے پیدا کیا ہے یا
نہین۔ اگر کہو مادی ہے اور خدا نے پیدا کیا ہے تو خداوند قدیمی
تخت نشین نہین اب نیا تخت نشین ہوا ہے اور دنیا کے فنا ہوتی
کے بعد بھی تخت نشین نہ رہے گا کیونکہ ہر مصنوعی چیز فانی ہوتی
ہے۔ اگر کہو غیر مادی اور غیر پیدا شدہ ہے تو تمہارے مین
خدا اون سے چوتھا یہ بھی قدیم ہوا پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ جس آسمان پر خدا ہے وہ
آسمان پیدا شدہ ہے یا قدیم اگر پیدا شدہ مانوگے تو یہان بھی وہی
اعتراض نئی خدائی کا آجاوے گا اگر قدیم مانوگے تو پانچوان

یہ بھی قدیم ہو جاوے گا۔ افسوس یہ تثلیث کا مسئلہ ہے
جو ویدک دھرم سے چورایا ہوا ہے۔ عیسائی لوگوں کو شرمندہ
کرنے کا سبب ہو گیا یہان ہمین ایک مثال یاد آ گئی کہ ایک گڈریے
کو ایک جڑاو کھڑاؤن جس مین لاکھون روپیہ کا جواہرات
لگا ہوا تھا مل گئی اوس نے کسی مہاتما سے سن لیا کہ یہ قیمتی ہے
پس اب آپ بازار مین بیچنے چلے جب صراف کی دوکان پر
پہونچے صراف نے آپ کی حیثیت کو دیکھ کر اور کھڑاؤن کی قیمت
کا اندازہ لگا کے قیاس سے معلوم کیا کہ کھڑاؤن آپ کی چورائی
ہوئی ہے گھر کی نہین ہے صراف نے پوچھا یہ کھڑاؤن تمھین
کہان سے ملی ہے آپ نے کہا کہ ہمارے باپ نے بنوائی تھی۔
صراف نے کہا آپ کے باپ کیا کرتے تھے آپ نے کہا جوہری
تھے۔ صراف نے کہا اس مین تو بہت سے نگ کھوٹے ہین۔ سونا
بھی اچھا نہین اگر کہو کسوٹی پر رکھ کر پرکھ لین گڈریے صاحب
جن کو اوس کے کھوٹے کھرے کا گیان نہین تھا کہنے لگے کہ ہم اپنے
باپ کی بنائی ہوئی چیزین کسوٹی کو نہ چھونے دین گے اتنے مین

اوس کا مالک جو جنگل مین ہول آیا تھا آگیا اوس سنے یہہ بات سنی اور ہنسکر کہا پرکھ لو اس مین ذرا بھی کھوٹ نہین ہے - ایسے ہی تثلیث کے مسئلہ کی حالت ہے یہہ تثلیث ویدک دہرم کا جزو ہے یعنے باپ برہم کیونکہ پتا کے معنے رکشا کرنیوالے کے ہین۔
بیٹا جو معنے پتا کا حکم ماننے والا روح القدس یعنے پرکرتی یعنے ابیکت۔

پیارے ناظرین عیسائی دہرم جس تثلیث کے مسئلہ پر عقل کو دخل دینے سے گھبراتا ہے اوسی تثلیث پر آریہ سماج تمام دینا کو شاسترارتھ کے واسطے چیلنج دیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیونکا یہہ مسئلہ دوسری جگہہ سے لیا ہوا ہے وہ اسکی اصلیت کو سمجھتے نہین اسواسطے اونکا صرف زبانی اعتقاد ہے اور آریہ سماج کا یہ مسئلہ ویدونکا ہے وہ اسکی اصلیت سے بخوبی واقف ہیں اور اوسکا اس مسئلہ پر پورا اعتقاد ہے اور وہ اسکو اعلی سی اعلی مجلس مین ثابت کرنیکو تیار ہی اور مشکل سے مشکل اعتراض کا جواب آسانی سے دیسکتا ہے۔
عیسائی لوگ جب عامانگتے ہین تب یہ کہا کرتے ہین کہ ای ہمارے

آسمانی باپ تو ہمارے آجکی روٹی ہمین دے اور جیسا کہ تیرا راج آسمان پر
ہے ایسا ہی زمین پر آوے۔ اس دعا سے عیسائی مذہب کی ساری حالت
معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ خدا کو محدود مانتے ہین اور اوسکا راج بھی آسمان پر
مانتے ہین۔ کیا زمین پر خدا کا راج نہین اگر زمین پر خدا کا راج نہین تو
عیسائی لوگ جو زمین پر رہتے ہین کیا شیطان کے راجیہ مین رہتے ہین عیسائی
مذہب کی غلط تعلیم نے خدا کو اسقدر بدنام کیا ہے کہ جسکا ذکر نکرنا ہی بہتر ہے
یورپ مین جسقدر ناستکتا پھیلی ہی وہ بالکل اسی مذہب کی غلط تعلیم سے پھیلی ہے
اور جسقدر دلیلین یورپ کی فلاسفرون نے ایشر کی ہستی کی خلاف دین ہین اون سے
صرف عیسائی مذہب کی خدا کی تردید ہوتی ہی باقی مذہبون پر کچھ بھی اثر نہین پہونچتا
انجیل مین مسیح نے یہ بھی کہا ہی کہ جتنے مجھسے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو تھے گویا
اسجگہہ اپنی سے پہلے بزرگونکو چور اور ڈاکو بتلایا ہی یہی وجہہ ہوئی کہ مسیح کی مخالف
یہودی ہو گیے اور اونہون نے اوسکو مار ڈالا کیونکہ وہ اونکے بزرگونکو چور اور ڈاکو کہتا تھا
انجیل مین خدا کی روح کو مسیح پر کبوتر کی شکل مین آنا بتلایا گیا لیکن یہ نہین
بتلایا کہ آیا وہ کبوتر مسیح کے منہ کے راستے سے اوسکی پیٹ مین چلا گیا یا کسطرح
وہ روح مسیح کے اندر داخل ہو گئی۔

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ست ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو ادھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہی۔ اُسیکی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید ست ودیاؤن کا پستک ہی۔ وید کا پڑہنا پڑہانا اور سننا سنانا سب آریون کا پرم دھرم ہی۔

۴۔ ست کے گرہن کرنے اور اَسَت کے چھوڑنے مین سروداا ُدیت رہنا چاہیئے۔

۵۔ سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور اَست کو وچار کر کرنے چاہیئین۔

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھ اُدیش ہی۔ ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک۔ دھرمانوسار۔ یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے۔ کنتو سب کی اُنتی مین اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشون کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے مین پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم مین سب سوتنتر رہین۔

ٹریکٹ نمبر ۲

رگ وید کے پہلے منتر کی ویاکھیا

جسکو کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے
تیار کرکے پرکاش کیا

بار دوم - تعداد جلد ۱۰۰۰
قیمت ۳ پائی

مطبع گلزار ابراہیم مرادآباد میں باہتمام مولوی
محمد ابراہیم شائع ہوا

اوم

अग्निमीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजं।
होतारं रत्नधातमं॥

پیارے ناظرین یہہ وہ منتر ہے کہ جسکے سبب سے بہت سے انگلیش یورپینوں نے آریوں کو مادہ پرست ثابت کیا ہے اور بتلایا ہے کہ آریوں کے بزرگ اگنی بایو وغیرہ بھوتوں کو ایشر مانا کرتے تھے اور اِنھیں سے پرارتھنا کیا کرتے تھے یعنے مرادیں مانگا کرتے تھے چونکہ آجکل بھارت ورش میں ویدوں کے جاننے والے اور اُن کا ٹھیک ارتھ کرکے اُن کی بزرگی کو ظاہر کرنے والے مہاتما کم رہگئے اور دوسرے ویدوں کے پُرانے ویاکھیان یعنے شاکھائیں جو قریباً ۱۱۳۱ تھیں لوپ ہو گئیں اسوقت قریباً آٹھ نو کا پتہ ملتا ہے باقی کا نام تک بہ مشکل معلوم ہوتا ہے دوسری طرف ید ۔ کرم ۔ جنا ۔ مالا

اُہن وغیرہ کی ریتی سے بھی ارتھ کرنیکی ریتی نشٹ ہوگئی اور
ویدانگونکا پڑھنا بھی قریباً گم ہوگیا صرف تھوڑے سے آدمی ویاکرن
کو پڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں - علاوہ اسکے یونیورسٹی کے خراب سلسلہ
نے ویدوں کی بزرگی کو بہت بڑا صدمہ پہونچایا - بی - اے تک تعلیم
میں وید انگونکا نام نہیں صرف کاویہ وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے -
آگے چلکر وید کا ساین بھاشیہ پڑھایا جاتا ہے جو قریباً اوس زمانہ کا بنا
ہوا ہے جس میں وید ودیا کا پرچار بہت کم ہوگیا تھا پھر اوس
بھاشیہ کو ٹھیک ٹھیک پڑھانے والے نہیں جو پڑھانے والے ہیں وہ قریباً
غیر مذہب اور وید ویدانگوں کے اصلی اصول سے ناواقف ہیں وہ
تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اس ڈھنگ سے تعلیم دیتے ہیں جس سے
اونکے دلوں میں بجائے وید کا مقصد قایم ہونے کے ویدوں کی تحقیر
قایم ہوجاتی ہے اور وہ ویدوں کو انجیل وغیرہ کی طرح لچر کہانیوں
کا مجموعہ سمجھنے لگ جاتے ہیں خواندہ لوگ تو یوں ویدوں سے الگ
ہوگئے ناخواندہ تو نہ پڑھیں نہ اونکو عظمت معلوم ہوئی گویا موجودہ
زمانہ میں ویدوں کی تحقیر ہونیکا بڑا بھاری سبب یہ دو باتیں علاوہ

نظر آ رہی ہیں اسواسطے اب ہم کوشش کرینگے کہ کم سے کم پچاس منتروں کا
ٹھیک ٹھیک ویاکھیان کرکے پبلک کو آگاہ کر دیں کہ وید و ٹیں لچر کہانیاں
نہیں ہیں بلکہ کل دو باتیں موجود ہیں اور نہ اُن میں مادہ پرستی کا ذکر ہے
بلکہ مادہ کی ماہیت بتلائی گئی ہے اور جن لوگوں نے یعنے میکس مولر وغیرہ نے
ان باتوں کو اس طرح بتلایا ہے کہ جس سے ویدوں کی تحقیر ہوتی ہے یہ اُنکی
یا تو اگیان کا دوش ہے یا عیسائی دھرم کا پیرو ہونے سے پکش پات کا کارن
ہے ورنہ کوئی سمجھدار آدمی جسکو وید انگوں کی ماہیت معلوم ہو اور ساتھ
ہی اُنکی پکش پات بھی نہ رکھتا ہو تو کبھی ویدوں کے بارے میں ایسی رائے
نہیں دیسکتا جیسی کہ موجودہ زمانہ میں بعض انگلیشہ یورپ کے باشندے
دے رہے ہیں اگرچہ یورپ والوں نے جو ویدوں کی ستھیے وغیرہ کی
تاریخ قایم کی ہے اُس کے غلطئیں بتلانی بھی ضروری ہیں۔ لیکن وہ
کسی دوسری جگہ بتلائی جائیں گی ۔

پیارے ناظرین ویدوں کے دو قسم کے ارتھ ہوتے ہیں۔ ایک ادھیاتمک
اور دوسری ادھی بھوتک ۔ اب ہم اس منتر کی دونوں قسم کے ارتھ بتلائیں گے
یہ یاد رہے کہ رگ وید چار قسم کے صرف تین یعنے گنشوں کو ورنن کرتا ہے

اور رچا کے معنے بھی ستوتی یعنے تعریف کے ہیں لیکن بعض نے تعریف سے یہ
مراد لی ہے کہ کسیکی جھوٹی بزرگی بتلائی جاوے لیکن یہاں تعریف سے وہی
مراد ہے جو اقلیدس وغیرہ علمی کتابوں میں خط وغیرہ کی تعریف سے مراد
ہوتی ہے یعنے اسکی تعریف کی جاوے جو اسکو دوسری چیزوں سے الگ
کردے جسکو سنسکرت میں لکشن کے نام سے نامزد کیا گیا ہے اور انگریزی میں ڈیفی
نیشن کہا جاتا ہے اور فارسی میں تعریف کہتے ہیں۔

پھر اتری گن اس منتر میں جو رگوید کا سب سے پہلا منتر ہے ایشور جیوونکو
اگنی کی تعریف بتلاتے ہیں چونکہ سب سے عمدہ اور لکشنوں کے واسطے ضروری
چیز ہے اور بغیر اسکے دوسرے بھوتونکی شدھی اور اسکے گنونکا اظہار نہیں
ہوسکتا اسواسطے اگنی کی تعریف سب سے پہلے بتلانی لازمی سمجھی گئی۔ وہ دوسرے
ادھیاتمک ارتھ میں اگنی پرمیشور کے معنوں میں بھی آتا ہے اس واسطے ہی اسکو
پہلے بتلانا ضروری معلوم ہوا۔

آریہ گن اس منتر میں بات پد ہیں۔ اگنیم۔ ایڑے۔ پروہتم۔ یجنسیہ۔ دیوم
رتوجم۔ ہوتارم۔ رتن۔ دھاتمم۔ پہلے دو پد میں تو یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم
اگنی کی تعریف کرتے ہیں۔ یعنے اگنیم اگنی کی۔ ایڑے تعریف کرتا ہوں

اسکے آگے اگنی کی تعریف ہے پہلا یہ ہے پرد تھم یعنے اگنی دیوتا ونکی ہمت کیا کرتی
ہے - اب آپ دیکھہ لیجئے کہ اگر اگنی کا پنج سورج موجود نہو تو منش کسطرح پر کام کرسکتے
ہیں کسطرح تعلیم پاسکتے ہیں گویا منش کی سب سے افضل اندری یعنے آنکھہ بغیر اگنی کے بالکل
نکمی ہوجاتی ہے گویا بغیر اگنی کی امداد کے منش آنکھہ ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے
دوسری جٹھر اگنی اپنا کام بند کرے تو منش کے اندر پاچن شکتی یعنے طاقت
ہاضمہ بالکل گرجاوے اور ساتھہ ہی خون کی گردش بھی بند ہوجاوے جس سے شریر کا بڑھنا
بالکل بند ہوجاویگا گویا اگنی کے بغیر منش زندگی کی حالت میں بھی مردہ سمجھا جاویگا
اور وہ کسی کام کے قابل بھی نہیں رہیگا تیسرے برکشونکو دیکھہ لیجئے اُسمیں بھی سورج
کی کرنوں سے آئی ہوئی اگنی نیچے سے جو پانی کھینچنے کا کام کرتی ہے اگر بند ہوجاوے
تو درختونکا بڑھنا بالکل رُک جاویگا گویا درختوں کے واسطے بڑھنے کا سامان بالکل
اگنی ہی ہے چوتھے اگر ہوا گندی ہوجاوے تو اُسکے صاف کرنیکا کیا علاج ہے کہ
اگنی جلاؤ فوراً صاف ہوجاویگی - آپ لوگوں نے اکثر سنا ہوگا کہ جس مکان میں
چراغ نہیں جلایا جاتا ہے اور وہ بند رہتا ہے تو اُسمیں بھوت وغیرہ آجاتے ہیں
لیکن اسکا مطلب یہ ہے کہ جس مکانمیں بند رہنے سے سورج کی کرنیں نہ جانے سے اور
چراغ وغیرہ نہ جلنے سے اگنی کا کام چھوٹ جاتا ہے وہاں کی ہوا بالکل گندی ہی اور

انسان کیواسطے مضر ہو جاتی ہے اور اوس مکان میں جبتک ہون نہ کیا جاوے
تب تک وہ مکان رہنے کے قابل نہیں اسواسطے آریوں کے ہر ایک کام میں ہون
کا ہونا لازمی بتلایا گیا ہے تاکہ ہوا خراب ہو کر منشوں کو نقصان نہ پہونچا دے
پانچوین اگر پانی خراب ہو تو اوسکا علاج بھی اگنی پر پکانا ہے اوسکی بدبو وغیرہ
بھی سب رفع ہو جاتی ہے اور اگر کوئی مٹی کی چیز بھی گندی ہو جاوے تو وہ بھی
اگنی میں جلانے سے شدہ ہو سکتی ہے گویا جاندار و غیر جاندار ہوا وغیرہ ہر ایک
مادہ کا شدہ ہونا اگنی کے اختیار میں ہے اسواسطے کہا گیا کہ اگنی پروہت ہے

پیارے ناظرین سنسار میں جو پروہت اور یجمان شبد کا پرچار ہوا وہ بھی
یہین سے لیا گیا کیونکہ جو یجمان کا ہت کرے وہ پروہت کہلاتا ہے - چونکہ
پرانے زمانہ میں ودوان برہمن کشتری وغیرہ تین برنوں کو یتھارتھ گیان اور
دھرم اُپدیش کے ذریعہ سے اونتی کیا کرتے تھے اسواسطے انکو بھی پروہت
ماننے لگے وہ ہمیشہ یجمان کے اگیان کو گیان سے اور اُنکے بُرے کرموں کے
سنسکاروں کو اپنے اچھے کرموں کے نمونے سے دور کیا کرتے تھے اسیطرح سنسار میں
اگنی بھوتوں کے روپ کو پرکاش سے اور اُنکی درگندھ کو اپنی گرمی اور بیوگک
شکتی سے ناش کرنے سے وہ پروہت کہلاتی ہے ۔

(یجنیہ ویوم ہوج: وہاتو کا ارتھ دیو پوجا سنگتی کرن - اور دان ہے یہاں
پرسنگتی کرن - اور دیو پوجا سے مطلب ہے اگنی سنبھال کرنے کے واسطے
دیوتا ہے آپ کہینگے کہ اگنی تو پدارتھوں کا ویوگ کرتی ہے یہ سنبھالن کا دیوتا
کیسے ہے لیکن معلوم رہے کہ جسقدر ہوئے پدارتھ جلائے جائینگے اُسیقدر جلدی
الگ ہوجائینگے پدارتھوں کا سب سے عمدہ میلان وہ کہلا سکتا ہے جو پرمانو کر کے
ملایا جاوے اب آپ وچار لیجئے کہ پرمانو کرنا سوائے اگنی کے کسکی شکتی ہے یہاں
مثلاً آپ چاہتے ہیں کہ اوتم گھی پیدا کریں تو اُسکا بیج آپ کسطرح بیج سکتے ہیں
گھی کہاں سے آتا ہے پشوونکے دودھ سے - دودھ کہاں سے آتا ہے خوراک سے
بعض لوگ اسپر اعتراض کرینگے لیکن ہم پرتکش دیکھتے ہیں کہ جس گائے کو
زیادہ کھلی کھلائی جاوے اُسکا دودھ زیادہ ہوجاویگا اور جسکو بنولے زیادہ
کھلائے جاوینگے اُسکے دودھ میں گھی زیادہ ہوگا - جب معلوم ہو گیا کہ دودھ یا
گھی بنسپتی سے پیدا ہوا ہے پشو صرف کل ہیں جو بنسپتی سے گھی نکالتی ہے اور
بنسپتی میں کہاں سے آتا ہے بارش سے اور بارش بادل سے ہوتی ہے جبتک
بادل میں گھی موجود نہو تو اُسکی پیدائش کا سلسلہ چل نہیں سکتا اب ستھول
گھی تو بادل میں جا ہی نہیں سکتا جب وہ سوکشم پرمانو ہو کر جائیگا ۔ گنی کا کام

ہے کہ وہ بادل میں گھی کو ملا دے اسیواسطے کہا جاتا ہے اگرچہ سنسار کے
اور پدارتھ بھی اسیطرح اگنی کے سبب اپنی ضرورت کو حاصل کرتے ہیں
لیکن وہ سورج کی کرنوں سے کام لیتے ہیں جسکو عام آدمی نہیں سمجھ سکتے۔
اسواسطے قدرت نے یہہ درشٹانت رکھہ دیا۔
(رتو جم) یعنے موسمونکے پیدا کرنیوالی بھی اگنی ہے۔ آپ جو گرمی سردی برسات
خزاں۔ بہار وغیرہ موسمونکو معلوم کرتے ہیں انکے پیدا کرنیوالی بھی اگنی ہے
یعنے یہہ ساری موسمیں اگنی کے پنج سورج کی گردش سے پیدا ہوتے ہیں۔
مثلاً جب سورج ہمارے سر پر ہوتا ہے تو اسکی کرنیں سیدھی پڑتی ہیں اسوقت
پانی کے پرمانو سورج کی آکرشن شکتی سے زیادہ اوڑتے ہیں اسواسطے خلق کو
زیادہ پانی کی خواہش معلوم ہوتی ہے یہی گرمی ہے اور سنسار میں بھی پانی
کے زیادہ کھینچے جانے سے خشکی چھاجاتی ہے اور زمین کے نیچے تک سورج کی
کرنیں پانی نکالنے کے واسطے جاتی ہیں اُسوقت وہ درخت جنکی جڑ گہری ہے
اُنکو پانی ملتا رہتا ہے وہ سرسبز رہتے ہیں اور جنکی جڑ بہت کم گہری ہے
وہ سوکھنے لگتے ہیں یا تو برابر پانی دیکھا وے یا سوکھ جاتے ہیں پس اسی کا
نام موسم گرمی ہے جب پانی کی ضرورت زیادہ ہو۔

اب سورج دکشن کی طرف جانے لگا یعنے دکشناین ہو گیا ۔ اب کرنیں
ترچھی پڑنے لگیں اُن کی آکرشن شکتی بھی کمزور ہو چلی اب وہ پانی
جو سیدھی کرنوں سے اوپر چلا گیا تھا پرتھوی کی آکرشن شکتی سے
نیچے گرنے لگا پہلے تو سورج کی طرف جا رہا تھا اب زمین کی طرف آنے لگا
اب یہہ برسات ہو گئی اگرچہ سورج اور پرتھوی ہمیشہ ہر ایک چیز کو اپنی
طرف کھینچا کرتے ہیں لیکن قدرت کاملہ نے ایسا چکر قائم کر دیا ہے کہ جو سورج
گرمی کے دنوں میں زمین سے بہت زیادہ آکرشن شکتی رکھتا تھا اب اپنی
کرنوں کے ٹیڑہے ہو جانے سے پرتھوی سے کم طاقت ور ہو گیا اور اُس
نے جو جل پرتھوی سے چھین لیا تھا اب وہ واپس دینا پڑا ۔ اسکے بعد
سورج اور بھی دکشناین ہوا اب کرنیں اور بہت ترچھی ہو گئیں اب پانی
بہت کم اوڑنے لگا اور بڑے درختوں کی جڑوں تک کرنوں کی شکتی کمزور
ہو پہنچنے لگی یہہ شرت رتو کہلایا ۔ چند روز بعد سورج اور بھی دکشناین ہو گیا
اب تو کرنیں بالکل کمزور ہو گئیں پانی جمکر برف بننے لگ گیا بڑے درختوں
کے پتے خشک ہو کر گرنے شروع ہوئے کیونکہ نیچے سے تو بسبب کرنوں کی کمزوری
کے پانی آنا بند ہو گیا اور اوپر سے کچھ نہ کچھ کم ہوتا رہا غرض پانی کی آمد

نہ رہی اور حرج برابر ہونے سے درخت خشک ہوکر موسم خزاں ہوگئی
اور اسی کا نام ہمنیت رتو یعنے برف کی موسم ہوگیا۔ اوسکی بعد سورج
پھر اوتراین آنا شروع ہوا کرنوں میں طاقت بڑہنی شروع ہوئی درختوں
کی جڑوں کے نیچے سے پانی آنے لگا اور درخت کی نئی نئی کونپلیں اور
پتے نکلنے شروع ہوئے ہر طرف برکتوں پر نئے سرے سے جوانی آنے لگی
چند روز میں کل درخت ہرے بھرے ہوگئے اور یہہ موسم بہار۔
یعنے بسنت رتو آگئی۔ اسکے بعد سورج اور بھی اوتراین آگیا موسم
میں گرمی معلوم ہونے لگی بڑے درختوں میں اور بھی بردہی شروع
ہوئی چھوٹے پودے جڑ کی تھوڑے گہراؤ سے خشک ہونے لگے پس
پرابرت رتو آگئی۔

پیارے ناظرین اس بیان سے آپ کو صاف معلوم ہو گیا ہوگا
کہ موسموں کی پیدائش یا بنادلہ صرف اگنی کی وجہ سے ہے (ہوتا رم)
اگنی ہوتا ہے۔ ہوتا کہتے ہیں ہون کرنیوالے کو چونکہ یہہ سنسار ایک بڑا
بھاری ہون کنڈ ہے اور اسمیں جس قدر پدارتھ ہیں یہ سب ہون کی
سامگری ہے اور اگنی انکا ہون کرکے پدارتھوں کے پرمانو الگ کرکے

اوڑاتی رہتی ہے جسطرح ہوتا بایو جل آدک شدہی کے واسطے پدارتھوں کے پرمانو کرکے آکاش میں پھیلاتا ہے اسی طرح اگنی سنسار کی نپتی کا ہون کرتی ہے -

پیارے ناظرین آپ دیکھتے ہیں کہ ابھی ایک پھول خوشبو دار تر و تازہ موجود تھا تھوڑی دیر کے بعد اُسکا رنگ بدل گیا خوشبو کم ہو گئی خشک ہو جانے سے وزن بھی کم ہو گیا عوام لوگ سمجھتے نہیں کہ پھول کس طرح سوکھ گیا خوشبو کس طرح نشٹ ہو گئی لیکن سمجھدار آدمی سمجھتے ہیں کہ اگنی نے پھول میں سے خوشبو کے پرمانو اور جل کے پرمانو جن سے اوسے تروتازگی تھی الگ کر دیئے اور وہ خوشبو آکاش میں پھیل گئی اور اوس سے پانی وغیرہ کو شدھی حاصل ہو گئی - جب آپ خوشبو دار چیز کو دیکھتے سونگھتے ہیں تو اُس جگہ اگنی اُسکے پرمانوؤں کو الگ کرتی ہے اور بایو اوسکو آپ کے ناک تک پہونچاتی ہے تب آپکو خوشبو کا گیان ہوتا ہے یہاں پر صاف معلوم ہو گیا کہ پدارتھوں کی حالت میں تغیر پیدا کرنیوالی یعنے اُنکو پرمانو بنا کر اوڑانیوالی اگنی ہے -

(رتن دھاتم) رتنوں کے دھارن کرنے والے یعنے رتنوں کے پیدا ہونے کا

سبب بھی اگنی ہے۔

پیارے ناظرین یہ جو آپ چاندی سونا - ہیرا - لال - نیلم - پکھراج وغیرہ بہت قسم کے چمک اور رتن دیکھتے ہیں یہ سب بھی اگنی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں ان کے اندر جس قدر چمک ہے وہ سب اگنی کے سبب سے ہے کیونکہ اگنی کے بغیر کوئی عنصر چمک نہیں رکھتا جہاں پر آپ چمک دیکھیں اوسے اگنی کے سبب سے سمجھیں دیگر جب برف پر اگنی کی کرنیں پڑتی رہتی ہیں اور وہ مدت مقررہ تک کرنوں سے ڈھلتی نہیں تو وہ بلور بن جاتی ہے اور اسیطرح جیر عقیق - نیلم - پکھراج - ہیرے - لال - وغیرہ ہو جاتے ہیں -

پیارے ناظرین اب آپ سمجھ لیجئے کہ اس وید منتر میں پانچ ودیاؤں کا بیج رکھا گیا تھا لیکن کم علموں نے اوسکو نہ سمجھا نہیں اور لگے کہنے کہ وید چرواہوں کے گیت ہیں کیا کوئی آدمی ہے جو پانچ لفظوں میں پانچ ودیاؤں کا اُپدیش کرلے - پہلے ودیا یہ ہے کہ سنسار کے پدارتھوں کی شدھی کس طرح پر ہو سکتی ہے اور سنسار کے پدارتھ بڑھتے کسطرح ہیں اور سنسار کے جیتنی

جیوؤں کا ہت کارک کون ہے کس کے ذریعہ سے آنکھیں کام
کرسکتی ہیں کس کے سبب سے خون حرکت کرتا ہے کس کے سبب
بھوک اور پیاس لگتی ہے اور کسکے بگڑنے سے شریر کی ساری
طاقتیں ردی ہوجاتی ہیں ان ساری باتوں کا جواب تھا کہ
اگنی کے سبب سے یہہ سارے کام دنیا میں سرزد ہوتے ہیں
دوسرے ودیا ٹھیک میلان کرنے کا کونسا سبب ہے یا یگ
کا کون دیوتا ہے جسکے سبب سے سارے دیوتا خوش ہو جاتے
یعنے کون ایک سب دیوتاؤں کو منش کے واسطے سکھ کاری
بنا سکتا ہے۔ اس کا جواب دیا گیا کہ یگ دیوتا اگنی ہے اگنی
سب پدارتھوں کو تمہارے واسطے سکھ کارک بنا سکتی ہے
ایک تو بذریعہ روشنی کے اون کا گن جتلا کر۔ دوسرے
بذریعہ گرمی کے اون کو شدہ کرکے۔ تیسرے ودیا۔ یہہ
تمام موسم کیونکر پیدا ہوتے ہیں اور کس طرح تبدیل ہوتے
ہیں۔ کس طرح وہ ملک جو آگ کی طرح جل گیا تھا بالکل
اسقدر ٹھنڈا ہو جاتا کہ جہاں روئی دار کپڑا اوڑھنے بغیر آرام

نہیں ملتا یا جہاں پر بالکل خشک تھا وہاں پر پانی ہو جاتا ہے
یا ایک وقت کل درخت پتوں سے بالکل خالی ہو گئے وہ پھر
تر و تازہ ہو کر نئے جوبن میں آجاتے ہیں ان موسموں کا پیدا ہونا
کس شکتی سے ہوتا ہے۔

جواب ملا اگنی سے گویا اگنی کی کمی زیادتی سے یہ سارے تبدلات
زمانہ میں واقع ہوتے ہیں اگر اگنی نہ ہوتی تو موسموں کا تغیر اور پدارتھوں
کا سینوگ ٹھیک کبھی بھی نہ ہو سکتا۔

(چوتھے ودیا) سنسار میں کون ایسی چیز ہے جو ہر ایک پدارتھ کی حالت
کو بدل دیتی ہے۔ جس سے سنسار کے پدارتھ پرمانو روپ ہو کر اڑتے
اور ہوا میں اپنا اثر پھیلاتے رہتے ہیں۔ جواب ملا اگنی ہے۔

(پانچویں) یعنے دھاتو اور رتن جو چمکدار پدارتھ ہیں یہ کس طاقت سے
پیدا ہوتے ہیں سونا کیوں اسقدر چمکدار ہے اور ہیرے اور لال کس
طرح پیدا ہو جاتے ہیں۔ جواب ملا اگنی کی شکتی سے۔

اوم شانتی شانتی شانتی۔

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور ستیہ ودیا جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو ادھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگ ہے۔

۳۔ وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئیے۔

۵۔ سب کام دھرمانوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پوروک۔ دھرمانوسار۔ یتھا یوگ برتنا چاہئیے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئیے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئیے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

ٹریکٹ نمبر

جیواتما کی ہستی کا ثبوت

مصنفہ

پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

جسکو
لال چند منیجر آریہ پستکالیہ دہلی نے شایع کیا
اور
امپیریل بک ڈپو پریس دہلی میں باہتمام لالہ گھمبر دیال منیجر طبع ہوا

باردوم ۱۰۰۰ جلد   قیمت فی جلد ۳ پائی

آریہ دہرم سمبندھن کی کل پستکیں آریہ پستکالیہ دہلی سے ملسکتی ہیں

ओ३म

جیوکی ہستی کا ثبوت

پیارے ناظرین آج ہم اپنی ہستی کے ثبوت یعنی جیو کی ہستی پر کچھ لکھنا
چاہتے ہیں - یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ اسوقت سنسار میں دو قسم کی
شئی معلوم ہوتی ہے ایک جڑ - دوسری چیتن - یعنی مدرک اور غیر مد
ایسا تو کوئی شخص ہی نہیں جسکو مدرک کے ہونیسے انکار ہو صرف جھگڑا اس
بات کا ہے کہ آیا یہ مدرک طاقت عنصروں کے اجتماع سے پیدا ہوئی
علحدہ ایک طاقت ہے اگر ہم یہ مان لیں کہ یہ طاقت عنصروں سے پیدا ہوتی ہے
تو اُسوقت یہ اعتراض پیدا ہوگا کہ آیا یہ طاقت مختلف عنصروں کے
اجتماع سے پیدا ہوتی ہے - اگر مان لیں کہ مختلف عنصروں میں ہے تو اُس
میں کوئی چیز غیر مدرک نہیں ہوسکتی کیونکہ مدرک مادہ کا گُن ہوگیا - اگر
جاوے کہ مفرد اجزا میں تو یہ طاقت نہیں ہے لیکن اجتماع سے پیدا

ہے تو اُس حالت میں ابھاو سے بھاو اُتپن ماننی پڑیگی گویا نفی سے اثبات
پیدا ہوگا جو بالکل ناممکن اور مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ اس ساری
دُنیا کے اندر کبھی نفی سے مثبت کی پیدائش یا طاقت مفرد اجزا میں موجود
ہو وہ اُن کے اجتماع سے پیدا ہوتی کسی نے نہیں دیکھی اسواسطے اسکے
ہونے میں کوئی ثبوت نہیں۔ مہاتما کپل جی بھی سانکھ شاستر میں لکھتے ہیں

नभूत चैतन्य प्रत्येकादृष्टेः संहत्येऽपि च - सां
५-१२९ ॥

ارتھ الگ الگ بھوتوں میں چیتنتا یعنی ورک نہیں دیکھتے اسواسطے
اُن کے ملاپ سے بھی ورک پیدا نہیں ہو سکتا اور ملاپ سے پیدا نہیں ہو سکتا
اور مہاتما کپل جی نے اِسپر اور بھی پرمان دیئے ہیں۔

अस्त्यात्मा नास्तित्व साधनाभावात् - सां ६।१

میں جانتا ہوں اسطرح پر ہر وقت معلوم ہوئیسے آتما کا ہونا تو اچھی طرح سے
معلوم ہوتا ہے اور اُسکی نفی ثابت کرنیکے واسطے سادھک پرمانوں کا ابھاو
معلوم ہوتا ہے اسواسطے آتما کا ہونا ٹھیک ہے۔

देहादिव्यतिरिक्तोऽसौ वैचित्र्यात् सां ॥ ६॥२

وہ آتما شریر سے بالکل علیحدہ چیز ہے کیونکہ شریر اور آتما مختلف دہرم والے ہیں شریر متغیر اور آتما غیر متغیر ہے ۔ مادی شریر کا متغیر ہونا تو پرتیکش انومان ۔ اور شاستر کے پرمانوں سے ثابت ہے اور آتما کا غیر متغیر ہونا تو ہمیشہ جانے ہوئے وشے کا گیان ہونے سے معلوم ہوتا ہے ۔ جسطرح پر آنکھ کا وشے روپ ہے اور شبد نہیں اسیطرح پرش کا وشے بدھی کی برتی کو معلوم کرنا ہے اسکے سوا اور چیز کا تعلق ہونے پر بھی وشے نہیں ہوتا ۔

ष शीव्य थदे शाद पि सां ६।३

اور اس ضمیر سے بھی کہ یہ میرا شریر ہے اور یہ میری عقل ہے میرا من کہیں گیا ہوا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آتما ۔ اندری ۔ من ۔ بدھی اور شریر سے علیحدہ چیز ہے ۔ کیونکہ ضمیر کے علیحدہ ہونے پر نہیں ہوسکتی ۔ جیسے کوئی نہیں کہتا کہ میں ہوں

नशिला पुत्रवद्भूमिं ग्रा ह्यूरा क मान वा घात॥ ६।७४

اگر ضمیر کو تم شلاپوتر کی طرح لگا ہوا ہو تو ہو نہیں سکتا ایسے موقعوں پر دھرم کی گرہن کرنے والی پرمان کے مخالف ہونے سے یہ کتھن ناتمام ہے کیونکہ شلا میں پوتر جنک شکتی اور نہیں تو اس کے پوتر کا شریر کیسے ہو سکتا ہے

پیارے ناظرین مہاراج کپل جی نے اثبات کا ثبوت پیش کیا ہے کہ اگر

درک مادہ کا گن ہے تو کبھی سشپتی یعنی خواب غفلت اور مرن یعنی موت کا ہونا
ناممکن ہوگا - کیونکہ صفت موصوف سے علحدہ نہیں ہوسکتی۔ اور تم نے درک کو
مادہ کی صفت تسلیم کرلیا اسواسطے وہ مادہ میں ہمیشہ رہیگی جب درک رہا تو موت
کبھی نہیں ہوگی - مہاتما گوتم جی نے بہت سی دلیلیں پیش کی ہیں کہ آتما ہے

दर्शनस्पर्शनाभ्यामेकार्थग्रहणात् न्याय-
३-१-१

جس چیز کو آنکھوں سے دیکھا ہو اسکو سپرش اندری یعنی کھال سے سپرش
کرکے کہتے ہیں کہ جسکو میں نے آنکھ سے دیکھا تھا اسکو سپرش سے سپرش کیا۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اندریوں کے وشیوں کے جاننے والا جیو آتما ہے۔
اگر نہ ہوتا تو آنکھ نے اور سپرش۔ سپرش اندری نے کیا کس طرح جانا کہ جسکو
میں نے دیکھا اسکو سپرش کرتا ہوں۔ دوسری دلیل۔

नविषयव्यवस्थानात् न्याय-३-१-२

اس سوتر میں پوروپکشی سوال کرتا ہے کہ شریر سے علحدہ کوئی آتما نہیں
کیونکہ وشے مقرر ہو چکے ہیں۔ جیسے آنکھ کے ہونے سے دیکھتے ہیں۔ اور
آنکھ نہ ہونے سے نہیں دیکھتے - کان کے ہونے سے سنتے ہیں نہ کان

کان کے نہ ہونیسے نہیں سنتے۔ رسنا کے ہونیسے رس لیتے اور رسنا کے نہ
ہونیسے رس نہیں لیتے۔ اسیطرح باقی اندری بھی اپنے وشئے کو گرہن کرتی
ہیں۔ اِس حالت میں جب اندری کے ٹھیک ہونے سے وشئے کا گرہن ہوتا ہے
اور نہیں ہونیسے نہیں ہوتا پھر ایک چیتن ماننے کی کیا ضرورت اس
پورب پکش میں دو سوال پیدا ہوتے ہیں اول یہ کہ اندری جو وشئے کا گیان
حاصل کرتی ہیں کیا اُن میں چیتنتا ہے یا کس رنیہ چیتن کی سہاتا سے
گرہن کرتی ہیں۔ اسکا اوتر مہاتما گوتم جی دیتے ہیں۔

व्यवस्थानादेवात्मसद्भावादप्रतिषेधः

न्याय-३-१-२

اگر ایک اندری سمپورن وشیوں کے گرہن کرنیوالی ہوتی اُس حالت میں
تو چیتن جیو آتما کی ضرورت نہوتی۔ لیکن جب ایک اندری دوسری کے
وشئے کو معلوم نہیں کرتی تو کسطرح ایک کے گیان کا دوسری کو بودھ ہو سکتا
ہے۔ اسواسطے سمپورن وشیوں کے گرہن کرنیوالا جیو آتما ضرور ہے اندریوں
کا اپنے مقررہ وشئے کو چھوڑ کر دوسرے کا کام نکرنا ہی اُسکا ثبوت ہے۔

नस्मृतेः स्मर्तव्यविषयत्वात्- न्याय-३-१-३०

سمرتی اندری کا وشے ہے یا آتما کا۔ اگر کہا جاوے اندری کا تو کس اندری
کا۔ اسپر پورب پکشی کہتا ہے - اگرچہ پانچ گیان اندریوں کا سمرتی وشے
نہیں لیکن انتاکرن اندری کا وشے ہے آتما کا کام نہیں -

तदात्म गुणत्व सद्भावाद प्रतिषेधः न्याय-३-१-१४

مہاتما گوتم جی کہتے ہیں کہ سمرتی آتما کا گن ہے کیونکہ دوسرکی معلومات کا
دوسرے کو خیال یا سمرتی پیدا نہیں ہوتی - اور اندریوں کے چیتن ہونے
سے بہت سے کرنیوالوں کے ہونیسے وشے کا ٹھیک ہونا نہیں ہوسکتی
اسواسطے ایک ہی چیتن ہے جو بہت ارتھوں کو دیکھتا ہے اور وہ دیکھنے
آدمی کا نمت اندریوں سے علحدہ ہے اور پہلے دیکھے ہوئے ارتھ کا
سمرن کرتا ہے - ایک کے بہت ارتھ دیکھنے اور درشن کا پھر پراپت ہونا
سمرتی آتما کا گن ہو نہیں سکتا ہے اسکے سوائے ہو نہیں سکتا -
پیارے ناظرین بہت سے لوگ یہاں پر یہ اعتراض کرینگے کہ سمرتی
من یعنی دماغ کا دھرم ہے اسواسطے جیو کوئی نہیں -

नात्म प्रतिपत्ति हेतूनां मनसि सम्भवात ॥

وبھاوی سے الگ کوئی آتما نہیں کیونکہ آتما کے سادھک

منہیں گھٹ سکتے ہیں ورش سپرش ایکارتھ کا گرہن کرنا اتیادک جو آتما کے
گیان کی تبلانی والی دلیلیں ہیں اُن کا ہونا من ہیں سمبھو ہے۔ اسکا
جواب یہ ہے کہ اگر تمہارا من بھوتک ہے تو تو اُسمیں گیان کا ہونا گیان
کو بہوتونکا گن ثابت کریگا جس سے غنید اور موت کا ابھاو ہو جائیگا۔ اگر
ابھوتک ہے تو آتما کا دوسرا نام ہو جائیگا کیونکہ شریر بھوتک ہے اور ابھوتک
ہمیشہ اس سے علحدہ ہوگا۔

ज्ञातु ज्ञान साधनोप पत्ते संज्ञाभेद मात्रम - न्याय ३-१-१७

گیان کے سادھن گیاتا کے واسطے ہوتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتا ہے کان
سے سُننا۔ سپرش اندری سے سپرش کرنا۔ اسی طرح سب وشیوں کا گیان
کرنے کا سادھن من ہے اگر من ہی کو گیاتا مان لو تو گیاتا کا نام آتما نہ من
ہی اس حالت میں صرف نام کا فرق ہوگا اصل مضمون میں تو کچھ فرق نہ ہوگا
لیکن اس حالت میں کُل اندریوں کا ابھاو ہو جائیگا کیونکہ من کرم اندری
گیان یعنی من سادھن ہے اسیطرح اُپادی کا سادھن اندریونکا ہی لوپ ہوگا

नियमश्च निरनुमानः॥ न्याय-३॥ १-१८

جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اُپادی گرہن کے سادھن دوسرے ہوتے ہیں اور

سرب وش کا من سادہن یعنی من نہیں ہے اُنہیں الو ہان نہیں ہے جس سے
یہ نیم چل سکے وشئے او پادہی کے علاوہ وشئے سکھ دوکھ ادہی کے ہونیسے ان
وشئوں کے سادہن اندری ضرور ماننی پڑیگی جسطرح آنکھ سے خوشبو نہیں
پہچانی جاتی ہے اُسکا وشئے کرنیوالا ناک ہے اور شبد ناک سے نہیں سُنا
جاتا اُسکا معلوم کرنیوالا کان ہے اسیطرح آنکھ ناک کان سے اسکا گرہن
نہیں ہوتا ہے اُسکے معلوم کرنیوالی رسنا اندری ہے اسیطرح آنکھ ناک کان
رسنا اور کہال سے سکھ دُکھ کا گیان نہیں ہوتا اُن کے گرہن کیواسطے دوسری
اندری کا ہونا لازمی ہے اور ایک کال میں دو گیان نہ ہونا اُس اندری
یعنی من کا نشان ہے اور اسکا ایک ایک اندری کے ساتھ تعلق ہونیسے
جس اندری کے ساتھ اُسکا تعلق نہو اوسیوقت گیان پیدا نہیں ہوتا۔
اسواسطے یہ جو کہا گیا کہ آتما کے ثابت کرنیوالی دلیلیں منہیں گھٹ سکتی
ہیں یہ ٹھیک نہیں۔ پھر یہ اعتراض کہ وہ شریر آدی کے اجتماع سے پیدا
ہوتا ہے اور نتیہ ہے یا انتہ گیان پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں لیکن مہاتما گوتم جی جیو
کی ہستی کو ثابت کر کے اُسکے نتیہ ہونے کو ثابت کرتے ہیں۔

प्र्वाभ्यस्त स्मृत्य्नुबन्धात् जातस्य हर्षभय

शोकसम्प्रतिपत्तेः॥ न्याय- ३- १- १९

جو لڑکا ابھی پیدا ہوا ہے وہ اس جنم میں تو گھر سے کچھ تعلق نہیں رکھتا اسکو
جو خوشی غم اور خوف کے اسباب دیکھکر خوشی غم اور خوف پیدا ہوتا ہے اور
انوبھیہ کے نشانات اوسکو پورب یادداشت کے تعلق سے پیدا ہوئے ہیں اور بغیر تعلق
ابھیاس سوائے پورب جنم کی ہو نہیں سکتا کیونکہ اس جنم میں تو ابھی آیا ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شریر سے پہلے بھی آتما تھا جو ابھی پہلے جنم کے
کے سنسکاروں کو یہاں لایا۔

प्रत्याहाराभ्यासकृतात्स्तन्याभिलाषात॥
न्याय॥ ३॥ १॥ २२

جسوقت بچھڑا پیدا ہوتا ہے اسی وقت دودھ چونگھتا ہے اور وہ تھن
چونگھنے کی خواہش بغیر عادت کے ہو نہیں سکتی نہ کسی یکتی سے دیکھ سکتے ہیں
کہ جنم دھاریوں کو بھوک کی تکلیف کیوقت کھانے کی عادت کرنے سے یادداشت
کے سلسلہ سے کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور وہ اسیوقت پیدا ہونیوالے
بچھڑے میں ہو نہیں سکتی اس سے انومان ہوتا ہے کہ پورب شریر میں اسنے
عادت ڈالی ہے اور اسواسطے یہ آتما پورب شریر کو تیاگ اس شریر

تا ہے جب بھوک سے دُکھ پاتا ہے پہلے کھانے کی عادت کو یاد کرکے بھوجن
مانگنے کی خواہش کرتا ہے اسواسطے جیو آتما شریر کا گُن نہیں ہے اور اُسکے
ملک ہونے سے الگ ہوتا ہے بلکہ شریر کے اندر من سے بالکل الگ ہے۔
پیارے ناظرین مہاتما کناد جی اسکو وسیشک میں دکھلاتے ہیں۔

प्रसिद्धा इन्द्रियार्थाः ॥ वै। ३-१॥१॥

اندریوں کے وشے مقرر ہیں جیسے آنکھ کا وشے روپ ہے اور کان کا
وشے شبد اور ناک کا وشے بُو یعنی گندھ اور رسنا کا وشے رس۔
اور کھال کا وشے سپرش ہے۔

इन्द्रियार्थप्रसिद्धिरिन्द्रियार्थेभ्योऽर्थान्तरस्य
हेतुः । ३।१-२

اندریوں کے وشیوں کے تقرری اندری اور اُن کے وشے ، وپاوی سے
علیحدہ آتما کے ہونے کا نشان ہے اگرچہ آتما کا نشان گیان ہے لیکن تو
بھی اندریوں کے ارتھ کے مشہور ہونے سے وہ بھی اندریوں کے ارتھوں
سے علیحدہ آتما کا نشان ہے۔ جب کہا جاتا ہے میں دیکھتا ہوں تو دیکھنے
والی اندری یعنی آنکھ اور وشیہ پدارتھ سے علیحدہ دیکھنے والا

ایک علحدہ معلوم ہوتا ہے جب کبھی من کے خیالات کا اندری کے
تعلق ہونے سے ایک پدارتھ سامنے سے گذر جاتا ہے اور اُس کا گیا
نہیں ہوتا اور کوئی دوسرا آدمی یہ کہتا ہے کہ تم نے اِس پدارتھ کو دیکھا
کہتے ہیں میرا من اور طرف تھا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آتما
سے بھی علحدہ چیز ہے اور جب کبھی گیان کو ٹھیک طور پر حاصل نہیں ہوتا
تو کہتے ہیں کہ میری بدھی ایسی سوکشم بات کو گرہن نہیں کر سکتی جس
سے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں بدھی سے علحدہ ہوں۔

कारणा ज्ञानात्- वै- ३-१-४

شریر کے اعضا یعنی ہاتھ پیر میں گیان نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ
سے علحدہ آتما ہے یا شریر کے کارن پرتھوی جل آدی پدارتھ
میں گیان نہ معلوم ہونے سے بھی یہ ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ کارن
کے گن کے موافق کاریہ میں گن رہتے ہیں جب کارن میں گیان
نہیں تو کاریہ میں بھی گیان نہیں رہ سکتا۔ جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ گیان شکتی یکت آتما شریر سے علحدہ چیز ہے۔

कार्येषु ज्ञानात्। वै- ३-१-५

اگر شریر کے کارن میں سوکشم طور سے گیان مانا جاوے تو شریر میں
گیان صاف طور سے معلوم ہو سکتا ہے لیکن اس حالت میں
مادہ کے پرمانوؤں میں گیان گن ماننا پڑیگا تو گھٹ پٹ آدی
کوئی پدارتھ بھی جڑ نہیں رہینگے کیونکہ جب گیان مادہ کا گن ہوا
اور گن دربیہ سے علیحدہ ہو نہیں سکتا تو ہر ایک پدارتھ میں گیان
کا ہونا لازمی ہو جائیگا اور یہ بالکل ہو نہیں سکتا۔

अत्ताना ख्या। वै- ३-१-६

اگر یہ کہا جاوے کہ گھٹ آدی ساری چیزیں چیتن ہیں اُن میں
سوکشم روپ سے گیان ہے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ کسی پرمان
سے بھی نشچت نہیں ہو سکتا پرتیکش سے تو بالکل گھٹ جڑ معلوم
ہوتے ہیں انومان کے واسطے بھی کوئی ویاپتی نہیں۔ اور شبد
سے بھی مدرک اور غیر مدرک یا جڑ چیتن دو قسم کی سرشٹی کا ہونا
ثابت ہے۔ غرض کسی پرمان سے بھی گھٹ آدی چیتن ثابت
نہیں ہو سکتے۔

پیارے ناظرین مفصلہ بالا دلیلوں سے جیو کا شریر سے

علحدہ اور اچھوتک ہونا اچھی طرح سے معلوم ہوتا ہے۔ مرتیوا
نیند کا ہونا اسبات کو ثابت کرتا ہے کہ شریر سے الگ چیتن ہے
اگر شریر کو چیتن مانیں تو بھوتوں کا کاریہ ہونیسے اُن کے کا
بھوتوں کو چیتن ماننا پڑیگا اور بھوتوں کے چیتن ما
سے گھٹ پٹ آدی سب چیتن ہو جائیں گے اسوقت مدرک
اور غیر مدرک یعنی جڑ چیتن کا بھید بالکل نہیں رہے گا جو با
مشاہدہ کے خلاف ہے اور اس حالت میں بھوگتا اور بھوگیہ
نہیں رہیگا۔ کیونکہ اب تو جڑہ کو بھوگ اور چیتن کو بھوگتا
جاتا ہے اور پھر معلومات اور عالم بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ
ہی چیتن ہیں اور چیتن درشٹا ہوتا ہے درشیہ نہیں ہو
ست رج تم گن ہی نہیں رہینگے کیونکہ چیتن میں آ
شکتی ہو نہیں سکتا۔

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلومات ہوتی ہیں ان سب کا اصل اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچ آنند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتی مان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ سرو انتریامی۔ نربکار۔ اناوی۔ انوپم۔ اننت۔ سراوہار۔ سرو بیاپک۔ سرو ایشور۔ اجر۔ امر۔ ابھے نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید سچے علوم کی پستکیں ہیں۔ وید کا پڑھنا۔ پڑھانا۔ سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑ دینے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرم کے مطابق یعنی سچ اور جھوٹ کو سوچ کر

کرنے چاہئیں۔

(٦) سنسار کا اُپکار کرنا اِس سماج کا خاص منشا ہے یعنی جسمانی روحانی اور رفاہ عامۂ خلایق کی ترقی کرنا۔

(۷) سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہیئے۔

(۸) جہالت کا ناش اور علم کی ترقی کرنا چاہیئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی بہبودی میں خوش نرہنا چاہیئے۔ بلکہ سب کی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب آدمیوں کو اُن اصولوں کی تعمیل میں کہ جو رفاہ عام سے متعلق ہوں پرلبس رہنا چاہیئے اور اِن اصولوں کی تعمیل میں جو اپنی ذات سے متعلق ہوں سب خود مختار ہیں۔
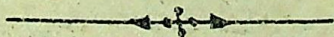
ٹریکٹ نمبر ۱۲

کرم پوستھا

حصہ اول

جس میں یجروید کے ایک منتر کی ویاکھیا کی گئی ہے

مصنفہ

کرپارام شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

شمس المطابع پریس آگرہ میں باہتمام عبدالرشید مینیجر طبع ہوا

قیمت ۳ پائی　　　　بار دوم

ओ३म्

कुर्व्वन्नेवेह कर्म्माणि जिजीविषेच्छतं समाः एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे॥

پیارے آریہ گن اس وید منتر میں ایشر جیو ونکو اُپدیش کرتے ہیں کہ
تو سو برس تک کرم کرتا ہوا جینے کی اچھا کرے یہی ٹھیک راستہ ہے
سے خلاف نہیں۔ اور اچھا کرم منش کے بندھن کا ہیتو نہیں ہوتا۔
پیارے ناظرین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب جیو سو بھاؤ سے کرم کرنیکا
کیونکہ جیو کا سوبھاؤ ہے گیان اور پریتن سے تو پھر اسکو کرم کا اُپدیش کر
کیا گیا۔ دوسرے منتر میں تو کرم پر ہے تم اچھے کرم کہاں سے لاتے ہو
کیونکہ منتر میں تو کوئی شبد اچھے کا ادق نہیں ہے۔ جواب یہ ہے کہ پور بند
کہا گیا ہے کہ جو جیو ایشر کو چھوڑتا ہے وہ جنم مرن کے بھوگوں کو بھوگتا ہے۔
اسواسطے ہے جیو تو کسی کا دھن لینے کی خواہش مت کر اس منتر میں ایشر
حکم خلاف کرموں کو تو جنم مرن کا سبب بتلایا گیا ہے۔ اب جس کرم کے کر
اُپدیش کیا جاتا ہے وہ ضرور ایشر آگیا کے انوکول ہونا چاہئے اور

کرم ایشر اگیا کے انکول ہے اور جسکو دہرم کہتے ہین وہی اُنتی کارک ہے اور
جو ایشر کے حکم کے خلاف ہے وہی پاپ یعنی گناہ ہے اُس سے ہانی ہوتی ہے۔
جسطرح سنسار مین راجہ کے قانون کے خلاف چلنا جرم ہے جو قانون کے خلاف چلتا ہے
وہ سزا پاتا ہے اور جن کامونکو قانون اچھا بتلاتا ہے اونکے موافق چلنے سے انعام
ملتا ہے دوسرے جیو کرم کرنیکا عادی تو ہے لیکن اُسکی عادت سے بُرے اور اچھے
دونون کرم ہوتے ہین یہان اُپدیش اسلیئے کیا گیا ہے کہ وہ بُرے کرمونکو چھوڑ کر
اچھے کرمون کو کرتا رہے۔ ہمارے بعض ویدانتی بھائی یہ کہینگے کہ جب کرم بندہ
اور مکتی کا سبب نہین تو کرم کرنے سے کیا فائدہ اسواسطے ویدمین یہ اُپدیش
ٹھیک نہین ہے پیارے ناظرین اُنکا یہ اعتراض ٹھیک نہین کیونکہ جیو کا سُبھاؤ گیان
اور پریتن یعنی کرم کرنا ہے جب جیو گیان کو مکہہ رکہہ کے اُسکے مطابق کرم کرتا ہے
تو اوسکو سکھ ہوتا ہے اور جہان کرم کو مکہہ کرکے پیچھے رکہتا ہے تو اوسے دُکھ ہوتا ہے
جسطرح اس سنسار مین ہم دیکھتے ہین کہ جب شخص راستہ دیکھکر چلتا ہے تو کبھی ٹھوکر
نہین کہاتا اور جو دیکھکر نہین چلتا تو اکثر ٹھوکر کہاتا ہے اور بہت سے دوسرے
جانورون کو بہی پاؤن نیچے دباکر نقصان پہونچاتا ہے اکثر ایسے جانور ہوتے ہین
جو دبانے والے کے پاؤن کو کاٹ کہاتے ہین۔ اس مثال سے صاف معلوم دیتا ہے

کہ گیان کے مطابق کرم تو کرنی کو نقصان نہین دیتا ہے اور اُس سے کرتا کو بھی تکلیف
نہین ہوتی پر اگیان کے مطابق کرم کرنے سے تکلیف ہوتی ہے اسواسطے بندہ اور مکتی
کے واسطے گیان اور اگیان کو مکھہ سادھن مانا گیا ہے اور کرم گون سادھن ہے یہان
پر بعض دوست اعتراض کرینگے کہ کیا کرم کا کرنا ہمارے اختیار مین ہے ہم اچھے کرم
کرین - اسکا جواب یہ ہے کہ کرم کرنے مین جیو آزاد ہے لیکن پھل بھوگنے مین مجبور
ہے - وہ جو اعتراض کرتے ہین کہ ہم کرنے مین آزاد نہین مثلاً ہم چاہتے ہین کہ ایک
لاکھہ روپیہ اسوقت قحط زدہ غریبون کو بانٹ دین - لیکن ہمارے پاس روپیہ
نہین اسواسطے ہم دان نہین کرسکتے ہین - اسکا جواب یہ ہے کہ جیو کا کرم صرف
نیت ہے باقی تو مادہ کا کرم ہے جب آپ نے یہ نیت کی تو آپ کرم کر چکے - مثلاً
شخص چوری کرنے کا دل مین خیال کرتا ہے اور اسباب کے مہیا نہونے کی وجہ سے
موقع نہ ملنے کی وجہ سے چوری نہین کر سکتا تو درحقیقت وہ چوری کر چکا اور شری
کرشن بھی لکھتے ہین -

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन्-इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा
मिथ्याचारः स उच्यते

یعنے جو شخص بیرونے کرم کے سادھنون یعنے اندریون سے روک لیتا ہے اور دل مین

کیواسطے ایک ایک معاون پیدا کیا ہے - جیسے آنکھہ کے واسطے سورج اور کان کے واسطے خلا - کہال کے واسطے ہوا - جبھہ یعنے رسنا کیواسطے جل اور ناک کیواسطے زمین اسیطرح تمہاری بدہی کی امداد کیواسطے وید روپی گیان کا سورج بنایا ہے اور دوسرے کرم اور گیان کے مقدم اور موخر ہونیکا جواب منتر یہ ہوں گیان اندریونکو اوپر رکھکر اور کرم اندریونکو نیچے رکھکر صاف طور سے بتلا دیا ہے - مثلاً دیکھہ لیجئے کہ منتر میں پانچ کرم اندری ہیں اور پانچ گیان اندری - ہاتھہ - پاؤن - پیشاب کرنیکی اندری اور پاخانے جانیکی اندری - اور زبان - یہ پانچ کرم اندری ہیں - اور آنکھہ - کان ناک - رسنا - اور کہال - یہ پانچ گیان اندری ہیں - اب دیکھہ لیجئے کہ گیان اندری اوپر بنائی گئی ہیں - کرم اندری - گیان اندری کو اوپر بنانا ہے گیان کو مقدم بتلا رہا ہے اور کرم اندری کا نیچے بنانا ہی اوسکے موخر ثابت کرتا ہے اسواسطے جیو کو گیان کے انوسار کرم کرنے کی اگیا اس منتر میں دی گئی ہے -

پیارے ناظرین یہ تو آپ اچھی طرح سے جانتے ہونگے کہ بنا مطلب کوئی بیوقوف بھی کسی کام کو نہیں کرتا تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ ہم کرم کیوں کرتے ہیں ہر شخص جو کچھہ سنسار میں کرم کرتا ہے اپنی اُنتی کیواسطے کرتا ہے اسواسطے جن کرموں سے ہماری اونتی ہو انہیں کرموں کے کرنیکی ہمکو اگیا دی گئی ہے - یہاں پھر اب اعتراض

رینگے کہ کن کرموں سے ہماری اُنتی ہوتی ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ سنسار میں ۵ قسم کے کرم ہوتے ہیں یعنے سنسار میں حرکت ۵ قسم کی ہے جیسا کہ مہاتما کناد جی لکھتے ہیں

उत्क्षे[illegible]कुञ्चनप्रसा[illegible] [illegible] कर्माणि

یعنے اوپر کیطرف چلنا۔ نیچے کیطرف گرنا۔ سکڑنا۔ پھیلنا۔ اور برابر چلنا یہ پانچ کرم یعنی حرکت ہیں جو پرکرتی کے پانچوں بھوتوں میں رہتے ہیں۔ پرکرتی تین گن والی ہے یعنے ستوگن۔ رجوگن۔ اور تموگن۔ ستوگن کہتے ہیں پرکاش والی طاقت کو۔ اور رجوگن کہتے ہیں جو نہ پرکاش کرنے اور نہ ڈھانپنے۔ اور تموگن کہتے ہیں ڈھانپنے والی طاقت کو۔ ان پانچ بھوتوں میں پرکاش کرنیوالی کونسی طاقت ہے۔ اگنی اور جو نہ پرکاش کرے اور نہ ڈھانپے وہ کونسے پدارتھ جل۔ وایو۔ آکاش۔ اور ڈھانپنے والی کونسی طاقت ہے پرتھوی یعنے زمین۔ یہ تو پرتکش ہے کہ اگنی کی روشنی سے سارے چیزیں معلوم ہوتی ہیں اور بغیر روشنی کے کسی چیز کا گیان نہیں ہوتا۔ اور جل صاف ہو تو کبھی کسی چیز کو ڈھانپتا نہیں۔ پہاڑوں میں اکثر صاف پانی کا تالاب دیکھا گیا کہ بہت نیچے کے پتھر بھی صاف معلوم دیتے ہیں۔ اور ہوا میں بھی ڈھانپنے اور پرکاش کرنے کی شکتی نظر نہیں آتی اور آکاش تو صاف طور پر معلوم ہے کہ ڈھانپنے اور پرکاش کرنے سے بالکل علیحدہ ہے۔

پرتھوی یعنی زمین تو ہر ایک چیز کو ڈھانپ لیتی ہے۔ زمین کی تہلی سب سے نچلی نہ بھی ہماری نظر
کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اسکے دوسری طرف کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ جب یہ معلوم
ہو گیا کہ اگنی کا دھرم پرکاش کرنا ہے اور پون بایو اور آکاش دونوں گُنوں سے
علیحدہ ہیں اور پرتھوی ڈھانپتی ہے تو صاف معلوم ہو گیا کہ اگنی ستوگن ہے اور بایو
بایو۔ آکاش۔ رجوگن ہیں اور پرتھوی تموگن ہے۔

پیارے ناظرین اب ہم دیکھتے ہیں کہ اگنی ہمیشہ اوپر کی طرف چلتی ہے کبھی نیچے کی طرف
نہیں جاتی اور جو چیز اس کے ساتھ ملجاتی اسکو بھی ہلکا کر کے اوپر کی طرف لیجاتی
اس سے کیا معلوم ہوا کہ اس سنسار میں ستوگن ہر ایک چیز کی اونچائی کا سبب ہے
وہ ہر ایک چیز کو اوپر کی طرف لیجاتا ہے جس طرح ہو سکے یہ ستوگن یعنی اگنی سفوان
یعنی پرکاش کرنیوالی ہے اسی طرح ادھیاتمک بدھ رجوگن یعنی گیان پرکاش
کرنیوالا ہے اور اونچائی کی طرف لیجانے والا ہے جس نے جو گیانی اور ودوان
ہوگا وہ خود کبھی نیچے کی طرف نہ گریگا اور نہ دوسروں کو گراویگا۔ دوسرا بایو
برابر چلتا ہے۔ آکاش پھیلا ہوا ہے۔ اور پانی نیچے کی طرف چلتا ہے اس بات سے معلوم ہوا
کہ رجوگن کے تین دھرم ہیں۔ برابر رکھنا۔ پھیلانا۔ اور نیچے کی طرف لیجانا۔ جس سے
صاف ظاہر ہے کہ رجوگن سے اونچائی تو ہو نہیں سکتی۔ رہی یہ بات کہ بایو آکاش

پر ہر قدر رہے یعنی ان لوگوں سے ایسے کام کرے کہ جس سے پھر اس سے جنم حاصل ہو
اس سے نہ ترقی حاصل کرے نہ نجات ۔ یا پھر کہ دنیا میں اپنا نام مشہور کرے
اور شہرت پسندی میں اپنی ساری زندگی خرچ کر دے اس ترقی سے محروم ہے انسان
میں بندہ دنیا یا عیش پرست بن کر نیچے کی طرف کو جاتا ہے گویا کہ لوگوں میں ۔۔۔ برابر
ہیں اور ایک حصہ گرا ہوا ہے یعنی ایک طرف تو لیجا نہیں سکتا لیکن اگر ۔۔۔
اور جو بیچے کہ ہر کام کے کرنے سے ان کی اخذ ہے لیکن ترقی کی انتہا نہیں
اور ۔۔۔ کا درجہ ہمیشہ اور ۔۔۔ اور سکڑتا ہے اسی طرح سے دنیا پرستی ہمیشہ سب
کا بھلا نہ کر کے بجائے خود غرض ہوتا چلا جاتا ہے اور دوسروں کا نقصان کر کے
بھی اپنا فائدہ حاصل کرتا ہے ۔ ایسے ہی حالات ۔۔۔ تنگ ہو جاتے ہیں ۔ بیٹے
قریبی رشتہ داروں سے بھی اپنی غرض کا تعلق رکھتا ہے اور اپنی بزرگی اس
بات میں سمجھتا ہے کہ خواہ ساری دنیا تباہ ہو جائے ۔ لیکن مجھے اپنی غرض سے غرض
رکھنی چاہیئے ۔ آپ کبھی مصیبت میں پھنس کر اس سے مدد لینے جائیں وہ جب تک اپنی
نہیں مانگے گا خواہ کیسی مصیبت میں ہو ۔ دیکر اس سے قرض مانگئے وہ سود کے بغیر بات
نہیں کریگا ۔ اس قسم کے لوگوں کے کرموں سے اُنتی تو کبھی ہو ہی نہیں سکتی بلکہ اوگتی
ہمیشہ ہوتی ہے تو اس منتر میں ۔ اس بات کا اپدیش کیا گیا ہے ۔

انش ستوگن کے کرم کرتا ہوا زندگی کو پورا کرے کیونکہ جبتک یہ شریر ہے تب تک جیو کسی نہ کسی قسم کا فعل تو ضرور ہی کرتا رہیگا۔ اگر تم ستوگنی کرم کرینہیں پرتا بھہ نہ کروگے تو تمہ گنی ضرور ہی ہونگے جس سے اُنتی سے علیحدہ ہو کر اونتی کا پھل بھوگنا پڑیگا اگر کوئی یہ کہے کہ مین کرم کرونگا ہین تو تمو گنی ارم کسطرح پیدا ہونگے۔ لیکن یہہ کہنا غلط ہے کیونکہ ہم سنسار مین دیکھتے ہین کہ پرکاش کے واسطے پرشارتھ کرنا پڑتا ہے اور اندھکار کے پھیلانے کیواسطے محنت اور سامان کی ضرورت نہین ہوتی وہ خود بخود پرکاش کے سامان کے الگ ہوتے ہی آجاتا ہے اور ہمین کسی مکان پر چڑہنے کیواسطے محنت کرنی پڑتی ہے لیکن گرنیکے واسطے ذرا پیر پھسل جانا ہی کافی ہے اور کسی محنت کی ضرورت نہین اسیطرح ان نکو دہرم کے کامون کے کرنیمین محنت کی ضرورت پڑتی ہے۔ ادہرم تو خود بخود ہی ہو جاتا ہے جہان ذرا فرائض انسانی کا خیال بھولا کہ جھٹ ادہرم گلے پڑا۔ پیارے آریہ گن بہت سے دوست یہ کہینگے کہ تمنے اگنی کا اوپر چڑہنا اور بایو کا برابر چلنا اور جل کا نیچے جانا یہ کرم کہان سے مان لئے انکا ذکر تو شاشتر مین نہین۔ مین نے اپنے اُن دوستونسے کہتا ہون کہ اول تو یہ باتین پرتکش ہین پرتکش کے واسطے کسی پرمان کی ضرورت نہین دوسرے شاشتر پرتکش اور تھہ کہ بتلاتا ہے کہین کہین مثال کے طور پر پرتکش باتون کو کہتا ہے لیکن اگنی آدی پدارتھونکے

گرمون کا: کرتو دشتیشک شاستر این ایسی طرح سے موجود ہے -

[illegible] वायोरिस्त [illegible]

یعنی اگنی کا اوپر چلنا اور پرتھوی ہوا کا باہر چلنا وغیرہ - اور یہ بھی معلوم رہے کہ
سنسار میں کبھی ہر ایک پارتھو پدارتھ کی ان دو قدرتی ہوتوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے
کیونکہ جبتک ایک ہی وقت پرتھوی کی آکرشن شکتی کے مخالف اوپر کو نہ اٹھائے تب
تک کوئی پارتھو چیز زمین سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اور جبتک زمین سے علیحدہ شدہ
چیز کو دوسری چیز دھکا نہ لگے تب تک وہ کسی طرف چل نہیں سکتی منش کے شریر
میں جو پران بایو ہے وہ انہیں دو ہوتوں کے ہی ہونیکی حالت کا نام ہے - آپنے اکثر دیکھا ہوگا
کہ جب کوئی آدمی مرجاتا ہے تو اسکا وجود ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور تھوڑی دیر میں اسکا
خون بھی جم جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکے اندر سے گرمی کی طاقت جو خون
کو رقیق کرکے حرکت دے رہی تھی وہ نکل گئی اور جب خون کو گرمی نہ پہونچی تب وہ جم گیا
دوسرے آپنے دیکھا ہوگا کہ جب آتش بازی کا پیچ چھوڑا جاتا ہے تو اسکے اندر آگ جلاتے
ہیں اور جب آگ کے پرمانو اسکے اندر بھر جاتے ہیں تو وہ اسکو اوپر کی طرف لیجانے
لگتے ہیں - اگر اسوقت ہوا تھم جاتی ہے تو پیچ سیدھا اوپر کی طرف جائیگا لیکن ہوا کے
تیز چلنے کی حالت میں وہ ہوا کی طرف اور اوپر کیطرف کے کونے میں جا بیٹھتا -

دوسرے اگر اس وقت ہوا کی طاقت زیادہ ہوگی تب وہ اوپر کو کم جائیگا اور اسطرف کی ہوا ت
اسطرف زیادہ دبائیگا اگر اگنی کی طاقت زیادہ ہوگی۔ اور ہوا کی کم تو وہ اوپر کو زیادہ
چلیگا اور اسطرف کم دور جائیگا اور جہاں پر آگ کی طاقت معدوم ہوگئی ختم ہونے سے ختم
ہو جاویگی تب وہ نیچے کی طرف پرتھوی کی آکرشن شکتی سے کھینچا ہوا پھر سے زمین
آ گریگا۔ پیارے ناظرین ان دونوں طاقتوں سے چونکہ یہ ایک چیز کا اوپر اور ہوا کے رخ جانا
لازمی تھا اس کو نیچا اوپر چلنا چلانے کیواسطے ایک طاقت جیسے پانی کی طاقت سے کام
لینا پڑا چونکہ پانی کی طاقت میں ہمیشہ نیچے کو جانا خاصہ رہا ہے اسواسطے آگ پانی کی
طاقتیں ایکدوسرے کے مخالف اوپر نیچے جانے کا کام کرتی ہیں اس سے وہ چیز ہوا کے
رخ پر برابر چلتی ہے اور پانی جیسا آتا جب اگنی کو تیز کرتا ہے تب بادل اوپر کو چڑھتا ہے
اور جل کے ... پھر نیچے آتا ہے۔ اسطرح وہ اس تیزی سے ان طاقتوں کو کھینچتا پھرتا
ہے کہ جس کے سمجھنے میں عقل حیران ہو جاتی ہے۔ ہمارے بہت سے دوست یہ اعتراض
کرینگے کہ جب آگ اور پانی متضاد دکھائی کرتے ہیں تو ان دونوں کے کام کی ضرورت تھی
صرف ہوا سے کیسی ہو جاتی ہے تو یہ وہ چیز بنانا کیوں رکھی گئی۔ لیکن انکو سمجھ لینا
چاہیئے کہ اگر اگنی نہ ہوتی تو زمین سے چیز کو علیحدہ کرنیوالی کوئی طاقت نہیں ہوتی
تو ہوا چلا نہیں سکتی کیونکہ ہوا زمین کے خلاف کام نہیں کر سکتی۔

ہمارے بعض دوستوں کو یہ عتراض ہوگا کہ جب زمین اپنی طرف کھینچتی ہے اور اگنی
اوپر کیطرف تو اونکی طاقت سے چیزیں زمین پر چلسکتی ہیں ہمیں پانی کی امداد کی کیا
ضرورت ہے جو اونسوں شامل کیا گیا نہیں یاد رہے کہ جب اگنی کی طاقت زمین کی طاقت سے
زیادہ ہوتی ہو تب ہی تو وہ چیز کو زمین سے الگ کرسکتی ہے۔ اگر اگنی کی طاقت زمین کی
طاقت سے کم ہو تو زمین چیز کو اپنے سے الگ ہونے ہی نہ دیگی جب یہ معلوم ہوگیا کہ اگنی کی
زمین سے زیادہ طاقت چیز کو زمین سے الگ کرسکتی ہے تو وہ کم طاقت والی زمین کسطرح
اوس چیز کو اپنی طرف لا سکتی ہے اسحالتمیں تو وہ چیز سیدھی اوپر کو چلیگی۔ اسلئے
قدرت کاملہ نے پرتھوی کی مدد کیواسطے جل کو شامل کیا جس نے جل چیز دونکو
نیچے کیطرف پھینکتا ہے اور اگنی اوپر کی طرف اس کشمکش کی حالت میں ہوا چیز کو اپنے رخ
کیطرف لیجاتی ہے۔ ان تینوں کو حرکت دینے والا بنا کر پرماتما نے پانچ تتو شریر
روپی رتھ بنایا ہے جسمیں جیو آتما کو گاڑی اور بدھی ڈرائیور تسلیم کیا ہے اور
بدھی حسب ضرورت ان تینوں کی طاقتوں کو گھٹاتی بڑھاتی ہے اس سے جب چاہتی ہے
رتھ کو چلاتی ہے اور جب چاہتی کھڑا ہو جاتا ہے۔ پیارے ناظرین ویدک شاستر سے یہ ثابت
معلوم ہوچکا ہے کہ جس شریر میں گرمی زیادہ ہوتی ہے وہ چست تیز رفتار اور بیدار
ہوتا ہے اور شریر میں بلغم زیادہ ہوتی ہے۔ وہ شخص جو شریر [illegible] پیدا ہوتا ہے

جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگنی کی طاقت سے پرتھوی کا مقابلہ ہو سکتا ہے اور جل یا وایو اگنی
نہونے سے اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ گویا شنت رہی کیواسطے سب سے عمدہ سامان اگنی ہے
پیارے ناظرین اسی اثر پر کی رچنا تجربہ کرئے اگر عقلمند دوستکار رچا تو عمدہ طور کے انجن بنا رکھا
درحقیقت یہ جقدر بنائے گئے زیر بنائے ہیں یہ سب مختلف قسم کے انجن ہیں اور انکے اندر
ٹانکا اور بہ ہی یہ کام ذرا در ذرا یورپ میں ان انجنوں میں ست گن طاقت اگنی کی طاقت انکو
اوپر اٹھی مارگ پر پہنچانیوالی ہے اور باقی سادی طاقتیں اوسکو اوپر سے روکنے والی ہیں
پیارے دوستو جبتک ادھیاتم میں تو اپنے ستوگن طاقت اگنی کا کام دیکھ لیا اب ادھیاتمک اس
میں دیکھ لیجیے۔ اگنی شبد کا ادھیاتمک ارتھ پرماتما ہے گویا جیو آتما کو اونچا پر لیجا
والے ہیں اور پرماتما کی اگنی کے ذرہ چلکر جیو آتما ہمیشہ ہانی اوٹھاتا ہے جسطرح ہو
انجن میں تین طاقتیں کام آتی ہیں اسیطرح ادھیاتمک سنسار میں بھی تین طاقتیں
جسطرح وہاں جل۔ بایو اگنی ہے اسیطرح یہاں پر کرتی جیو اور برہم ہے جسطرح
درمیان چلنے والا اور سردی گرمی علیحدہ ہے اسیطرح یہاں پر جیو درمیانی حالت میں
اور سکھ دکھ سے رہت اسنگ ہے جسطرح وہاں بایو اگنی سنیوگ سے ہلکا ہوکر اوپر
طرف چلا جاتا ہے اسیطرح یہاں جیو آتما پرماتما کی اوپاسنا سے پاپ بوجھ سے ہلکا ہوکر دیر اگ
یکت ہوجاتا ہے اور اسکو تکلیف بالکل نہیں رہتی اور انند گیت پرماتما کی پرکاش ذریعہ

پر کاشت ہوتا ہے جیسے بالیہ اگنی سنیوگ واشنن اور تیز رفتار ہو جاتی ہی اسیطرح
جیو آتما پرماتما کے اپاسنا سے گیانی اور بیراگی ہو جاتا ہے پہلے جس بات کو وہ بالکل نہین
سمجھ سکتا تہا اب بہت جلدی کچہ ایکتار ہوگی جو دنیا پرماتما کی اوپاسنا کرتے ہین جس چیز کو جاننا چاہتے
ہین جان جاتے ہین لیکن مادہ پرست جو دن رات مادہ کی اوپاسنا کرتے ہین کبھی مادہ کی اصلیت کو نہین
سمجھتے اور نہ اونکو آتما اور شریر کا بہید معلوم ہوتا ہی اور نہ ہی وہ دنیا اور دنیا کی اصلیت کو سمجھتے
ہین وہ صرف اندہکار مین زندگی بسر کرتے ہین بالیو جلکے ساتھ ملکر چلتا ہی تب ہی معلوم ہوتا ہے
اوسکی رفتار بہت دہیمی ہوجاتی ہی وہ اوپر کیطرف نہین جا سکتا اور بہاری ہوجاتا ہی اسیطرح
پرکرتی کا اوپاسک جیو آتما اپنے آپ کو ہر وقت دکھی معلوم کرتا ہے اور اوسکی گیان شکتی بہت
ہی کم ہوجاتی ہی وہ موٹے موٹے مسئلونکو بہی نہین سمجھ سکتا اور اوسکی اونتی بالکل رک جاتی ہے اور
وہ وشیے کے بندہنون ایسا پابند ہوجاتا ہی کہ اوسکو اپنی زندگی بہاری معلوم ہوتی ہے اگرچہ
وہ اپنے آپکو آزاد کرنیکی کوشش کرتا ہے لیکن اوسکے گلا مین جو واسناؤن کی پہانسی پڑی ہوئی
اور ہاتہونکو خراب عادتونکی ہتکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان پہنے ہوئے ہے وہ کسیطرح آزاد نہین
ہو سکتا پرکرتی کے اوپاسک کو جنم زندگی اور موت تینون دکہہ ایک معلوم دیتے ہین کیونکہ جب
جنم لیتا ہی تو گربہ مین دکہہ سہتا ہے اور زندگی مین رنج سے روتا ہوا آتا ہی اور زندگی مین اگرچہ
اور خواہش کی آگ سے جلتا رہتا ہے اور نفسانی خواہشین اوسکو ہر وقت تنگ کرتی رہتی ہے

خواہ دنیا کی چیزیں کسیقدر حاصل ہو جائیں اور اوس سے وہ شانتی نہیں ہوتی ہے وہ جسقدر
دشتی کو بہوگتا ہی اوسیقدر خواہش کی اوگنی تیز ہو جاتی ہی اور جب وہ مرنے لگتا ہے اول تو وہ
بیمار پڑتا ہی پاپ کرکے اسکے سامنے آگے ہی موجود ہیں اور دیتا ہی انکا خیال کرکے اوسی سخت تکلیف
ہوتی ہے۔ پہر جو اسباب اوسنے پاپ کرکے جمع کیا تھا اوسے چھوڑنیکا دکھ بھی بھاری تکلیف دیتا ہی پہر
گہر والے اور دوستوں کا موہ بھی اوسکی جان پر بھاری عذاب کی طرح ہی پیارے دوستوں اگر آپکو دنیا پرست
کی موت کا نظارہ دیکھنا ہو تو محمود غزنوی کی موت کا حال تاریخ میں پڑھو کہ یہ وہ دنیا پرست کسقدر تکلیف
میں مبتلا ہی اور وہ مال و دولت جو اوسنے لاکھوں بے شمار بندوں کو تکلیف دیکر جمع کیا اوسی کیسی تکلیف
دیرہا ہے پیارے ناظرین اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ وید منتر کیا اُپدیش دیتا ہی۔ وید منتر یہ سکھلاتا ہی کہ سو برس
تک یعنی اپنی زندگی بہر اچھے کرم کرتے رہو کبھی خراب کرم نکو مت کرو اور ایشر کے حکم موافق دنیا میں
زندگی گذارو اگر تم کرم کرنا چھوڑ دوگے تو برے کرم میں پہنسکر اپنی زندگی کو مادہ پرستی کی گہری جاہ میں
ڈال دوگے اور اوس وقت تمہارا آتما جنم تک دکھ بھوگیگا اگر تم اچھے کرم کرتے رہوگے تو مادہ پرستی
سے نکلکر پرماتما کی طرف لگجاؤگے جس سے تمہارا جیو آتما کلیانت مکتی سکھ کو بھوگ کریگا اور جنم مرن
کے دکھوں سے بچا ہوگا اور اچھے کرم وہی ہیں جنمیں ایشر کی آگیا ہے یعنی کرنا وید نے ہمیں بتلایا ہے
یعنے ترگون کی کرم اور برے کرم میں وہ جنکا وید نے ہمیں نشیدہ میں کیا ہی یعنے تموگنی اور رجوگنی کرم بس
تم ایشر کی آگیا کے موافق زندگی بسر کرکے مکتی سکھ کو حاصل کرو۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

آریہ سماج کی جملہ کتب ویدک دھرم پریس مراد آباد سے ملین گی

ٹریکٹ نمبر ۱۳

الہام کی ضرورت

مصنفہ کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

حسب فرمائش منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد دھ

بار سوم ۱۰۰۰ جلد

ویدک دھرم مراد آباد مین چھپا

قیمت فیجلد ۳ پائی

اِلہام کی ضرورت

پیاری ناظرین جب ہم سنسار میں انسان کی حالت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ہر ایک اندری دوسرے دیوتا کی محتاج نظر آتی ہے۔ مثلاً انسان کی آنکھ بغیر سورج کی مدد کچھ بھی نہیں دیکھ سکتی اگرچہ انسان نے چراغ وغیرہ روشنی کے بہت سے سامان تیار کئے ہیں لیکن انسے انسان اسقدر کام نہیں لے سکتا کہ جسقدر سورج سے اور چراغ وغیرہ میں جو کچھ روشنی ہوتی ہے وہ بھی سورج کی کرنوں سے پیدا ہوتی ہے اور سورجکی کرنوں کے حصہ کو چھوڑ کر باقی جسقدر تیل۔ بتی۔ چراغ وغیرہ ہیں وہ بالکل روشن نہیں جسے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ بغیر سورجکے نکمی ہے اگر دنیا میں سورج نہ ہوتا تو آنکھ کا ہونا نہ ہونا برابر تھا۔ لیکن اگر آنکھ کو نہ پیدا کیا جاتا تو سورجکی روشنی سے فائدہ ملنا

بھی ممکن نہ تھا اگرچہ سورج کی گرمی سے بہت سی کام نکلتے ہیں لیکن روشنی صرف
آنکھونکی مدد کا ہی کام دی سکتی ہی اب دوسری کان کی طرف دیکھ لیجئے وہ خلا
یعنی آکاس کی بغیر بالکل نکما ہی آپ نی اکثر موقعوں پر دیکھا ہو گا کہ میدان
میں دور تک کی آواز سنائی نہیں دیتی اسکا سبب یہ ہی کہ آواز ہمیشہ خلا میں
ہوا کی ساتھ چلتی ہی جہاں خلا ہو وہاں ہوا کے نہ چلنے سے آواز بھی
نہیں چل سکتی اب اگر سنسار میں آکاش نہوتا تو کانوں کا ہونا نہونا برابر
تھا اسیطرح پر قوت لامسہ یعنی توچا کو دیکھ لیجئے وہ بغیر ہوا کی بالکل نکمی ہو جاتی
ہی جب ہوا چلتی ہی تب اُسکی ساتھ جو سردی یا گرمی پر مانوں موجود ہوتے
ہیں اور وہ سپرش اندری یعنی توچا کا ہونا نہونا برابر ہی اسیطرح رسنا اندری
یعنی جہاجل کی محتاج ہی اگر جل نہوتا رسنا اندری کو رس کا گیان ہونا
ناممکن ہو جاتا اور ناسکا خوشبو اور بد بو کی واسطے پرتھوی یعنی مٹی کی
محتاج ہی۔

پیاری ناظرین بیان متذکرہ بالا سے معلوم ہو گیا کہ انسان
کا ہر ایک ظاہری حواس بغیر امداد کی کام نہیں کر سکتا اب سوچنا چاہئے
کہ کیا باطنی حواس یعنی بدھی بغیر امداد کے کام کر سکتی ہی یا نہیں جہانتک

غور کیا جاسکتا ہے وہاں تک غور کرنیسے معلوم ہوا کہ عقل بھی محتاج ہے کیونکہ
جسطرح آنکھ کی نظر جگہہ اور روشنی کے لحاظ سے بڑہتی گھٹتی رہتی ہے مثلاً ایک
آدمی چراغ کی روشنی میں دیکھتا ہے تو اُسکی نظر بہت ہی نزدیک کی
پدارتھوں کو دیکھتی ہے اور وہ اُن کی باریکیوں سے بھی پورا پورا
آگاہ نہیں ہوا لیکن چاند کی روشنی میں وہ چراغ کی روشنی سے زیادہ
دور تک معلوم کر سکتا ہے اور سورج کی روشنی میں بہت سے دور دور
کے پدارتھوں کا گیان حاصل کر سکتا ہے ساتھہ ہی جگہہ کے نشیب و فراز
اور چیز کی اونچائی نیچائی کے لحاظ سے نظر میں بہت بھاری فرق پیدا
ہو جاتا ہے یہی حالت بدھی یعنی عقل کی ہے جس قسم کی روشنی
یعنی ودیا حاصل ہوتی ہے اِس قسم کی سنسکار جم جاتے ہیں کبھی تو بدھی
باریک سے باریک پدارتھ کی تحقیقات میں لیجاتی ہے اور کبھی موٹی سے
موٹی چیز کو بھی اندھم پرم پرا یا تقلید کی نظر سے مان لیتی ہے ذرا بھی
تحقیقات کا مادہ اِس میں نہیں رہتا جس طرح چراغ کی روشنی آنکھ کے
واسطے کام میں مدد دیتی ہے اور اُسکے کچھ نہ کچھ کسیکو نقصان بھی پہنچتا ہے
اور چراغ کی روشنی میں بیٹھنے والے انسان کو ہمیشہ ہوا سے خوف لگا رہتا ہے

اگرچہ وہ اپنی چراغ تیز ہوا لگتی دیکھکر اور چراغ کی لاٹ کو کانپتا ہوا معلوم
کر کے اپنی روشنی کی کمزوری سے واقف ہو جاتا ہے لیکن جب وہ اپنے گھر کی
باہر کیطرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے اس حالت میں یا تو اسے اندھیرا نظر آتا ہے
یا کسی اور کا بھی چراغ جلتا ہوا معلوم کرتا ہے اندھیری کی حالت میں تو وہ
اپنے آپ کو سب سے افضل مان لیتا ہے اور چراغ جلتا ہوا سمجھ کر یہ سمجھ لیتا ہے
کہ جیسے میری مذبذب حالت ہے وہی تمام دنیا کی ان دونوں حالتوں میں
اسکو ستیہ کی جگیاسا نہیں پیدا ہوتی جب ستیہ کی جگیاسا ہی نہیں تو ست
کا گیان کسطرح سے ہو سکتا ہے جب ستیہ کا گیان نہ ہوا تو وہ استیہ پر اپت
کرنیکا عادی ہو جاتا ہے۔

پیارے ناظرین چراغ کی روشنی سے مسافر اپنا سفر طے نہیں کر سکتا
کیونکہ ذرا سی ہوا لگ جانیسے چراغ کو خوف رہتا ہے تیل اور بتی کی کم
ہو جانے سے چراغ بجھ سکتا ہے بارش اور آندھی میں چراغ ٹھہر ہی نہیں سکتا
ایسی حالتوں میں جسکے سفر کا مدار صرف چراغ کی روشنی پر ہو وہ کسطرح شانتی
کی منزل کیطرف بخوف و خطر چل سکتا ہے دوسری چراغکی روشنی بھی تو بغیر آگ
کے پیدا نہیں ہو سکتی اور آگ سوز جلنی کرنے سے پیدا ہوتی ہے تو گویا چراغ

کی روشنی کا ہونا بھی تو سورج کے بغیر ناممکن ہے پس مسافر کی واسطے جسطرح سورج
کی روشنی لازم ہے اسیطرح ستیہ کی مارگ چلنے کے واسطے گیان کے سورج کا
ہونا لازمی ہے جبکہ قانونِ قدرت نے ہر ایک حواس سے پہلے ہر ایک اندری
کا معاون دیوتا پیدا کیا سب سے اتم اور باریک سے باریک پدارتھونکو جاننے
کی قابل اندر یعنی بدھی کا کوئی معاون نہ بنانا یہ بات قابل تسلیم نہیں معلوم ہوتی
اور نہ یہ بات مانی جاسکتی ہے کہ جسطرح آنکھ کی بعد سورج نہیں پیدا ہوتا
اسی طرح بدھی کے بعد بھی گیان کا سورج پیدا نہیں ہوسکتا اس واسطے
لازمی معلوم ہوتا ہے کہ قدرتِ کاملہ سے کوئی گیان کا سورج باریک سے
باریک پدارتھوں کے جتانے کی واسطے ضرور بنایا گیا ہوگا ورنہ قادر
قدرت کے کامل گیانی ہونے پر غلطی کا الزام عائد ہوتا ہے۔

پیارے ناظرین جسطرح سورج دنیا کی شروع سے لیکر آج تک ایک ہی
ہے اسکو بدلنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اسیطرح گیان کے سورج کا بھی لا
تبدل ہونا لازمی معلوم ہوتا ہے اور جس طرح انسانی بناوٹ چراغ اور لیمپ
ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں لیکن سورج نہیں بدلتا اسیطرح منشیونکا گیان بدلتا
رہتا ہے لیکن ایشوری گیان ہمیشہ ایک سا رہتا ہے گویا قدرت ہمیں یہ سکھاتی

کہ جسطرح اسکے بنائے ہوئے ہر ایک اندری کے معاون اٹل ہیں کبھی آنکھ کے واسطے دوسرا سورج بنانے کی ضرورت ہوتی ہی نہ کسی اور اندری کے معاون دیوتا کے بنانے کی ضرورت معلوم دیتی ہی پھر کسطرح معلوم کیا جاسکتا ہی کہ بدھی کا معاون سورج یعنی ایشوری گیان یا الہام بدلتا رہتا ہی تبدیلی ہمیشہ کمی کو پورا کرنے یا خراب اجزا کو نکالکر اچھے اجزا کے داخل کرنے کے واسطے ہوتی ہی لیکن ایشور کے سروگیہ ہونے سے نہ تو اسکے گیان میں کمی مانی جاسکتی ہی اور نہ اسمیں کچھ خرابی ہی تسلیم کیجاسکتی ہی ورنہ اسکے عالم کل ہونے پر الزام عائد ہوتا ہی جو نہ کمی اور غلطی کا ایشوری گیان میں ہونا ناممکن ہی جیسا کہ سورج میں اندھیرے کا بس ایسی حالت میں ایشوری گیان میں تبدیلی غیر ضروری ہی ہان یہاں سے پتہ ملگیا کہ جہاں تبدیلی ہوتی ہی وہ ایشوری گیان نہیں ہوسکتا۔

پیارے ناظرین جسطرح چراغ اور لیمپ میں اس حصہ کو چھوڑکر جو سورج سے لیا گیا ہے باقی ساری اجزا یعنی چراغ تیل اور بتی سب کے سب پرکاش سے خالی ہوتی ہیں اسیطرح سے انسانی گیان میں جسقدر کہ حصہ ایشوری گیان کا ہوتا ہی وہ روشن یعنی ستیہ ہوتا ہی باقی جسقدر

باتیں ہوتی ہیں وہ بالکل گیان سے خالی ہوتی ہیں جسطرح چراغ وغیرہ کا بنانا
بغیر سورج کی روشنی کے ناممکن ہے اسیطرح انسانی ودیا کے پیدائش بھی بغیر
ایشوری الہام کے ناممکن ہے کیونکہ روشنی کے بغیر تو ہمیں مٹی لیکر چراغ بنانے
کی ضرورت ہے نہ سرسوں سے تیل ہی نکالکر اسمیں ڈالنے کی طاقت ہوسکتی
ہے اور نہ روئی پیدا کرکے بتی بنائی جاسکتی ہے نہ اگنی سے ہی روشنی
ڈالی جاسکتی ہے گویا جسطرح چراغ کا جلنا آنکھ اور سورج کے ہونے پر ممکن
ہوسکتا ہے اسطرح انسانی کتابوں کا ملنا بھی ایشری الہام کے بعد ممکن ہے
چونکہ اندھا سورج کی مدد پر بھی چراغ جلانے میں بلا آنکھ کامیاب نہیں
ہوسکتا ہے نہ بدھی رہت شخص ہی ایشوری گیان ہونے سے انسانی
ودیا کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے جسطرح سنسار میں ہر ایک
منزل چلنے میں آنکھ اور سورج دو لازمی چیزیں ہیں اسی طرح ہر ایک روحانی
منزل کے مسافر کے واسطے عقل اور ایشوری ودیا یعنی الہام کی ضرورت
ہوسکتی ہے جو نیں آنکھیں بند کرکے چلتا ہے وہ بھی ٹھوکر کھاتا ہے اسیطرح
اور جو آنکھ کھول کر اندھیرے میں چلتا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے اسیطرح
جو شخص ایشوری گیان یا الہام کو مان کر عقل کو دخل نہیں دیتا وہ بھی

مقصود سے گر جاتا ہے اور جو شخص عقل کی بھروسے پر الیشوری وِدیا کی سمجھا
تیا سے انکار کرتا ہے وہ بھی منزل مقصود سے کوسوں دور جا گرتا ہے۔

پیارے ناظرین جسطرح پر سورج کی روشنی اور چراغ کی روشنی
جانچنے کا آلہ ہمارے پاس آنکھ ہے اور آنکھ کے بغیر ہم سورج اور چراغ کی
روشنی میں تمیز نہیں کر سکتے اسیطرح پر الیشوری گیان اور انسانی علم کی تمیز
کرنیکا آلہ ہمیں قدرت نے عقل دی ہے جسطرح ہم چراغ کی روشنی کی نامکمل
ہونیسے اور اوسکی اجزا چراغ بتی اور تیل کے روشن نہ ہونیسے اور اسکی
پیدایش کو سورج کے چھپ جانے کے بعد دیکھنے سے معلوم کرتے ہیں کہ
یہ انسانی روشنی ہے دوسرے چراغ کو ہمیشہ ہوا لگنے کے خوف رہنے
سے بھی ہم اسکی کمزوری سے واقف ہو جاتے ہیں اسیطرح انسانی
کتابوں میں انرت یعنی جھوٹ بیاگھات متضاد اور پر وکتی یعنی تکرار
سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کتابیں انسانی ہیں دوسرے انسانی
کتابوں کے بننے کا زمانہ بھی بتلا دیا ہے کتابیں فلاں زمانہ اور
ملک میں بنیں ہیں تیسرے جن کتابوں میں یہ بتلایا جاتا ہو کہ مذہب
میں عقل کو دخل نہیں یا دلیل سے کافر ہونے کا جواب دیا گیا ہو وہ

کتابیں صاف طور سے اپنے انسانی ہونے کی گواہی خود دیتی ہیں کیونکہ
جسطرح سورج اور چراغ میں ہم آنکھ سے تمیز کرتے ہیں ایسی ہی انسانی
علم اور ایشوری ودیا میں تمیز کرنیوالا آلہ صرف عقل ہے اب سوچ لیجئے کہ
جو آدمی یہ کہے کہ ہمارا علم سورج ہے لیکن وہ آنکھ سے نہیں دیکھا جاتا
ہے جسطرح یہ شخص دہوکہ دیتا ہے کیونکہ ہمارے پاس تو کوئی اوزار نہیں
جس سے سورج کو ٹہیک طور پر معلوم کریں اسی طرح وہ شخص ہے کہ جو
اپنی مذہبی کتاب کو ایشوری گیان بتلا کر یہ کہتا ہے کہ مذہب میں
عقل کو دخل نہیں وہ صاف طور پر اپنے مذہب کی کمزوری کا اقرار
کرتا ہے اور دوسروں کو دہوکا دیتا ہے

پیارے ناظرین جو لوگ اپنی کتاب کو ایشوری بتلا کر اسکو
دلیل سے علحدہ رکھنا چاہتے ہیں وہ درحقیقت ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ہم
سونا تو خریدیں لیکن اسکو کسوٹی پر نہ رکہیں جسطرح سونا بغیر پریکشا کے
کیا معلوم ہے کہ وہ درحقیقت خالص سونا ہے یا تانبا ملا ہوا ہے اسیطرح
بغیر دلیل کے یہ کسطرح معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب کل ایشوری گیان
سے معمور ہے یا اس میں کچھ انسانی بناوٹ ہے

پیاری دوستو مذہب میں عقل کو دخل نہ دینا درحقیقت آنکھہ بند کر کے سفر طے کرنیکا معاملہ ہے جسطرح آنکھہ بند کر کے سفر طے کرنے مین قدم قدم پر ٹھوکروں کے لگنے کا خطرہ ہے اسیطرح عقل کی بنا مذہب میں چلنے کی حالت ہے

پیاری ناظرین ہماری بہت سے دوست یہ کہیں گے کہ تمہاری عقل مکمل ہے جس سے تم خدا کی علم کو پرکھنا چاہتے ہو میں اُنسے پوچھتا ہوں کہ اگر تم عقل کو نامکمل سمجھکر اس سے کام نہ لو تو بتاؤ تمہاری پاس اور کون سی کسوٹی ہے جس سے تم علم الٰہی اور علم انسانی کو الگ الگ جان سکو جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ علم الٰہی کے امتحان کرنیکی ضرورت نہیں نہیں مہاتماؤں نے سنسار میں خون کی دریا بہا دی ہیں کیونکہ علم الٰہی کی واسطے جو کسوٹی تھی اوسکو چھوڑ دیا اب ہر شخص اپنی مت کی کتاب کو علم الٰہی کہنے لگا لیکن یہ نہ سمجھا کہ جسطرح دنیا میں ایک ہی سورج ایشری روشنی ہے باقی سب چراغ اور لیمپ وغیرہ انسانی بناوٹ ہیں اسیطرح دنیا میں ایک ہی کتاب ایشوری گیان ہے باقی سب انسانی کتابیں ہیں جسطرح سورج ہمیشہ دنیا کے آغاز میں پیدا ہوتا ہے درمیان میں نہیں

پیدا ہوتا اسی طرح ایشوری کتاب بھی دنیا کے آغاز میں نازل ہوتی ہی
درمیان میں نہیں نازل ہوتی جسطرح سورج میں کوئی حصہ اندھکار کا نہیں
بلکہ کل کا کل روشنی ہی اسیطرح ایشوری گیان میں کوئی حصہ قصہ کہانی کا
نہیں بلکہ کل کا کل ودیا ہی۔

پیارے ناظرین متذکرہ بالا تحریر سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ الہام کی
ضرورت دنیا کو اسوقت ہی جبکہ دنیا میں تعلیم کا سلسلہ موجود ہو کیونکہ الہام
کے بغیر سلسلہ تعلیم چل نہیں سکتا اور یہ بھی یاد رہے کہ جس الہام کی
ضرورت ہی اسکا مکمل ہونا بھی ضروری ہی اور جو چیز مکمل ہوتی ہی اسکا
اس ضرورت کے پورا ہونے تک لاتبدل ہونا بھی لازمی ہی اور الہام
عقل کی امداد کیواسطے بنایا گیا ہی اسکے موافق ہونا بھی ضروری ہی
اور الہام جن اپردکشن باتونکی ودیا کا ہونا اِس تکمیل کا لکشن ہی کیونکہ
پرتیکش چیزیں اندریوں سے معلوم ہوتی ہیں انکے واسطے الہام
کی ضرورت نہیں ہاں اونکی سوکشم وچار کیواسطے جو اندریوں سے محسوس
نہیں ہوتا اسلئے تھوڑا ذکر اُن کا بھی لازمی ہی۔

پیارے ناظرین بیان متذکرہ بالا سے آپکو الہام کی ضرورت اور

اوسکی تعریف معلوم ہوگئی ہوگی یعنی عقل کی امداد کیواسطے الہام کی
ضرورت ہے

اور الہام ہمیشہ عقل کا معاون ہونا چاہئیے اور جو عقل کے مخالف ہے وہ
الہام نہیں کہلا سکتا اور الہام کا ہونا دنیا کے شروع میں لازمی ہے
درمیان میں نہیں ورنہ سلسلہ تعلیم چل نہیں سکتا اور اسمیں بہت سے
اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں اول اگر الہام کا ہونا دنیا کے درمیان میں
اوسے جو تو ہوگا نہیں اس سے بے انصافی پائی جاتی ہے کیونکہ الہام
کے ذریعہ سے انسان ایشور کے حکموں کو معلوم کرکے اسکے مطابق
کام کرنے سے نجات حاصل کر سکتا ہے اب جن لوگوں کے مرنے کے بعد دنیا
میں الہام آیا اون بیچاروں کی نجات کسطرح ہوئی ہوگی اگر مان لیں
اونکی نجات بغیر الہام کے ہوگئی تو الہام کی ضرورت ہی نہیں اگر
نہیں ہوئی تو بے انصافی ہے دوسرے قدرت کاملہ کے قاعدہ کے بالکل
خلاف ہے کیونکہ قدرت نے پہلے حواسوں کے معاون پیدا کئے بعد میں
حواس جب بیرونی حواسوں کے واسطے قدرت کا یہ قاعدہ معلوم
ہوتا ہے تو ضرور اندرونی طاقت عقل کا معاون بھی اسکے پہلے ہونا چاہئیے

پیاری ناظرین بعض دوست کہینگے کہ شاید قدرت کا یہ بھی قاعدہ ہو کہ
وہ اندرونی عقل کا معاون بعد میں پیدا کرے کیونکہ دنیا میں یہ عام مثل ہے
کہ الاحتیاج ام الایجاد لیکن اول کا یہ فرمانا ٹھیک نہیں کیونکہ اسکی واسطے
کوئی ثبوت نہیں اور دوسری یہ مثل تو انسانی عقل کے واسطے ہے کیونکہ انسانی
عقل محدود ہے اسکو ضرورت سے پہلے ضرورت کا علم نہیں ہوتا اسواسطے
ضرورت کے بعد وہ ایجاد کرتا ہے لیکن عالم کل کے واسطے جسکو دنیا کی
ضرورتوں کا پورا علم ہر وقت ہے اسکا قاعدہ احتیاج سے پہلے ایجاد
کرنیکا ہے۔

پیاری ناظرین الہام میں قصہ کہانی کا ہونا بھی اُسکو انسانی بناوٹ ثابت
کرتا ہے کیونکہ وہ واقعات کے بعد دنیا میں لکھے گئے اُن واقعات سے پہلے اُن کا
ہونا معدوم پس جس الہام میں قصہ کہانی پایا جاوے وہ الہام نہیں بلکہ
تواریخ ہو سکتی ہے اور الہام میں ترمیم اور تنسیخ کبھی نہیں ہوتی کیونکہ ترمیم و
گیان کی کمی کا ثبوت ہے چونکہ ایشور عالم کل ہے اُسکا گیان مکمل ہے اسواسطے گیان
میں کمی بیشی کبھی نہیں ہوتی اور الہام میں خدا کا کل صفتوں کا ٹھیک بتانا
بھی لازمی ہے جو الہام خدا کو محدود اور محتاج بالغیر مانتا ہے وہ بھی الہام نہیں

ہو سکتا مثلاً جیسے ہر ایک کام کے واسطے علیحدہ فرشتہ اور پیغمبر تبلایا گیا ہے وہ صرف
دنیا کی بادشاہوں کی حالت کو دیکھکر لکھا گیا ہے کیونکہ پیغمبر کے معنی پیغام لانیوالے کے
ہیں اور پیغام فاصلہ میں آیا کرتا ہے اور خدا اور انسان کے درمیان فاصلہ تبلانا
خدا کو محدود ٹھہرانا ہے۔ دوسرے ایجنٹ بھی محدود ہی کے ہوتے ہیں بس الہام میں
خدا کی صفات کا مکمل اور بے عیب ہونا لازمی ہے۔

اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

مفصلہ ذیل کتب نیچے لکھے مقامات سے ملینگی

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
نسخہ خبط احمدیہ	۱۴ر	رسالہ جہاد	۴ر	راہ نجات	ار
لائف پنڈت لیکھرام جی	۱۰ ار	سبھا کیا چودھری لوگ	۰۳ ر	خدا کی ہستی کا ثبوت	ار
تواریخ ہردوار مہم	۱۴ر	سکھ بھجن		ورن ویوستھا	۲ر
کتب مصنفہ پنڈت کرپارام		ویدک دھرم پرچارک	۰۱۲ ر	جیواتما کی ہستی کا ثبوت	۳ پائی
کتنی بڑی سبھا	۳ پائی	مادہ کی قدامت	۳ پائی	رشی دیانند کا پہلا حصہ	۳ پائی
وید کیسے نازل ہوئے	۳ پائی	کرم ویستھا	۳ پائی	[illegible]	۳ پائی
عیسائی مت کھنڈن	۳ پائی	الہام کی ضرورت	۳ پائی	آدمی کس کا میاکتہ	۳ پائی
نوجوانو اٹھو	۳ پائی	نسخہ تباہی ہند	۳ پائی	ہندی کی پہلی کتاب	۳ پائی
آریہ زادہ بوستھا	۳ پائی	[illegible]	۲ پائی	اردو گنگا اشنان	۳ پائی
ستیارتھ پرکاش خمسہ دوم	۳ پائی	کن تھوکوی گروہ	۳ پائی		۱۴ر

آریہ پستکالیہ مراد آباد ۲ آریہ پستکالیہ دہلی چاندنی چوک

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیاکاری دیالو اجنما نروکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیا ونکا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دہرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہیے

(۵) سب کام دہرم انوسار ارتھات ست اور است کو وچار کرکے کرنے چاہئیں

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پورک دہرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

تمام شد

آریہ سماج کی کل پستکیں آریہ بھاسکر پریس مراد آباد سے ملیں گی۔

اوم

ٹریکٹ نمبر ۱۶

وید کس پر نازل ہوئے

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی
سبھا ممالک مغربی و شمالی

جسکو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

شمس المطابع پریس مراد آباد میں چھپا

قیمت ۳ پائی　　　بقلم سوہن سروپ دیپا　　　بار دوم ۲۰۰۰

ओ३म्

وید کس پر نازل ہوئے

پیارے ناظرین اِس سنسار میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک انسان جس قسم
کے خیالات رکھتا ہے ہر ایک چیز کی ماہیت کو اُس قسم کا بتانا اپنا دھرم
سمجھتا ہے - بہت تھوڑے انسان ہیں کہ جن کو ست کی تحقیقات کا شوق ہو
اور جھوٹ سے نفرت کریں لیکن یاد رہے چونکہ انسان اِس دُنیا میں مسافرانہ
وارد ہے اور مسافر کے واسطے لازمی ہے کہ وہ ہر قدم پر اپنے پانوں کی زمین
چھوڑے - اگر وہ اسی جگہ پر قایم ہے تو کبھی منزل مقصود کا مُنہ نہیں دیکھ
سکتا اس لئے جو آدمی بلا تحقیقات ہٹ کرنیکے عادی ہو گئے ہیں اُن کو ست
اسَت کی کچھ بھی تمیز نہیں رہتی اور وہ اپنے سنسکار جنیہ اودّیا کے کارن ہمیشہ
ست سے منحرف رہا کرتے ہیں -
پیارے ناظرین آج مجھے منشی اندرمن جی کی بنائی ہوئی کتاب ویدادیرکاش

ایک سجّن پُرش کی معرفت ملی جس کو دیکھ کر میں حیران ہو گیا کہ سنسار میں ایسے
آدمی بھی موجود ہیں جو غلطی کر کے دوسروں کو بھی غلطی میں ڈالتے ہیں۔ اور
اپنی غلطی کو سچ اور دوسروں کی سچ بات کو غلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
چونکہ ایسے آدمیوں کی تحریروں سے عوام کے غلطی میں پڑنے کا شبہ ہے اسواسطے
اسکا جواب لکھنا مجھے ضروری معلوم ہوا۔

منشی صاحب نے پہلے صفحہ میں لکھا ہے۔ پس ناظرین طالب احقاق حق
وابطال باطل کی رائے پر پوشیدہ نہ ہو کہ روز ازل سے رشی و منی و پنڈت و آچاریہ
بالاتفاق یہی تحقیق کرتے چلے آئے ہیں کہ وید قدیم ہیں ہمکو برہماجی کے ذریعہ سے ملا۔

افسوس منشی صاحب نے آچاریوں کا نام تو لکھا ہے لیکن ثبوت کوئی بھی
نہ دیا۔ پیارے دوستو آفتاب چاروں وید کا بھاشیہ سوائے سائناچاریہ کے اور
کسی نے نہیں کیا۔ افسوس منشی جی نے اُسکا بھاشیہ اور دیباچہ کا درشن تک
نہیں کیا اور یوں ہی لکھ دیا کہ سب آچاریہ اس پر متفق ہیں۔ دیکھئے سائناچاریہ
رگوید بھاشیہ کی بھومکا میں لکھتے ہیں دیکھو سائن بھاشیہ چھاپہ بمبئی
صفحہ ۳۔

जीविशेषैरग्निवाय्वादित्यैर्वेदानामुत्पादित्वात् ॥

جیو ششیش۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کا دیدوں کا پرکاشک ہونیسے مہاشے

ساینا چاریہ خود ہی نہیں لکھتا اتیرے برہمن کا ایک حوالہ بھی پیش کرتا ہی۔

ऋग्वेद एवाग्ने रजायत यजुर्वेदो वायोः सामवेद
आदित्यादिति शत ब्राह्मण पंच खं ३२

کیوں صاحب کیا ساینا چاریہ برہما پر وید نازل ہونے مانتا ہی یا اگنی۔ وایو

آدتیہ آدی رشیوں پر۔ منشی جی نے کتابوں کا مطالعہ تو کیا نہیں بلا پڑھے

لکھے یہ لکھ مارا کہ ساری آچاریہ اسپر متفق الرای ہیں۔ منشی جی نے ایک آچاریہ

کا نام جس نے ویدوں پہ بھاشیہ کیا ہوا پنے ثبوت میں نہیں لکھا۔ منشی جی نے

جو جنی برادر بھاوی۔ اِس دھاتو کو لیکر یہ بات لکھی ہی کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ

نے اِن کا گرم کانڈ پر چار کیا ہوگا۔ یہ بھی اُٹپنگوں کے نہ دیکھنے کا پھل ہی

اگر آپ آچاریوں کی رای کو شاستروں میں پڑھی ہوتے تو آپ کو یہ جھوٹا

وہم نہوتا۔ دیکھو ساینا چاریہ لکھتے ہیں۔

ईश्वरस्याग्न्यादिप्रेरकत्वेन निर्मातृत्वं द्रष्टव्यं

یہاں پر منشی جی کا آچاریہ تو اگنی آدی کا پریرک ہونے سے ایشور کو وید کا

نرماتا ٹھہراتا ہی اور منشی جی اُسکے خلاف اپنے کیول کلپنا سے برہما سے

اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کا پڑھنا بتلاتے ہیں =

پیارے ناظرین آپ انصاف کریں کہ آچاریہ کی رای کے خلاف سوامی جی ہیں یا منشی جی۔ جب سایناچاریہ چاروں ویدوں کا بھاشیہ کرتا منشی جی کی رای کو جھوٹا بتلا رہا ہے تو سمجھ لیجئے کہ منشی جی کا یہ فرمانا کہ سب آچاریہ اس پر متفق ہیں۔ ٹھیک نہیں۔

منشی جی نے گایتری اپنشد کو بھی نہیں دیکھا ورنہ معلوم ہو جاتا کہ برہما ویدوں سے پیدا ہوتا ہے یعنی وید کے پڑھنے سے برہما بنتا ہے =

गायتری اپنشد — वेदात् ब्रह्मभवति

جسکا ارتھ یہ ہے۔ کہ ویدوں سے برہما ہوتا ہے نہ کہ برہما سے وید۔ جبکہ اگنی آدی سے تو ویدوں کی اُتپتی مانی جاتی ہے اور ویدوں سے برہما کی تو اسحالت میں آپکا لکھنا کسطرح ماننے کے لایق معلوم نہیں ہوتا

صفحہ ۵ منشی جی نے سوامی جی کا لکھا ہوا شت پتھ کا ایک واکیہ پیش کیا ہے۔

अग्नेर्वै ऋग्वेदो जायते वायोर्यजुर्वेदः सूर्य्यात्सामवेदः

منشی جی کا اسپر اعتراض یہ ہے کہ वै شبد شرتی میں نہیں اور سوریات کی جگہہ آدتیات ہے۔ پیارے دوستو वै اور वा مرادف لفظ ہیں

اور اتیریہ براہمن کی شرتی میں रात शब्द موجود ہے جسکے معنی نتیجہ یعنی یقینی کے
ہیں۔ پھر آپکا فرمانا کسطرح ٹھیک مانا جا سکتا ہے کیونکہ سدّ معانت میں تو کچھ
بھی فرق نہ آیا۔ رہا سورج اور آدتیہ یہ بھی مرادف لفظ ہیں۔ اس سے
بھی آپکا کچھ مطلب حاصل نہوا۔ اور جو آپ کہتے ہیں۔ اجاپتے شبد پڑھا ہے
وہ بھی اس شرتی میں موجود ہے۔

اور صفحہ ۱ میں منشی جی فرماتے ہیں کہ سوامی جی نے جو اگنی وغیرہ کو
مہرشی لکھا ہے یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ویدوں میں ان کو دیوتا کہا گیا ہے کہ
جسکے ثبوت میں آپ یہ منتر پیش کرتے ہیں۔

अग्निर्देवता वातो देव सूर्य्यो देवता चन्द्रमादेवता ॥

منشی جی کی اس تحریر نے تو ثابت کر دیا کہ سچ مچ منشی جی کی رائے کو ہٹ
نے اپنا گھر بنا لیا تھا کیونکہ انھوں نے جڑ وسو دیوتاؤں کے واسطے جو ویدوں
میں پرمان تھا بلا مطلب پیش کیا ہے۔ سایناچاریہ اپنے بھاشیہ میں تو اگنی۔
وایو اور آدتیہ کو جیو وشیش بتلا رہے ہیں۔ لیکن منشی جی اس کے ورودھ یہ سمجھکر
کہ نہ تو چندرماں جیو وشیش ہے نہ سورج جیو وشیش ہے بلکہ جڑ پدارتھ ہیں انکو
جیووں کے استھان میں بتا رہے ہیں۔ بلکہ صفحہ ۲۵ میں تو منشی جی نے

یہی منتر پیش کر کے صاحب لکھا ہے کہ برہما جی سے اگنی۔ وایو۔ سورج آدی کو پیدا کیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ منشی جی اس تحریر سے پہلے اس شرتی کے ارتھوں کو گرو سے پڑھ لیتے۔

तस्मात् वा एत स्मात आत्मनः आकाशः स
म्भूतः आकाशाद्वायोरग्निरग्नेरापः अद्भ्यः
पृथिवि पृथिव्या आषधयः औषधि भ्यो -
ऽन्नम् अन्नाद्रेतः रेतसः पुरुषः

پیارے دوستو چونکہ برہما پرش ہے اسواسطے وہ اگنی آدی بسو دیوتاؤں سے بہت پیچھے پیدا ہوا۔ منشی جی کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ شرتی کے موافق جل اگنی کے بعد پیدا ہوا اور آپکے برہما جی بموجب پرانوں کے کمل سے جب پیدا ہوئے تب اُن کو چاروں طرف جل ہی جل نظر آیا۔ بھلا اب سوچیے برہما سے پہلے جل اور جل سے پہلے اگنی تھی یا نہیں۔ جناب منشی صاحب جب شتپتھ میں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ سے وید اُتپتی تاتپ ... منو نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔

अग्नि वायु रविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम्
दुदोह यज्ञसिध्यर्थ मृग्यजुः साम लक्षणम् ॥

ایتری برہمن بھی اگنی ۔ دایو سے ویدوں کا برادربھاو مانتا ہے اور گوپتہ برہمن میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

अग्ने ऋग्वेदं वायार्यजुर्वेद मादित्यात्सामवेदम्

اگنی سے رگوید پیدا ہوا اور وایو سے یجروید اور آدتیہ سے سام وید پیدا ہوا جس کہ صاف لفظوں میں پایا جاتا ہے کہ اگنی ۔ وایو ۔ آدتیہ ۔ انگرا رشیوں پر وید نازل ہوئی ۔ گوپتہ برہمن میں جو سلسلہ برہم پرماتما سے لیکر اگنی ۔ وایو ۔ آدتیہ ۔ انگرا تک قایم کیا گیا ہے اسمیں کہیں برہما کا نام تک نہیں اور انگرا کو تو صاف لفظوں میں رشی تحریر کیا گیا ۔ جبکہ اتھروید کا پیدا کرنا یا پرکاش کرتا ۔ انگرا نامک رشی ہے تو پھر کسطرح کہا جا سکتا ہے کہ اگنی آدک رشی نہیں ہیں ۔ اور ویدوں کا پرکاش سوائے چیتن کے ہو نہیں سکتا ۔ اور جھوتک اگنی وایو ادتیہ اچیتن ہیں ۔ ہاں اگنی ۔ وایو ۔ آدتیہ ۔ انگرا کیواسطے لفظ دیوتا بھی آسکتا ہے کیونکہ دیوتا ودوان کا نام ہے اور بھوتک اگنی وایو اور سورج کو بھی دب گن والا ہونے سے دیوتا کہہ سکتے ہیں ۔

گایتری اپنشد سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ وید سے برہما بنتا ہے یعنی وید آدھین سے برہما کہلاتا ہے تو اس اوستھا میں ان ساری

پُستکوں کے پرمانوں کے خلاف اُپنشد کا مقابلہ ہی کیا ہی اور اِس شُرتی
کا ارتھ یہ ہو سکتا ہی =

योब्रह्माने विदधाति पूर्वं योवेदांश्च प्रहिणो· तितस्मै ॥

جس نے برہما کو پورو کال میں پیدا کیا یعنی چاروں وید بذریعہ اگنی آدی
اُس کو پڑھا کر برھما بنایا ورنہ ویدوں کے بغیر تو وہ برہما ہو نہیں سکتا اور
پوروش برنسبتی ہی۔ چونکہ شوتیا شوتر کے بنانیوالے سے برھما پہلے پیدا
ہوئے اسیواسطے اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ سب سے پہلے پیدا ہوئے۔
اِس کے واسطے کوئی منتر پرمان نہیں۔

ब्रह्मादेवानो प्रथमोवभव ॥

برھما دیوتوں میں پہلے پیدا ہوا جسکے معنی اول ہونے کے ہیں جیسے کسی
کی یوگیتا کو دیکھ کر کہا جاتا ہی۔ یہ سب میں اول ہی۔ اِسکے معنی یہ ہوتے
ہیں کہ یہ سب سے یوگیہ ہی۔ برہما سمپورن وِدوانوں سے زیادہ وِدوان
ہیں اسواسطے کہا گیا کہ برہما دیوتوں میں اول نمبر پر ہیں۔ یا سنسار میں
جسقدر وِدوان ہونگے برہما اُن سب کے شرومنی ہوگا کیونکہ برہما چاروں

وید کا گیان ہوتا ہی باقی اس سے کم ہو گئے اصول سطے جہاں پر تھم ادی
کا باچک نہیں بلکہ یوگیتا کا بتلانیوالا ہی ۔

اور آپ نے جو منو کا ارتھ اُلٹا کیا ہی یہ آپکی زبردستی ہی دہاتو کے انیکارتھ ہونے سے کیا کوئی درودھی ارتھ بھی نکال سکتا ہی۔ کیا کہیں دودہ دہاتو دا ارتھ آجتک کسی نے استعمال کی ہی۔ اگر کی ہے تو اسکا اوداہرن دیجئے۔ ورنہ اس جھوٹے دعوی سے باز آئیے اگرچہ دیاکرن میں دہاتو یعنی مصدر کے متعدد معنی ہوتے ہیں لیکن متضاد نہیں ہو سکتے چونکہ دینا اور لینا مخالف ہیں۔ کون آدمی ہی کہ کہا جاوے کہ گاے سے دودہ دوہا گیا اور معنی یہ لئے جاویں کہ گاے کو دودہ دیا گیا۔ منشی جی یہاں کلوک ہٹ اور سوامی جی کا ارتھ ٹھیک ہی اونچی دکھتی ہی۔ آپ نے جو شاستر گیان شونیہ ہو کر لکھ مارا یہ آپکی بھول ہی اور آپ نے جو پراشر سوتر وغیرہ کی پرمان دئے ہیں وہ ایک دوسرے کے مخالف ہونیسے پرمان نہیں اور اسنبھو بھی ہیں۔ کیونکہ کہیں آپ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶ میں برہما جی کا بیٹا ٹھہراتے ہیں۔ اور کہیں صفحہ ۳ میں برہما جی کے بیٹے کا وسہ بتلاتے ہیں۔

منشی صاحب نے جو یہ لکھا ہی کہ اگنی آدی رشی آدمیتی سے پہلے برہما جی

کے پاس وید تھے تو اس کے واسطے پرمان دینا چاہیئے ورنہ آپ کا کہنا
ثابت نہیں۔ اور جو سانکھیہ کا سوتر آپ نے پیش کیا ہے وہ برہما کی
سرشٹی کا آدی نہیں بتلاتا بلکہ اُسکے گیان وان ہونے سے مراد ہے ۔
اور یہ ہے

आ ब्रह्मा स्तम्ब पर्यन्त तत्कृते सृष्टि रविवेकात

کا مطلب یہ ہے یعنی اعلیٰ درجے کے گیانی چاروں وید کے وکتا برہما سے
استھاور تک جسقدر سرشٹی ہے وہ سب پُرش کے لئے ہے۔ رہی یہ بات
برہما نے برہم ودیا اتھروا دی کو پڑھایا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ برہم ودیا
سے مراد اُپنشدوں سے ہے ویدوں سے نہیں۔ چونکہ یہ برہما دی
نے برہمن گرنتھ بنائے اور اُپنشد بھی برہمن گرنتھوں سے نکلیں جیسے
برہدارنیک اُپنشد شت پتھ برہمن کا ایک کانڈ ہے اسواسطے برہما جی نے
اتھر رشیوں کو پڑھائے۔ منشی جی نے جو تطبیق کی ہے وہ سراسر اتیری برہمن
کے خلاف ہے اور سائنا چاریہ کی رای کے بھی برخلاف ہے۔ ایسے
گاتیری اُپنشد شت پتھ کے مخالف ہونے سے بالکل غلط ہے۔
اور منشی جی جو سنگیا یا نام آدی کا کارن برہما کو مان کر یہ لکھتے ہیں کہ

اگنی۔ وایو۔ آدتیہ آدی نام برہماجی نے رکھے۔ یہ تو صاف ثابت ہے
یہ سنگیا کرم برہمن گرنتھوں میں ہے جیسا کہ مہرشی کناد بشیشک شاستر
میں لکھتے ہیں۔

ब्राह्मणे संज्ञा कर्मनि ॥

یعنی سنگیا وغیرہ کا پرچار برہمن گرنتھوں میں ہے۔ اگر منشی جی یہ کہیں کہ برہما
سے پہلے اگنی۔ وایو۔ آدی نام کس نے رکھے تو میں کہتا ہوں کہ برہما
نام کسطرح رکھا گیا۔ یہ اعتراض دونوں طرف برابر ہے۔

افسوس منشی جی کو لکھتے وقت تعصب کے سبب آگا پیچھا یاد نہ رہا
ایک جگہ خود اگنی کو تپشی لکھا اور دوسری جگہ اُن کے رشی ہونے پر اعتراض
کیا اور کہا کہ ویدوں میں دیوتا مانے گئے ہیں رشی نہیں۔

پیارے ناظرین۔ اسطرح جب آدمی جب تک کسی چیز کی اصلیت
معلوم نکرے تب تک اُسے اُسکا ٹھیک گیان نہیں ہوتا اور جب
ٹھیک گیان نہ ہو تب تک ... پر عمل نہیں ہو سکتا اور جب تک عمل نہ ہو
تب تک آتما کو شانتی نہیں ہوتی۔ جب تک آتما کو شانتی نہیں ہوتی
تک منش ہٹ اور ضد سے بچ نہیں سکتا اور اُس کو پرانے سنسکار دل

کے موافق ہمیشہ اودیا سے تکلیف ہوتی ہے اور دوسری جو اودیا سے
خود غرضی پیدا ہو جاتی ہے اسکا علاج بھی ودیا ہے۔

میں نے یہاں تک تنکوں کو دیکھا تو ان میں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ
انگرا رشی ویدوں کا نازل ہونا بتایا گیا ہے اور یہ ٹھیک بھی ہے کہ جو رشی
سرشٹی کی آد میں پیدا ہوتے ہیں انکو بسبب مکتی سے واپس آنے کے نسدہ
سنسکار اور سمجھنے کی شکتی ہوتی ہے اور انھیں کے دلوں میں پرماتما ویدوں کا
اپدیش کرتے ہیں۔ اور برہما تو چاروں ویدوں کے جاننے والے کا نام
ہے وہ ہر ایک یگیہ میں اپنی لیاقت کے مطابق بنایا جاتا ہے اسواسطے
برہما کے ہمیشہ بنتے ہیں اور اگنی آدی کے سرشٹی کی آد میں پیدا ہونے
سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں کا پرکاش انھیں مہاتماؤں پر ہوا۔
اصلیت کے واسطے ویدوں کے ہر ایک بھاشیہ کار نے ویدوں کا اگنی۔ وایو۔
آدتیہ۔ انگرا۔ رشیوں پر نازل ہونا مانا ہے برہما پر نہیں =

پیارے ناظرین جب تک ہمیں مستند گرنتھوں سے اس بات کا
ثبوت نہ ملجاوے تو کسطرح کوئی بدھی مان پرش اسکو تسلیم کر سکتا ہے
اور دیدانوکول مستند گرنتھوں میں برہما پر ویدوں کے نازل ہونے کا

کہیں ذکر ہی نہیں اسول سطے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وید اگنی رِوایو آدتیہ
انگرا پر نازل ہوئے جب تک مخالف لوگ کوئی مستند پرمان اسکی تردید
میں نہ پیش کریں بیشک ہر ایک آدمی کو یہ ہی ماننا پڑتا ہے۔

پیارے ناظرین آپ کوشش کریں کہ سنسار میں ویدوں کا پرچار
زیادہ ہو تاکہ وید کے وہ مسائل جو آج عام لوگوں پر ظاہر نہ ہونے کے
باوجود اپنی عمدگی کے سنسار کو فائدہ نہیں پہونچا سکتے اُن سے سنسار
کو فائدہ پہونچے اور لوگ ویدو نکلے ابھیاس سے اپنی بدھی کو
سُدھار کر اپنی آتما کی شانتی حاصل کریں دُنیا کی خود غرضی

وغیرہ بیماریوں سے بچکر سنسار میں پراوپکار
کرتے ہوئے انت کو مُکتی سُکھ
کو حاصل کریں =
اوم شانتی۔ شانتی
شانتی

مفصلہ ذیل کتب آریہ پستکالیہ الہ آباد و دہلی سے مل سکتی ہیں

انکے سوا اور بھی کتب ہیں

نسخہ خبط احمدیہ	رسالہ جہاد	راہ نجات	لائف پنڈت گورودت ایم اے
عہ/	۴ر	ار	۱۰ار
تاریخ ہردوار	سبھا پرشن	چودھری نول سنگھ کے بھجن	خدا کی ہستی کا ثبوت
۴ر		۰۳ر	ار
ویدک دھرم پرچار	مادہ کی قدامت	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	مکتی بیوستھا
۱۲ار	۶ا	۳ا	۳ا
ایشور وچار پہلا حصہ	الہام کی ضرورت	رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا	
۳ا	۳ا	۳ا	
عیسائی مت کھنڈن	نسخہ تباہی ہند	اردو گنگا اشنان	
۳ا	۳ا	۳ا	
ایشور وچار حصہ دویم			
۳			

آریہ سماج کے اُصول

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانی جاتی ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو ادھار۔ سرویشور۔ سروویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پورک دھرمانوسار یتھایوگیہ ورتنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

کتبہ منوہر سروپ ورما

B P Gupta

ٹریکٹ نمبر ۲۰

آتمارام جینی کے پول پٹ

جسکو کرپارام شرما جگرانوی انریری اُپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے
تیار کرکے پرکاشت کیا

بار اول ۱۰۰۰

قیمت ۳ پائی

امپیریل بک ڈپو پریس دہلی میں باہتمام لالہ رگھبر دیال مینیجر طبع ہوا

۱

اوم

آتمارام جینی کی پول

پیارے ناظرین آج مجھے آتمارام جینی کا بنایا ہوا گرنتھ اگیان تمربھاسکر نامک ایک مہاتما کے ذریعہ سے ملگیا ہیں نے اس خیال سے کہ بہت آدمیوں کی زبانی آتمارام جی کی تعریف سُنی تھی جس سے خیال تھا کہ یہ شخص کچھ پڑھا لکھا ہوگا لیکن اس گرنتھ کے دیکھنے سے آتمارام جی کی علمیت کے بجائے جہالت کا ثبوت ملگیا اور دیکھا کہ اسکا نام بعینہ اس قسم کا ہے جیسے پنجاب دیش میں نائی کو راجا کہتے ہیں اور اگر بابا آتمارام کی یہی لیاقت ہے کہ جو اس گرنتھ سے معلوم ہوتی ہے تو بیشک کہنا پڑتا کہ دنیا کی جہالت نے اس قسم کے اگیانی منشوں کو اس بات کا حوصلہ دیا ہے کہ وہ اپنی آپ کو پنڈت کہلا سکیں سچ مچ ان سورکھ اور ان پڑھ سنیوں نے جین آچاریوں کی تعریف کرکے اس مثال کو صادق کردیا ہے کہ اندھیر نگری چوپٹ راجا ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔ چونکہ آریہ سماج کا اُدیش اودیا کا ناش

ودیا کی اونتی کرنا ہے اسواسطے ہمیں اس آچارج کی اودیا پر لکھنا پڑا
پیارے دوستو آپ اپنی کتاب کے صفحہ اول کی سطر ستارہ میں لکھتے ہیں
گوتم کپل پتنجل کنا و کبیر نانک صاحب دادو جی غریب داس پریکھہ ستا
پستکوں نے ویدوں سے الگ اپنی مت کے پستک سنسکرت پراکرت
بھاشا میں بنائے ہیں تو بھی رتن کے سمپردائی والے دس بیس آدی
تک اپنے مت کے پستکو نکو بانچ کر ادہر ادہر پھر پھرا کر انت
پھر ویدوں ہی کا شرن لے لیتے ہیں +
پیارے ناظرین جین باباجی کے اس لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ
باباجی نے سوپن میں ان مہاتماؤں کے بنائے گرنتھوں کے
درشن تک نہیں کئے کرتے کس طرح یہہ گرنتھ سنسکرت میں اور
یتھارتھ بھاشا کا گیان بھی نہیں رکھتے صرف ان بُڑھ جینیوں
اکثر مہا چارج بن بیٹھے اب ہم باباجی کے لیکھ کا متھیا ہونا اُن
رشیوں کے گرنتھو کے پرمان دیکر دکھلاتے ہیں کہ ان رشیوں نے
ویدوں کے وردہ گرنتھ لکھنے یا مت بنانے کا سوپن میں بھی خیال
کیا پہلا رشی جسکا کہ نام جین باباجی نے لکھا ہے گوتم ہے اور لیے

نمانے ورشن عین ویدوں کی تحقیقات کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں۔
پیارے ناظرین جیا تما گوتم رشی۔ پرتیکش۔ انومان۔ شبد۔ اُپ
یہ چار پرمان مانتے ہیں اور شبد سے زیادہ تر وید کی مراد لیتے ہیں
جہاں اُنھوں نے شبد پر بکشا شروع کی وہاں لکھتے ہیں۔

प्रामाण्यमनृत व्याघात पुनरुक्त दोषेभ्यः ॥

پورب بکشی سوال کرتا ہے کہ شبد اپرمان ہے کیونکہ اُس میں انرت
یعنے جھوٹی بات کا ہونا۔ دوسرے (بیاگھات) یعنے اپنی بات کو
کاٹنا۔ تیسرے (پونروکتی) یعنے ایک بات کو بلا مطلب کئی دفعہ
لکھنا یہ دوش چونکہ شبد میں دیکھے جاتے ہیں اسواسطے شبد کو پرمان
نہیں ماننا چاہئے۔ اسپر بھاشیہ کار یعنے باتسیاین منی نے بہت
واکیہ پیش کئے ہیں۔

स्वर्गकामो यजेत

یعنے جسکو سورگ کی خواہش ہو وہ یگیہ کرے۔ استہالی مُلاک بنائے
تو وہ بخود جھوٹا ہو جائیگا کیونکہ ایک ظاہری پھل والے واکیہ کو
دیکھا کہ وہ غلط ہے تو جس کا پھل ظاہر نہیں وہ غلط ہی مانا جائے

جواب دیا تھا گوتم جی دیتے ہیں -

कर्तृसाधनवैगुण्यात

کرنیوالوں کے سامان کے اختلاف سے جہاں تم یگیہ کرنے سے لڑکا
ہوتا نہ دیکھو وہاں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ یگیہ کرنے سے لڑکا نہیں
ہوتا اور یہ وا کیہ جھوٹ ہے کیونکہ یگیہ اعلیٰ چکتسا یا ڈاکٹری کا نام
اگر ڈاکٹر کو کم علم ہو اور اُس کے علاج سے بیمار راضی نہو تو کیا
ڈاکٹری جھوٹ ہوجائیگی یا ایک نسخہ بسبب خراب دواؤں کے
خراب ہونیکے یا بنانے والے کی جہالت سے کم زیادہ گرمی
سردی لگنے اگر اوس کتاب کے خلاف اثر کرے جس میں کہ اوسکی
تعریف لکھی ہے تو ایسی حالت میں کوئی عقلمند آدمی جبکہ اُسے اس
کا علم ہو کہ دوائی بازار سے اچھی نہیں ملی یا بنانیوالے نے ٹھیک
نہیں بنایا اوس کتاب کو غلط کہہ سکتا ہے ہاں جاہل اور بے عقل
اسباب کامیابی کے اختلاف کو نہ سمجھتے ہوئے جھٹ اوسکو جھوٹ
کہنے کو تیار ہوجاتے ہیں یہی حالت اُن لوگوں کی ہے کہ جنھوں نے یگیو نکے
اسرار کو نہیں سمجھا اور مورکھ براہمنوں کو ہر ایک یگیہ میں ایک ہی قسم کی

ساگمری کے استعمال سے جو ناکامیابی ہوتی ہے اوسکو دیکھکر وہ یگیہ
کی نندا کرتے ہیں ہمارے خیال میں جین آچارج بھی اسی قسم کے
آدمیوں میں شامل ہیں کہ جنھوں نے نہ تو کبھی ویدوں کو پڑھا اور
نہ کبھی یگیوں کے مفید عام اصول کو سوچا صرف بام مارگی لوگوں کو
یگیہ میں ہنسا کرتے دیکھکر یہ سمجھ لیا کہ وید میں ہنسا ہے۔

پیارے ناظرین مہاتما گوتم منی نے اپنے شاستر میں ویدوں کی
نسبت بحث کرکے آخر اس سوتر میں ویدونکو صاف لفظوں میں پرمان
تسلیم کیا ہے۔

उर्वेदवच्च प्रमाराय:मन्त द प्रमाराण्यमाप्त प्रमारायात्व

یعنے منتر جو وید ہے وہ آیوروید یعنے ویدک کی دوائیوں کی طرح
ہے جس طرح ہر ایک دوائی کی تاثیر اوسکے استعمال سے لازمی ہے
بے موقع یا موقع استعمال حکیم کی عقل پر منحصر ہے اسیطرح وید کی
بالکل درست ہے لیکن سپھل ہونا کرنے والے کے گیان پر منحصر
پیارے دوستو جینی بابا جی کپل کو بھی ویدوں کے دوہی لکھتے ہیں لیکن
کپل سوتر سوین میں بھی نہیں پڑھے ورنہ کپل جی کا تو بڑا ہتھیار ہے وید ہے

नपरिच्छिन्नंसर्वोपादानं

محدود چیز سارے جگت کا اپادان کارن نہیں ہو سکتی - اس کے لئے دو دلیل دیتے ہیں -

तदुत्पत्तिश्रुतेश्च

کیونکہ شرتی یعنے ویدوں میں محدود پدارتھوں کی پیدائش سُنی گئی ہے - ...رے بعض جینی بھائی کہہ اوٹھینگے کہ محدود کی پیدائش لوگ میں سُنی گئی ہے وید میں نہیں - لیکن یہہ اونکا کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ سانکھ کار وید کو اپورکھ واکیہ مانتے ہیں -

अपोरूषेपवेद:तत कर्तु पुरूषस्या भावात ।।

وید اپورکھ ہے کیونکہ اسکا کرتا کوی منش ہو ہی نہیں سکتا اسکے آگے بہت سے دلیلیں دیتے ہیں اور کپل جی نے جہاں مکتی سے پونر اورتی کا ابھاو ہے وہاں صاف طور پر شرتی کا حوالہ دیا ہے -

नमुक्तस्य पुनर वन्धयोगोऽना वृत्ति श्रुते ।।

کپل جی کہتے ہیں چونکہ شرتی میں مکتی سے پونر اورتی نہیں مانی گئی اسواسطے مکتی کا بدھ کے ساتھ یوگ نہیں ہوتا -

پیارے دوستو مہاتما کناد جی نے اپنی سوتریں بھی وید کو پرمان مانا ہے اونکی گرنتھ کا تو آدھار ہی وید ہے جینی باباجی کا کناد جی کو ویدکا درد وہی بتلانا تو اونکی مورکھتا کا پورا نشان ہے۔

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यं

یعنے ایشر کا وچن یا تتو گیان کے موافق دھرم تبلانیوالا ہونیسے آمنائے یعنے وید کا پرمان ہے اور آگے چلکر مہاتما کناد کہتے ہیں۔

बुद्धिपूर्वा वाक्कृतिर्वेदे

یعنے وید عقل کے موافق ہے اوسمیں خلاف عقل کوئی بات نہیں۔ اسیطرح پچاسوں باتیں لکھکر کناد جی پھر ۳ سوتر کو دوبارہ اپنے پستک کے خاتمہ لکھا ہے جو اونکے وید میں تاگتی کو ظاہر کرتا ہے۔

پیارے ناظرین ایسا ہی پتنجلی بادرائن وغیرہ مہاتماؤں نے وید کے مخالف گرنتھ نہیں بنائے بلکہ وید کے منتروں کو کٹھن سمجھکر عام لوگوں کو اونکا فائدہ پہنچانے کے واسطے خاص وید انوکول باتوں کا اپدیش کیا ہے جینی باباجی نے بنا ان مہاتماؤں کے گرنتھ دیکھے صرف بھنگڑوں کی دنت کتھا سنکر لکھ مارا ہے جیسا کہ وہ خود صفحہ ہی میں لکھتے ہیں کہ دنت کتھا

سنا جاتا ہے کہ گوتم نے بنائے درسشن صرف ویدوں کے کھنڈن کے
واسطے ہی بنایا افسوس جینی باباجی کو یہہ خیال نہیں رہا کہ جب کہ گوتم جی
کا بنائے صاف طور پر موجود ہے اسکے خلاف تمہارے بھنگڑوں والی
دنت کی گنتی کون سنیگا۔ جینی باباجی ویدوں پر بھی ہنسا کا الزام لگاتے
ہیں اور اُنکے ثبوت پرمان ایک بھی نہیں دیتے دیکھو صفحہ میں باباجی نے
بھاگوت کا نام تو لوگوں کو دھوکا دینے کے واسطے لکھدیا لیکن سکندہ ادہیائی
وغیرہ کا پتہ ندارد۔ کوئے میں اینٹ پھینک باباجی کنارہ ہوئے جینی بابا
جی کو چاہئے تھا کہ اسجگہہ کوئی وید منتر پیش کرتے جس سے معلوم ہوتا
کہ آیا ویدوں میں ہنسا ہے یا نہیں۔ جینی باباجی جو لال بجھکڑ کی طرح
یگیہ شبد کو ہے ہنسا میں استعمال کرتے ہیں یہہ اونکی مہا مورکھتا ہے
کیونکہ یگیہ شبد یج دھاتو سے بنتا ہے جسکے تین ارتھ ہیں۔ دیو پوجا
سنگتی کرن اور دان کیوں باباجی یج دھاتو کے ارتھوں میں کہیں
پشو ہنسا کا نام نہیں یہہ آپ نے ویاکرن اور وید کے داددا اپنے
من سے گھڑ لیا ہے۔
باباجی وید میں یگیہ کا دوسرا نام ادہور ہے جسکے معنے ہنسا رہت کے

ہیں جب یگیہ کہتے ہی ہنسا رہت کو ہیں تو تمہارا کہنا سوائے پاگلوں کی گپ کے کس گنتی میں آسکتا ہے کیونکہ سائنیاچاریہ نے بھی اوہو رکے معنے ہنسا رہت کے لئے ہیں۔ آگے چلکر صفحہ میں باباجی نے بھاگوت کے دو پرمان دیئے ہیں لیکن ان پرمانوں سے ویدوں میں ہنسا ثابت کرنی باباجی کی مہا مورکہتا ہے کیونکہ اول تو بھاگوت نہ تو ویدونکا کوئی انگ ہے اور نہ ہی ویدک لوگوں کی نظر میں کوئی پرمانک کتاب ہے بلکہ بہت سے لوگ تو اس کو گپت جینیوں کی تصنیفات سمجھتے ہیں کیونکہ اول تو اس کے شروع میں لکھا ہے کہ ویاس جی کو باوجود وید پڑھنے اور اٹھارہ پران اور مہابھارت بنانے کے شانتی نہ ہوئے تب اونھوں نے بھاگوت بنایا کہ اس طرح کا وید نندک تو سوائے جینیوں کے اور کوئی نہیں سکتا کیونکہ ویدک لوگ تو ویدونکو دھرم کے وشئے میں سب سے زیادہ پرمان اور شانتی دایک مانتے ہیں اور بھاگوت آدے پرانوں میں جو بدھ کو اوتار بنایا گیا یہ صرف جینی پوران کرتا کے سبب سے ہوا ورنہ کس طرح کوئی براہمن یا ویدک پرش ایشور کی اس طرح پر نندا کرتا کہ وہ ایشر خود ہی وید کو پرکاش

کرتا ہے اور وید نندک کو ناستک مانا جاتا ہے اور خود ایشور ہے
وید اور وید وگت یگیہوں کی نندا کرتا ہے پیارے دوستو اوتاروں
کا مسئلہ جو کہ ویدوں سے بالکل خلاف ہے اور بدھ جو کہ وید۔ ایشر
درن آشرم کا نیم۔ اور یگیہ کا نندک ہے اسکو ایشر ماننا سوائے
ناستکوں کے اور سے ممکن بھی نہیں گپت جینی پوران رچنے والے
نے ایشر کی جسقدر نندا کی ہے اوسکی کوئی حد نہیں۔ پیارے دوستو
پورانوں کے بیاس کرت نہونے میں یہہ پرمان بہت زبردست ہے
کہ پورانوں میں بدھ کا ذکر ہے اور بدھ کو اوتار مانا گیا ہے اور
بدھ بیاس جی سے بہت زمانہ پیچھے پیدا ہوا جبکہ بیاس کے زمانہ میں
بدھ پیدا ابھی نہیں ہوا تھا تو اوس کا نام آنا صاف ثابت کرتا ہے
کہ یہ پوران ویاس نے نہیں بنائے۔
جب ویاس نے نہیں بنائے تو اور کس نے بنائے اسکا جواب پورانوں
کے شروع سے آخیر تک پڑھنے سے صاف ملجاتا ہے کہ پوران جینیوں
نے بنائے کیونکہ پورانوں میں ایشر کے ہر ایک اوتار اور ہندوں
کے کل دیوتاؤں کی نندا تو موجود ہے لیکن بدھ کی بڑائی تعریف

کی اور اوسکو ایشر کا اوتار بتلانے کے کچھ نہ. انہیں اس سے صاف ثابت ہے کہ اسکا بنانے والا کوئی بودھ یا جینی ہے دوسرے بات یہ ہے کہ کپل. رکھبدیو وغیرہ کو جو وید نندک جینی تھے ایشر کا اوتار بنا دینا بھی سوائے جینیوں کے کس ویدک سے ہو سکتا ہے سو اگر پورانوں میں یہ کہا ہو کہ ویدمیں ہنسا ہے یا پہلے اس سے کرتے تھے یہ تو صرف جینیوں نے لوگوں کو ویدوں سے ہٹا کر اپنے ناستک مت میں داخل کرنے کے واسطے لکھا ہو گا. ہمیں جینی بابا جی کے لیکھ سے یہ معلوم ہو گیا کہ باباجی کا حافظ بسبب جھوٹی کلپنا کرنے کے بگڑ گیا تھا جس سے اونکو آگے پیچھے کا گیان نہ رہا. صفحہ آٹھ میں باباجی لکھتے ہیں کہ وید جڑ مول میں ایک نہیں تھا انیک رشیوں پاس انیک منتر تھے وہ منتر اکٹھے کر بیاس جی نے چار نام رکھے وغیرہ جینی باباجی نے یہ لیکھ صرف عیسائیوں کی کتابوں سے لیا ہے اور اُسکے واسطے کوئی پرمان نہیں دیا اسواسطے باباجی کا لیکھ صرف گپ سے ادھک نہیں.

پیارے دوستوں باباجی کے لیکھ کو ہم صرف اسی لئے غلط

نہیں کہتے کہ اُنھوں نے عیسائیوں کے لیکھوں سے لیا ہے یا
کوئی پرمان نہیں دیا بلکہ باباجی نے خود اپنے قلم سے اپنے
پُستک میں کھنڈن کیا ہے آپ صفحہ ا میں لکھتے ہیں۔ شری
کہب دیو جی نے پرتھم اس اوسرپنی کال میں سب طرح
کی ودیا پرجا کے ہت واسطے بھارت ورشیوں کو سکھلائے
اور شری کہب دیو کے بڑے بیٹے بھرت نے آدیشر
رکھب دیو کی ستوتی گرہست اور گرہستہ دھرم کے نزدیک
چار وید بنا کے بہت سوشیل دھار سک شراوکوں کو
سکھلائے اور کہا کہ تم ان چاروں ویدوں کو پڑھو اور
پرجا کو گرہستہ آشرم دھرم کا اپدیش کرو تب وہ شراوک
پور بوگت کام کرنے سے براہمن نام سے پرسدھ ہوئے وغیرہ
پیارے دوستو جینی باباجی پہلے تو مانتے ہیں کہ وید تھے وید نہیں ہے یہاں
اگر یہ مانا کہ چاروں وید تھے اور بھرت نے بنائے تھے
اب جینی باباجی اور اُن کے چیلوں کو چاہئے کہ اپنے بھرت
کے بنائے ہوئے چاروں ویدوں کو لاکر ان ویدوں سے

مقابلہ کریں تاکہ معلوم تو ہو کہ جینی باباجی اور اُن کے
آچارج کو کہاں تک ودیا اور وچار شکتی ہے جینی لوگ صرف
سُنی سُنائی دنت کتھاؤں اور بام مارگ سکے کاموں
کو دیکھ کر موکھتا سے ویدوں پر الزام لگاتے ہیں اور اُن کے
آچارجوں میں کوئی بھی ایسا پنڈت نہیں ہوا جس نے کچھ
بھی اپنی آنکھ سے دیکھ کر لکھا ہو ہاں پراکرت بھاشا تو
یہ لوگ ضرور جانتے تھے اور وہ اُس وقت عام گنواروں
کی بھاشا بھی تھی ۔

اگر جینی آچارج سنسکرت پڑھے بھی ہوتے اور دیکھتے
کہ ویدوں میں تو مانس کھانے والوں کو قتل کا ڈنڈ دینا
لکھا ہے اور ہنسک کو راکشش بتلایا ہے لیکن افسوس
تو یہہ ہے کہ معلوم تو وہ کرے جو خود محنت کرے اور
یہ لوگ ٹھہرے براہمنوں کے دشمن اور سنسکرت ودیا
بغیر براہمنوں کے کسی قوم میں اس قدر رہی نہیں جس سے
یہ پڑھ لیں اور براہمن لوگ ان کو ناستک سمجھ کر

پڑھاتے نہیں بس اس سے یہہ جینی باباجی جھوٹ موٹ ویدوں کی نندا پر کمر کسے بیٹھے ہیں اور اپنے ہی پورانوں کے حوالے دیکر ویدوں میں ہنسا کا ثبوت دے رہے ہیں ❊

پیارے دوستو ہم اگلے نمبروں میں یگیہ وغیرہ رشیوں کا مفصل حال ویدکے حوالوں سے لکھکر ثابت کریں گے کہ اِن لوگوں کے ویدوں کے متعلق اعتراض کس قدر علمیت اور پایۂ صداقت سے گرے ہوئے ہیں ❊

دیکھو نمبر ۲

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستّ ودّیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سردھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگ ہے

۳۔ وید ست ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴۔ ست کے گرہن کرنے اور است کے تیاگنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے

۵۔ سب کام دھرمانوسار ارتھات سَتّ اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پوروک۔ دھرمانوسار۔ یتھا یوگ برتنا چاہیے

۸۔ اودیا کا ناش اور ودّیا کی ورِدھی کرنی چاہیے

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے

۱۰۔ سب منشوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

اوم

ٹریکٹ نمبر ۲۶

ریفارمر

نمبر ۱

مصنفہ پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
ممالک مغربی و شمالی

جسکو بابو مکند بہاری لال منیجر ویدک دھرم پریس مراد آباد نے چھپوا کر شائع کیا

تعداد ۱۰۰۰

ویدک دھرم پریس مراد آباد میں چھپا
بقلم منوہر سروپ

قیمت فی جلد ۱ آنہ

اُوم

ریفارمر

پیارے دوستو ہمارے پُرانے رشی مُنی جسے آچاریہ کہتے تھے مغربی مُلکوں میں جسے پیغمبر کہتے رہے اور یورپ کے لوگ جسے ریفارمر کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی اغراض کو پبلک کے مقاصد پر قربان کر کے اپنے جان و مال کو دوسرے کے جان و مال کی حفاظت میں خرچ کرتے ہوئے اپنی زندگی کے مرحلہ کو نیک نیتی سے طے کرتے ہیں جن کی تعریف میں مہاتما بھرتری نے ایک شلوک کہا ہے۔

एकेसत्पुरुषा परार्थ घटिका स्वार्थं परित्यज्य ये ॥

یعنی نوع انسان میں ایک سچے پرش ہیں جو دوسرے کی بھلائی تن من

اور دھن سے بلا غرض کرتے ہیں وہ اپنی غرض کی کچھ بھی پروا نہیں کرتے
اُن کا پرماتما اپنی پربل شکتی سے سنسار کے بڑے بڑے دکھنوں کو ہٹا کر اپنی منزل
مقصود پر پہونچ جاتا ہی جیسا کہ مہاتما بھرتری جی نے لکھا ہی

प्रारभ्यते न खलु विघ्नभयेन नीचैः प्रारभ्य विघ्नविहता विरमन्ति मध्याः। विघ्नैः पुनः पुनरपि प्रतिहन्यमानाः प्रारभ्य चोत्तमजनाः न परित्यजन्ति ॥

(ارتھ) نیچ پُرش تو وگھنوں کے خوف سے کسی کام شروع ہی نہیں کرتے
اور اوسط درجہ کے آدمی کام کو شروع کر دیتے ہیں لیکن جسوقت کوئی وگھن
آنکر پڑتا ہی تو فوراً اُس کام کو چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں اور اُتم پُرش یعنی
ریفارمر وہ ہیں کہ جو باوجود دقتوں کے پیش آنے کے بھی اپنے شروع کئے ہوئے
اچھے کام کو نہیں چھوڑتے۔

پیارے ناظرین یہ ریفارمر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو دُنیا کی
بہاؤ کے ساتھ ساتھ چلکر دُنیا کو اُسکی خرابی کی راہ سے ہٹانا چاہتے ہیں۔
دوسرے وہ ہیں جو دُنیا کے بہاو کو اپنی زبردست شکتی اور آتمک زور سے

وہیں روک دینے پر تیار ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے آدمیوں سے زمین کے لوگ بالکل خلاف نہیں ہوتے اور اُنکو تکلیفوں کا سامنا بھی نہیں ہوتا لیکن دوسری قسم کے ریفارمروں کا مقابلہ دُنیا اپنی مالی۔ علمی۔ مُلکی۔ بدنی۔ غرض ہر ایک طاقت سے کرتی ہے اور جہاں تک اہل دُنیا سے بن سکتا ہے وہ اِس قسم کے مہاتماؤں کو تکلیف دینے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں۔ کوئی اپنی زبان سے اُن کو ناستک۔ گمراہ اور ملعون کہتا ہے کوئی اپنے مال سے اُنکو نقصان پہونچانے کی تدبیریں کرتا ہے۔ کوئی اپنے علم کو اِس جھوٹے راستہ کو سچّا کر دکھانیکے واسطے خرچ کرتا ہے اور دن رات اس قسم کی دلیلیں سوچتا ہے جس سے اُس مہاتما کے سچّے اُپدیش سے اہل دُنیا فایدہ نہ اُٹھا سکیں۔ کوئی اپنے زور کے گھمنڈ میں سوٹا۔ تلوار اور بندوق لیکر اُنکو مارنے دوڑتا ہے۔ کوئی اپنی مُلکی طاقت سے اُنہیں قانون کے شکنجہ میں کھچلنا چاہتا ہے۔

پیارے ناظرین! اسیطرحپر تمام دُنیا اُس مہا ایک کے مقابلہ پر اپنی کوشش کے انبار کو صرف کر دیتی ہے لیکن کیا ممکن ہے کہ کُل اہل دُنیا کی مخالفت سے اُس مہاتما کے دل میں ذرا بھی خیال پیدا ہو۔ اہل دُنیا کے بُری سلوک سے اُس سچے خیرخواہ کے دلپر ذرا بھی ملال نظر آئے نہیں نہیں جسقدر زور شور سے مخالفت نظر آتی ہے

اسیقدر وہ اپنی طاقت کے مضبوط اثر کو محسوس کرکے اپنی کامیابی پر خوش ہوتا ہی وہ دیکھتا ہی کہ جب تک آفتاب عالمتاب کی روشنی کو لوگ اسقدر تیز نہین پاتی تب تک اُسکے اثر سے بچنے کا خیال تک نہیں کرتے. جسوقت دہوپ کی زبردستی سے اُنکی حالت بگڑنی لگتی ہی تب ہی اُسکی روک تھام کی تدبیریں سوچتے ہیں کہیں خس کی ٹٹی لگاتے ہیں کہیں مکان بنواتے ہیں غرضیکہ یہی حالت موجودہ توہمات دنیا کی ہو رہی ہی کہ اب وہ میرے اپدیش صداقت مآب کی تیز روشنی کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں وہ جانتا ہی کہ اگرچہ یہ میری مخالفت پر تُلے ہوئے ہیں لیکن میری صداقت کا لوہا مان گئے ہیں ایسے ایسے خیالات سے اُسکی ہمت بڑہتی چلی جاتی ہی وہ اپنا کام اور بھی زور سے کرنا شروع کرتا ہی دنیا اُسکی نقصان کے درپے اور وہ اُنکو فایدہ پہونچانے میں کوشاں غرضیکہ کچھ عرصہ تک یہ کشمکش کا بازار بڑی دہوم دہام سے گرم رہتا ہی۔ اگر مقابلہ کرنیوالا بادشاہ ہی تو دنیا اُسکے استقلال کی سامنے ہار کر بیٹھ جاتی ہی اور اُسکی رُعب سی اطاعت قبول کرتی ہی اگر ڈاکو یا غلام ہی تو اندرونی استقلال کے نہونیسے وہ گھبرا کر دنیا کا غلام ہوجاتا ہی۔

پیاری ناظرین اگر آپ دنیا کی تاریخ کو آگے رکھکر دیکھیں تو آپ پہلی قسم کے لیڈر مرد نکا

نام تو بالکل مٹا دیں گے لیکن دوسری قسم کے ریفارمر آپکو مثل آفتاب درخشاں
تواریخ کے آسمان پر چمکتے ہوئے نظر آئیں گے اور اگر آپ عام لوگوں سے بات چیت
کریں تو اُن زبردست مہاتماؤں کے غلام بے انتہا ملجائیں گے۔ ذرا سوچئے تو سہی
جسوقت مہاتما بُدھ نے دُنیا کے سدھار کے واسطے کمر باندھی تھی اُسوقت تمام دُنیا
میں بام مارگ کا زور تھا۔ ہندوستان میں بام مارگی لوگ یگیوں کے نام سے پشو
ہنسا کرتے تھے اور دوسرے مُلکوں میں بھی سوختنی قربانی جاری تھیں۔ مہاتما بُدھ
نے اِن سب کے خلاف کمر باندھی اور چاہا کہ اِس خرابی کے دریا کو اپنی پربل
طاقت سے روکدیں لیکن مہاتما راجہ تھے اسیواسطے دُنیا کی بڑی بھاری زنجیر اُنکے
گلے میں تھی۔ جسوقت وہ دُنیا کو گرانا چاہتے تھے دُنیا زنجیر کو پکڑ کر جھکا دیتی تھی مہاتما
بُدھ ناکامیاب رہتے تھے آخر اُنھوں نے سوچا کہ جب تک یہ زنجیر گلے سے نہ نکال
دونگا تبتک اِسکا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اُنھوں نے جھٹ راج کو چھوڑ دیا اور
دُنیا کے مقابلہ پر کمر باندھی آخر کامیاب ہوئے باوجودیکہ عرصہ چوبیس سو سال
سے بُدھ دیو اپنی راجیہ میں حاضر نہیں لیکن توبھی ایک تہائی دُنیا اُنکی غلام ہے۔ اگر مہاتما
بُدھ دیو راجیہ کی زنجیر کو اپنے گلے میں رکھکر ساری عمر بھی کوشش کرتے توبھی اسقدر حکومت
حاصل نہ ہوتی اور وہ اِس قسم کی تو کبھی نہ ہوتی کہ اُنکی غیر حاضری میں قایم رہ سکتی

لیکن بدھ کے مذہب کا اُنکی پچیس سو برس کی غیر حاضری پر بھی دُنیا میں نظر آنا اور دُنیا کے کُل موجودہ بادشاہوں سے زبردست ہونا صرف راجیہ کی زنجیر کو گلے سے اُتار دینے کا پھل ہے۔

پیارے ناظرین جسوقت مہاتما بدھ کے جانشینوں نے اصلیت سے گر کر ناستک پن پھیلا دیا اور سوامی شنکر آچاریہ کے دل میں اس بیماری کے دور کرنے کا خیال پیدا ہوا تو اُنھوں نے کُل دُنیا کی مخالفت پر کمر باندھی۔ شنکر کے زمانہ میں کُل راجہ بودھ تھے۔ سیٹھ ساہوکار بودھ تھے۔ غرض ساری دُنیا مہاتما شنکر آچاریہ کے خلاف تھی لیکن یہ اپنی اندریوں کے بادشاہ دُنیا کو حقیر سمجھکر اور اُس کے سامانوں کو ویرانہ خیال کر کے بدھ مذہب کے دبانے کے واسطے تیار ہو گئے۔ بڑے بڑے مباحثے ہوئے لوگوں نے اُنکی مخالفت پر کمر باندھی لیکن اُنھیں کیا پرواہ تھی آخر کار کامیاب ہوئے۔ تمام بدھ مذہب کو ہندوستان سے نکالدیا۔ اگر شنکر آچاریہ ۳۲ برس کی عمر میں نہ مر جاتے تو شاید دُنیا بھر میں بدھ مذہب کا نام نہ رہتا اور نہ کوئی اور مذہب جو بدھ مذہب سے پیدا ہو گئے پیدا ہوتے بلکہ کُل دُنیا میں ایک ویدک دھرم ہی پرکاش کرتا اور ساری آدمی اس آفتاب صداقت کے ظہور سے جہالت در توہمات کے اندھیرے سے بچکر اپنی منزل مقصود پر پہونچنے کا سامان کرتی اور یہ خرابیاں

یعنی مقدمہ بازی۔ جھوٹ بولنا۔ فریب۔ دغابازی۔ بدمعاشی۔ جو آج دُنیا میں نظر
آتی ہی بالکل نظر نہ آتی۔

پیارے ناظرین جسوقت مہاتما مسیح نے اپنے مُلک کے یہودیوں کی رسومات
کو نوع انسانی کیواسطے مضر پاکر اُنکے دور کرنیکے واسطے کوشش کی تو بھی تمام روم کے
لوگ اُسکے مخالف ہوگئے۔ مہاتما مسیح جس نے بدھ کے مذہب کے پیرووں سے تعلیم پائی
تھی جس نے بدھ کی تواریخ اور حالات کو بھی سُن رکھا تھا اُس نے اُنکی مخالفت کی
کوئی پرواہ نہ کی اُس نے کام کو دھوم دھام سے جاری رکھا چند سال کے اُپدیش
سے ہزاروں آدمی اُسکے خیال کے ہوگئے۔ اُسوقت یہودی بادشاہ تھے یہودی
امیر تھے یہودی پہلوان تھے لیکن مسیح ریفارمر تھا وہ دُنیا کے غلام تھے یہ دُنیا کا
مخالف تھا اگرچہ مسیح اسی مقابلہ میں اپنے شاگرد کی بے ایمانی اور رشوت کے ہاتھ سے
مارا گیا لیکن اُسکی موت نے بھی یہودیوں کے قبائل اور رسم و رواج
کو تباہ کر دیا۔ آج آدھی دُنیا اُس کے پیرووں کے قبضہ میں ہے۔ اگر مسیح
ساری عمر دُنیا کا غلام رہکر کوشش کرتا تو کبھی بھی اس عزت کو حاصل نکرتا اور نہ ہی
اتنے بڑے گروہ انسانی کے دل پر باوجودیکہ اُنیس سو برس سے غیر حاضر ہے اپنا اثر
قائم رکھ سکتا۔

پیاری ناظرین حضرت محمد صاحب نے عربستان کی وحشی قوموں کو بت پرستی
کے زور شور اور توہمات کے دریا کو بہتا ہوا دیکھکر اُسکے روکنے کی کوشش کی
محمد صاحب کے مخالف اُسوقت تمام دُنیا کے لوگ تھے اُسکے اپنے خاندان کے
آل یعنی قریش بھی اُسکو نقصان دینے پر تیار تھے۔ عربستان کے تمام فرقے بھی
اُسکے مخالف ہوگئے۔ شروع میں اِس زبردست آدمی نے دُنیا کی مخالفت کی پرواہ
نا جس سے دُنیا کی بہت بڑی حصّہ کو قابو میں کرلیا لیکن یہ معلم اور پورا مستقل مزاج
نہ تھا اسواسطے اخیر میں جاکر دُنیا کی غلامی میں آگیا۔ شہوت پرستی اور غضب نے
اُسکو اپنے اُصولوں سے گرا دیا اور یہ بجای مذہبی طاقت ہے کے جسکا منشا دُنیا میں امن
اور شانتی پھیلانا ہے۔ پولٹیکل خیالات جسکا اثر دُنیا کے امن و چین پر مضر ثابت
ہوچکا ہے پھیلانے لگا اور اُس نے مسئلہ جہاد کی ایسی خونخوار تعلیم و جوش عرب
افغانستان کو دی کہ جسنے اہل دُنیا کو بجای نفع کے بہت نقصان پہونچایا
پیاری ناظرین کیا وجہہ تھی کہ بُدّہ۔ شنکراچاریہ اور مسیح اپنے اصولوں سے
نہیں گرے لیکن حضرت محمد صاحب گر گئے اسکی بڑی بھاری وجہہ جہانتک
سوچی گئی ہے یہ ہے کہ بُدّھ نے راجیہ کی زنجیر کو گلے سے اُتار دیا اور استری وغیرہ
چھوڑ دیا تھا شنکر آچاریہ کو تو یہ بیماری چھو تک نہیں گئی تھی اور مسیح اِس مرض سے بالکل

بچارہا اسیواسطے یہ تینوں مہاتما کامیاب ہوئے اور محمد صاحب نے خدیجہ وغیرہ سے
شادی کر کے دُنیا کی زنجیر اپنی گردن میں ڈال لی تھی جسوقت وہ دُنیا کی
مخالفت میں کچھ کرنا چاہتے تھے اُسیوقت دُنیا ایک ایسا جھٹکا دیتی تھی کہ انکو
کُل اپنی سُدھ بھول جاتی تھی دوسرے محمد صاحب کی مزاج میں غصہ کا زور بسبب
پیدائش مُلک عرب اور کم علمی کے اسقدر تھا کہ وہ جسوقت اپنی تحقیر کو جو اُنکو قریش
سے اُٹھانی پڑی تھی یاد کرتے تھے تو فوراً بدلے کا خیال زور پکڑ جاتا تھا اور انکے
خدا کا بھروسہ اور اصل خیال ہی دور جا پڑتے تھے۔

پیارے ناظرین موجودہ زمانہ میں سوامی دیانند سرسوتی نے جب دیکھا
کہ تمام منش جیون کے مقصد اُنکی سے ناواقف ہو کر تکلیف اُٹھا رہے ہیں اور دُنیا
کے مذہبی اُپدیشک اپنی دُنیاوی اغراض کے واسطے بہکا کر لوگوں کو آپس میں لڑا
رہے ہیں اور اصلیت سے سب ناواقف ہو کر صرف تعصب اور ہٹ دھرمی
سے ایک دوسرے کو بُرا کہنے کے عادی ہو گئے ہیں اور ہر شخص اپنے زعم
میں اپنے غلط خیال کو صحیح سمجھ رہا ہے اور دوسروں کے صحیح خیال کو غلط کرنے
کی کوشش کرتا ہے۔ ایک طرف تو لالچ سے انسانوں کو اپنے مذہب سے گرایا جاتا ہے

ہرطرف خوف اور تلوار سے جہالت کا زور پھیلایا جاتا ہے تیسری طرف غلط
کے ذریعہ لوگوں کی رائے کو شک میں ڈالکر ماشک بنایا جاتا ہے۔ چوتھی طرف
ن کی پیچدار تقریروں سے مقدمہ بازی اور پھوٹ کا زور بڑھایا جاتا ہے۔
ں ہرطرف دُنیا کی غلامی کا زور بڑھ رہا ہے اور بھائی بھائی کی تباہی پر آمادہ ہے۔
ن کا نام و نشان نہیں۔ دھرم دھرم تو کہنے کیواسطے بہت ہیں لیکن کرنیکے واسطے
یکو نشان و گمان نہیں۔ ایسی حالتمیں اُس مہاتما نے سدھار پر کمر کسی مخالفت شروع
ں ایکطرف ساری دُنیا کی بیس کروڑ مسلمان۔ امیر۔ نواب۔ زبردست پہلوان
ری طرف تمام عیسائی جنکی بادشاہی مغرب سے مشرق تک پھیل رہی تھی تیسری طرف
ہندو جو بیس کروڑ کی تعداد میں بڑی بڑی راجے مہاراجے سیٹھ۔ ساہوکار۔ پنڈت
یاسی۔ جوگی۔ گُسائیں مقابلہ پر تھے سب کے مخالف وہ ایشور کا بندہ تھا کسی سے صلح
ی سب مخالفت پر آمادہ تھے۔ بڑے بڑے شاستراتھ ہوئے۔ مخالفین نے خوب علمی زور لگایا
می زور سے کام نہ چلا تو اینٹ پتھر برسائے۔ کیا ہوا کیا مہاتما گھبرایا بالکل نہیں
قدر مخالفت بڑھتی گئی اُن کو اپنی کامیابی کی اُمید بڑھتی ہی نظر آئی۔ پہلے زبانی
ں اور شاستراتھ کئے پھر پاٹھ شالا کھولیں پھر سماجیں بنانا اور وید بھاشیہ اور اپنے
ھانتوں کے پھیلانیکے واسطے پستک بنانے شروع کئے نتیجہ کیا ہوا

دُنیا کے مقابلہ میں سوامی دیانند اکیلا سنیاسی جسکے پاس ایک لنگوٹی کے زائد سامان نتھا کامیاب ہوا۔

پیارے ناظرین بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ سوامی دیانند نے پچاس ہزار یا لاکھ آدمی اپنے خیال کے بنا لئے تو کیا ہو گیا جبکہ صرف ہندوستان میں ہی تینتیس کروڑ آدمی ہیں۔ ایسی حالت میں فی تین ہزار میں سے ایک آدمی لے لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن یاد رہے کہ فتحیاب کو فتح میں اگر ایک موتی بھی مل جاوے تو بہت ہے یہ تو ایک لاکھ آدمی ہیں کیونکہ سارے دُنیا کے مقابلہ پر ایک آدمی کا قایم رہنا ہی ناممکن ہے تو اِس سے جیت لینا کچھ کم بہادری نہیں ہے اور یہ تو خیال کریں مثلاً ایک آدمی کے پاس پچاس گانو ہیں دوسرے کے پاس ایک بھی نہیں اگر دوسرا آدمی پہلے سے لڑکر گانو چھین لے تو آپ کیسے بہادر نہیں گے۔ لڑائی بھی ایسی کہ جسمیں چھل ورد غا نام نہ ہو اور غافل پاکر کام کر ڈالنا تو اور بات ہے لیکن میدان میں ڈنکے کی چوٹ دُنیا کا مقابلہ کرنا اور اُسکو فتح کر کے اُسکا حصہ چھینا بہت ہی مشکل کام ہے۔

پیاری ناظرین ہندو پنڈتوں اور سوامی دیانند کا مقابلہ تو اسقدر قابل تعریف نہیں کیونکہ ہندوؤں کا تو بغیر مقابلہ کئے ہی بسبب ویدودیا اور دھرم سے

ہونیکے وہ گرو تھا ہی لیکن مزا تو یہ ہیکہ اُس کی زبردست طاقت نے ایک بھاری اثر دکھلایا کہ وہ عیسائی پادری جو ہماری ہندو لوگوں کو مذہبی مباحثوں اور پنڈتوں کو دھرم نرنی کرنیکے واسطے چیلنج کرتی تھے اور ہماری ہندو بھائی اُنسے بحث کرتی ہوئی گھبراتے تھے آج اُس رشی کی ایک ہی حرکت سے معاملہ دگرگوں ہو گیا یعنی اب ہندو اور آریہ تو عیسائیونکو مذہبی مباحثوں کیواسطے چیلنج کرتے ہیں اور وہ بحث سے ایسا گھبراتے ہیں کہ جہاں موقع پڑ گیا فوراً یہ کہکر کہ ہمارا وقت پورا ہو گیا یا تمھیں شیطان بہکا گیا چلدیتے ہیں دوسری ہماری مولویصاحبان جو ہندوؤنکو بت پرست اور اپنے آپکو خدا پرست ثابت کرتے تھے اور ہمیشہ ہندو پنڈت اُنسے مباحثہ کرنیمیں گھبرایا کرتے تھے آج وہ مولویصاحبان معقولیت سے بحث کرنیکو تیار نہیں جب کبھی بحث ہوئی مولویصاحبان غُصّہ میں بھر کر لڑنے لگجاتے ہیں۔

پیاری ناظرین اگر آپ ذرا غور سے سوچیں کہ عرصہ تیس برس پیشتر ہندوؤنکو مسلمان اپنے مذہب میں ملا لیتے تھے اور بہتوں کو اپنے مذہب میں کھینچ لیجاتے تھے یہی حال عیسائیوں کا تھا یہاں تک کہ کئی کروڑ آدمی تو مسلمان ہو گئے اور قریباً پچیس لاکھ ہندو عیسائی ہو گئے لیکن سوامی دیانند کی ایک ہی حرکت نے

معاملہ یہاں بھی اُلٹا دیا کہ اب برسوں کے بگڑے ہندو مسلمان اور عیسائی مذہبوں کو
چھوڑ کر اپنے ستیہ سناتن دھرم کیطرف چلے آرہے ہیں۔ آپ حیران ہونگے کہ یہ اُلٹی
گنگا کسطرح بہنے لگی یا تو ہندو مسلمان اور عیسائی ہوتے تھے یا آج مسلمان اور عیسائی
دوبارہ ہندو بنے جاتے ہیں لیکن آپکو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ پانی اپنے سوبھاؤ کر
نیچے کیطرف بہتا ہے لیکن سورج کی آکرشن شکتی اُسکو آسمان کیطرف پھر لیجاتی ہے اسیطرح
اگرچہ ہندو اپنی وِدیا کو بھول جانیسے اسلام اور عیسائی مذہبوں کے گڈھوں کیطرف
جارہے تھے لیکن سوامی دیانند نے جو چوالیس برس کے برہمچریہ سے آدتیہ کی پدوی حاصل
کرچکا تھا جو ودّیا کو سورج تھا اُس نے اپنی آکرشن شکتی سے انکو اِن گڑھوں سے نکال کر
پھر رشیوں کے سچے مارگ پر جو آکاش سے بھی اونچا ہے لیجانیکی کوشش کی ہے۔

پیارے ناظرین جسطرح سورج کی کرنیں زمین سے پانی کھینچتی ہوئی معلوم نہیں ہوتیں
سوائے گرمی کے دنوں کے۔ اسیطرح سوامی دیانند کا اُپدیش ظاہراطور پر آپ کو
کم کام کرتا معلوم دیتا ہے لیکن اگر آپ غور سے دیکھیں گے تو آپکو پتہ لگے گا کہ سوامی
دیانند نے ویدک الہٰی دھرم کو چھوڑ کر کُل انسانی دھرموں کو جن میں عقل کو بالکل
دخل نہیں جڑ سے اُکھیڑ دیا ہے۔ اگرچہ لوگ چاروں طرف مختلف قسم کی تاویلوں کے
پیوند لگا کر اپنے مت کو قایم رکھنا چاہتے ہیں لیکن ممکن نہیں کہ کوئی چراغ آفتاب

کے سامنے کامیاب ہوسکے یا کوئی آدمی جسکی آنکھ صحیح سلامت ہو آفتاب
کی موجودگی میں چراغ کو جلاکر بیفایدہ تیل کا پھونکنا قبول کرے۔ اسواسطے ای میرے
بھائیو اگر تم کو کامیابی حاصل کرنے کا شوق ہے تو دُنیا کی زنجیر
کو گلے سے نکالدو اور سچے دل سے کوشش کرنا شروع
کرو دیکھو کتنی جلدی کامیابی ہوتی ہے۔

اُدم شم

ڈ

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ ودّیا اور جو ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو دیاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتّ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستّ ودّیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروداً اُدیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

(۸) اودّیا کا ناش اور ودّیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

بقلم م۔ ص۔

آریہ سماج کی کل پستکیں آریہ پستکالہ مرادآباد میں ملتی ہیں

ओ३म्

ٹریکٹ نمبر [illegible]

[illegible]

نمبر ۱

مصنفہ

کرپا رام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی

ممالک مغربی و شمالی

جکو بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مرادآباد نے چھپوا کر شائع کیا

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں چھپا

پرشنوتر

مابین آریہ سماج و سناتن دہرم سبھا

پیارے ناظرین آجکل آریہ سماج اور پورانگ مت والون مین اکثر مباحثہ ہوا کرتے ہین لیکن لوگ بہ سبب سنسکرت وِدّیا کی ناواقفی کے اس سے پورا فائدہ نہین اوٹھا سکتے اور وہ پنڈت جو ہردو فریق سے پیش کئے جاتے ہین اول تو ویدک دہرم کے گوڑہ رہسیہ سے ناواقف ہوتے ہین دوسرے اونکا روزگار صرف اونہین دیدوردہہ توہمات پر ہوتا ہے جس سے وہ دہرم کے نرنے کرنے مین ہٹ سے کام لیتے ہین بعض ایسے بھی پنڈت ہین کہ جو وید ویدانگ سے واقف ہونے پر ان معاملات مین بغرض معلوم دیتے ہین وہ صرف سنسکار جنیہ اودیا کے سبب ستیہ سے کنارہ رہتے ہین اسیطرح سکے بہت سے اسباب ہین

کہ جنھون نے رشی سنتان کو آپس مین لڑا رکھا ہے گو یا اب یہ حالت ہی جسطرح ایک
باپ کے دو بیٹے آپس مین جھگڑتے ہین کہ ہمین زیادہ ملنا چاہیے - ایک کہتا ہی
چونکہ باپ کی بہیون مین بہت روپیہ کا ہونا لکھا ہے تو مجھے تھوڑا کیون دیتا ہے
دوسرا کہتا ہی واہ تم نے کبھی بہی دیکھی بھی ہے اُس مین اسیقدر لکھا ہی بلکہ
باپ کی وصیت بھی یہی ہے - پھر پہلا کہتا ہی کہان لکھا ہے دکھلا تو سہی تیرے
پاس کہان بہی ہے اور باپ کا وصیت نامہ بھی تو لا وہ کہتا ہی مین کیا پڑہا ہون
جو تم کو بہی دکھلا دون اور وصیت نامہ اور بہی سب وکیل کے پاس موجود ہی پھر دونو
وکیل صاحب کے پاس جلتے ہین وکیل صاحب یہ سمجھکر کہ اسکی طرفداری سے ہمین
زیادہ روپیہ ملیگا اور یہ دونون پڑھے ہوئے نہین اسواسطے ایک کی رای دیتے ہین
یہ حال دیکھ کر دوسرا اپنے وکیل کے پاس بہی لیکر جاتا ہی وہ اوسے بتلاتا ہی کہ تمہارا
حق غالب ہی بس پھر دونون مین جھگڑا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ خود تو ان پڑھ فقط
وکیل پڑھے ہوئے ہین لیکن وکیل اپنی غرض کے غلام ہوتے ہین اونھین سچ کی بجای
آمدنی کا فکر ہے بس دونون کو لڑکتے ہین اور مال اوڑاتے ہین -

پیارے ناظرین ایسی حالت مین اگر دونون کو عقل ہو تو پہلے خود اُس ودیا کو پڑہین
جس مین باپ کی بہی لکھی ہوئی ہے جبکہ دونون بھائیون کو خود دیکھنے کا موقع

لمجائے گا تو فوراً جھگڑا مٹ جائیگا۔ اسوقت جو آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا
آپس میں جھگڑ رہے ہیں اونکی بعینہٖ یہی حالت ہے کیونکہ ویدہ باپ کی بہی ہے وہ کہتا ہے
کہ مورتی پوجن وید میں لکھا ہے دوسرا کہتا ہے نہیں لکھا وہ کہتا ہے کہ شتی ہوگئی کرنے
چلے آئے ہیں وہ کہتا ہے بالکل نہیں غرض اسپر جھگڑا کر جب پورانک پنڈت کے پاس
جاتے ہیں تو وہ مورتی پوجن کی تائید کرتا ہے اور آریہ سماجی پنڈت اُسکی تردید کرتا ہے
کیونکہ پورانک پنڈت کو مورتی پوجکون سے مال ملتا ہے اور آریہ سماجی کو آریہ
سماج سے۔ ایسی حالت میں بیچارے سناتن دھرمی اور آریہ دھرمی آپس
میں لڑ رہے ہیں اسواسطے ہم دونوں دل والوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ
بجائے اس پھوٹ بڑھانے اور توتو مین مین کرنے کے ویدک تعلیم کو پھیلانے
کی کوشش کریں تاکہ معترض لوگ خود تحقیقات کرنے کے قابل ہو جاویں۔

اب کچھ سوال و جواب ایک پورانک و آریہ سماجی کے تحریر کئے جاتے ہیں۔

(پ) کیوں بہائی صاحب آپنے سناتن دھرم کو چھوڑ کر ایک نیا مت کسواسطے گرہن کیا
(آریہ) جناب عالی سناتن دھرم کسے کہتے ہیں۔ (پ) جو دھرم سدیو کال
سے چلا آیا ہو یعنی جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے تب سے ہو اُسے سناتن دھرم کہتے
ہیں۔

(آدیہ) جناب وہ دہرم تو آریہ دہرم ہے کیونکہ وید ہمیشہ سے ہین اور ویدونکا بنایا ہوا دہرم سناتن دہرم ہے (پ) بہا صاحب وید شاستر اور پورانونکا مانا دہرم ہے۔ اور خالی ویدون کا ماننا تو سوامی دیانند سرستی نے ایک نیا مت گھڑا ہے۔ (آدیہ) جناب یہ بتلائے کہ پوران کس نے بنائے اور شاستر کس نے بنائے۔ (پ) پوران تو ویاس جی نے بنائے اور دہرم شاستر منو یاگولک وغیرہ رشیون نے بنائے ہین (آدیہ) اچھا جناب عالی ویاس جی مہاراج کب ہوئے ہین (پ) راجہ یدہشٹر کے وقت مین ویاس جی موجود تھے اور وہ کل یگ کے آدمی ہین جسکو آج پانچہزار برس ہوگئے (آدیہ) اچھا مہاراج ویاس جی نے پران بنائے ہین جن کو ہے پانچہزار برس ہوگئے تو اس سے پہلے کیا دہرم تھا (پ) اس سے پہلے دواپر مین لوگ بدھی مان تھے اونکا دہرم وید شاستر تہا جب ویاس جی نے دیکھا کہ لوگ مورکھ ہوگئے دہرم کو چھوڑتے جاتے ہین تو اونھون نے پران بنا دئے۔

(آدیہ) مہاراج مہیدھراچارج نے اپنی وید بھاشیہ کی بھومیکا مین یہ لکھا ہے کہ جب ویاس جی نے دیکھا کہ لوگ مورکھ ہوتے جاتے ہین تو اونھون نے ویدون کو تقسیم کر دیا یعنی کچھہ لوگون کو یجر ویدی بنا دیا۔ کچھہ لوگون کو رگویدی باقی کو سام اور اتھروویدی

بنادیا۔ (پ) ویاس جی نے ویدون کا بھی وبھاگ کیا۔ لیکن ستری شودرون وغیرہ کے واسطے پوران بنادیئے جیساکہ لکھا ہے۔

स्त्रिशूद्रद्विजबन्धूनां नास्ति श्रुति गोचरः

یعنی استری شودر اور دوج بندہو کو ویدون کا ادہکار نہین اونکے واسطے پوران بنائے گئے (آدیہ) پانچہزار برس سے پہلے انکو ویدونکا ادہکار تھا یا نہین اگر ادہکار تھا تو وہ ادہکار کیون چھینا گیا اگر نہین تھا تو اُسوقت یہ کیا پڑھتے تھے۔

(پ) بہاگیہ اُس سے پہلے تو۔ کارگی۔ لوپامدرا۔ سکھوشا۔ میتری وغیرہ ستریون کا ویدوت بندتہ ہونا پایا جاتا ہے اسواسطے معلوم ہوتا ہے کہ ویاس جی کے دنون میں ہی کسی کارن سے چھینا گیا (آدیہ) اچھا مہاراج تو پوران استری شودر اور پانچہزار سے ادہر کے لوگون کے واسطے ہوئے۔ برہمن کشتری ویشیہ جنکو ویدکا ادہکار ہے اور پانچہزار برس سے پہلے لوگون کے واسطے بھی نہوئے تو بتاؤ پہلے لوگونکا کیا دہرم تھا (پ) وید اور شاستر (آدیہ) شاستر کب بنے۔ (پ) یاگولک سمرتی ویاس جی کے چیلے ویشمپاین کے شش یاگولک نے بنائی ویاس سمرتی ویاس نے بنائی۔ پراشر سمرتی ویاس کے پتا پراشر نے بنائی اسیطرح مختلف وقتون مین مختلف دہرم شاستر بنے ہین۔
(آدیہ) جب یہ رشی نہین ہوئے تھے اور یہ شاستر بھی نہین بنے تھے تب کیا دہرم تھا

(پ) تب ویدہی دہرم تھا (اُدیہ) تو بس مہاراج معلوم ہوگیا کہ سناتن دہرم کیول ویدہی ہے اور باقی تو پیچھے بنے ہوئے ہین (پ) بہائیصاحب ہم یہ تو مانتے ہین کہ وید سناتن دہرم ہے جیساکہ منوجی مہاراج نے لکھاہے۔

ऽर्थ कामे ष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते

धर्म जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुति

ارتھ اور کام سے جو لوگ رہتے ہین اُنکو دہرم گیان کی ضرورت ہی اور دہرم کے جاننے کی خواہش کرنیوالون کو شرتی یعنی وید پرم پرمان ہے لیکن وید بدّھی مانون کے واسطے تھے اور آجکل لوگ مورکھ ہوگئے اُنکے واسطے وید نہین۔

(اُدیہ) بہلے شے جب آپ وید کو ایشری گیان اور سناتن دہرم سمجھتے ہین تو ایشور کے سروگیہ ہونے سے اسکا گیان ہمیشہ کام دینے کے لایق ہی۔ (پ) بہائیصاحب شاستر اور پوران بھی ویدون کے انگ ہین (اُدیہ) ہان بہت کچھ انمین انکول ہوگا اور بہت کچھ سروتھا ورودھ ہے جیسے کہ پرماتما پوجن اور اوتار آدی کا مضمون ہے (پ) بہائیصاحب پرماتما پوجن وید ورودھ کیون ہے (اُدیہ) جناب وید مین لکھاہے کہ جو لوگ پرکرتی کی اُپاسنا کرکے آنند کی اِچھا کرتے ہین وہ ہمیشہ دکھ اُٹھاتے ہین (پ) پرا-اپرا- دو قسم کی وِدّیا لکھی ہے اپرا وِدّیا مین تو پرکرتی گیان

حاصل کرنا ہوتا ہے اور پراپتی پرماتما کا ۔ اور جب تک پرکرتی کی اُپاسنا ہے
تب تک اُس کے گُنوں کا گیان نہیں ہو سکتا اور جب تک گیان نہ ہو نہ کہ
اس سے لابھ نہیں ہو سکتا (اُدیہ) پر اودیا صرف پرکرتی کو آتما کے پرتی
کول سمجھنے کے واسطے ہے (پپا) جب تم نے کہا تھا کہ پرکرتی کی اُپاسنا کرتی
پاپ ہے اور پرکرتی کو تیاگ کے لایق سمجھنے کے واسطے تم بھی اسکی اُپاسنا کرنا
ضروری سمجھتے ہو (اُدیہ) تم پرکرتی کی اُپاسنا سے آنند کی پراپتی مانتے ہو جو
اودیا ہے اور ہم اُس سے آنند کی پراپتی نہیں مانتے بلکہ اس کو تیاگنے لایق
سمجھتے ہیں (پ) پرماتما وچن اودیا کس طرح ہو سکتی ہے وہ دھیان کرنیکا
ذریعہ ہے جس طرح تم آتما کی اُنتی کے واسطے پراکرت شریر کی رکشا کرتے ہو اسطرح
ہم برہم کی پراپتی کے واسطے پراکرت پرماتما کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔
(اُدیہ) مہاراج پتنجلی نے جو اودیا کا لکشن کیا ہے ۔

अनित्याशुचिदुःखानात्म सु नित्य शुचि सुखात्म
ख्या तिरविद्या ॥

یعنی انتیہ پدارتھ کو نتیہ ماننا جیسے انتیہ شریر کو نتیہ ماننا یا سنسار کو سنتھر ماننا
اودیا ہے دوسرے مل سے بھرے ہوئے شریر کو شدھ سمجھنا یا مدرا مانس آدی اکلش

اور اشوچی پدارتھون کو شدھ ماننا اودیا ہے تیسرے وشیون کو جو دکھ روپ ہین
سکھ روپ ماننا کیونکہ سنسار کے جسقدر دکھ ہین سب وشئے بھوگ سے پیدا ہوتے
ہین انکو سکھ کا ہیتو ماننا اودیا ہے یا جڑ شریر کو چیتن آتما یا جڑ مورتیون کو چیتن
پرماتما سمجھنا اودیا ہے (پ) اگرچہ یہ اودیا کے لکشن ہین آ سکتے ہین لیکن ہم
پرماتما چیتن کی جو صورت ہے مورتی نہین بناتے جسکو تم اودیا کہو بلکہ ہم ایشور
کے اوتارون کی جو مورتی مان بھی مورتی بنا کر اس مورتی کی اپاسنا سے دل [illegible]
کرتے ہین (اودیہ) کیا تم رامچندر کرشن آدک اوتارون کے آتما کو ایشور کا اوتار
مانتے ہو یا اونکے شریر کو اگر گھونتر شریر کو تو یہ تو پنچ بھوتک اور رج برج سے پیدا ہوا ہے
اگر آتما کو تو پھر مورتی والے چیتن کی مورتی کلپنا روپ اودیا مین پڑ جاؤ گے
(پ) مہاشے صاحب راون آدی دشٹون کے مارنے کے واسطے اور اپنے بھگتون
کی حفاظت اور مکتی کے واسطے پرماتما اوتار لیتا ہے جیسا کہ پرانون مین اچھی طرح
سے لکھا ہے اور اوتارون کے آتما مین ایشر کی شکتی کا پرتی بمب پڑتا ہے جس سے
وہ شئے سے بڑھ کر کام کر سکتے ہین۔ (اودیہ) مہاشے صاحب یہ بتلائی کہ چیز کا توڑنا
مشکل ہے یا بنانا۔ یہ ہر شخص کو ماننا پڑیگا کہ بنانے کے واسطے جس ودیا اور شکتی
کی ضرورت ہے توڑنے کے واسطے اس سے کم ودیا اور شکتی کی ضرورت ہے اسیواسطے جس ایشور نے

راونا دی کو بغیر ہاتھ پیر اور اوتار دھارن کئے بنا دیا تو پھر اوس کے ۔۔ نیکے
واسطے ایشور کو اوتار کی ضرورت بتانا تو صریحًا ایشور کی نندا کرکے دوزخ مین
جانے کی کوشش کرنا ہے رہا بھگتون کا اُدھار تو ایشور بغیر اوتار دھارن کئے
کر سکتا ہے یا نہین اگر کہو نہین تو ایشور کو اشکتی والا بتلاتا ہے اگر کہو کر سکتا ہی تو
بس اوتار کی ضرورت ہی نہین رہتی (پ) مہاشے صاحب کوی نراکار کا دھیان
نہین کر سکتا اسیواسطے جب تک اوتار اور مورتی نہ مانو گے تب تک تم ایشور کا
دھیان نہین کر سکتے (اُدیہ) مہاشے صاحب کیا نراکار کا دھیان نہین ہو سکتا
اور نراکار ساکار کا دھیان کر سکتا ہی (پ) نہیں ساکار نراکار کا دھیان نہین
کر سکتا (اُدیہ) مہاشے صاحب توکسطرح نراکار جیو آتما ساکار جگت کا دھیان کر سکتا
یہ سوال تو اُن مورکھون کو ہونا چاہئے جو جیو کے سروپ سے ناواقف ہین وہ ساکار
شریر کو دیکھ کر جیو کو بھی ساکار مانکر کہتے ہین کہ نراکار کا دھیان نہین ہو سکتا مین
زور سے کہتا ہون کہ نراکار کا ہی دھیان ہو سکتا ہے ساکار کا نہین ۔
(پ) نراکار کا کسطرح دھیان ہوتا ہے ۔ (اُدیہ) سنئے جب آپ مہاتما
کرشن کا دھیان کرتے ہین تو اونکے روپ ۔ ورن ۔ بڑی مان آدی گنون کا
دھیان ہوتا ہے اور گن سب نراکار ہین (پ) توکیا سگن برھم نہین ہے

تو یہ کہتے ہین کہ برہم نرگن بھی ہے اور سگن بھی ہے (اُدیہ) بیشک برہم نرگن بھی ہے اور سگن بھی ہے یعنی ست رج۔ تم۔ یہ تین گن پرکرتی کے ہیں ان سے تو علیحدہ ہونیسے بالکل نرگن ہے اور سروگیتا اوی جتنیں کے گنون سے سگن ہے۔

(پ) تو کیا سگن بغیر مورتی کے ہوسکتا ہے (اُدیہ) ہان سکھ۔ دکھ اچھا دویش پرین بدھی آدی۔ گن۔ نراکار آتما مین بھی رہتے ہیں اسواسطے سگن ہے لیکن ساکار نہین جو لوگ سگن سے ساکار کلپنا کرتے ہین وہ ودوان نہین ہین۔

(پ) تو کیا ساکار ماننے والے وِدوان نہین ہین۔ کاشی کے بڑے بڑے پنڈت سگن سے ساکار مانتے اور ساکار کی اُپاسنا سے مکتی بتلاتے ہین۔

(اُدیہ) شت پتھ براہمن مین لکھا ہے۔

परोक्षप्रिया हि देवा प्रत्यक्षद्विषः

یعنی جو ودوان ارتھات دیوتا ہین وہ سب پروکش یعنی نراکار کے پیارے ہین اور پرتکش یعنی ساکار کے دویشی ہوتے ہین اور کپل منی نے بھی سانکھ شاستر مین لکھا ہے

न दृष्टात्तत्सिद्धि निवृत्येपि पुनरनुवृत्ति दर्शनात्

یعنی درشٹ پدارتھون سے مکتی کی پراپتی نہین کیونکہ درشٹ کے ملنے سے جو دکھ درد ہوتا ہے وہ اُس کے دُور ہونے سے پھر آجاتا ہے اسواسطے جو ساکار سے مکتی مانتے

ہیں وہ وودان نہیں (پ) کاشی کے ایسے ایسے پنڈت ہیں جو ہم کو بیس برس
تک پڑھا دیں پھر وہ کسطرح اودوان ہو سکتے ہیں (اُدیہ) مہاشے صاحب پانی
شبہ ہے کہ وہ ہم کو ویاکرنادی شاستر اس سے بھی زیادہ دنون تک پڑھا سکتے ہیں
لیکن وہ اودیا سے خالی نہیں ہو سکتے کیونکہ مہاتما کناد نے لکھا ہے۔

इन्द्रियदोषात संस्कार दोषा चाविद्या

یعنی اودیا کے پیدا ہونے کے دو سبب ہیں ایک حواس کی خرابی دوسرے سنسکار یعنی
عادت۔ سو وہ لوگ بال اوستھا سے جب اونھیں گیان نہیں تھا مورتی پوجن
کرتے چلے آئے ہیں اسواسطے سنسکار جنیہ اودیا ہے (پ) مہاشے صاحب مورتی
پوجا ایشور اُپاسنا کی پہلی سیڑھی ہے کیونکہ ایشور کے دھیان میں پہلے لگ نہیں سکتا
جب مورتی میں دھیان لگانے سے چت ٹھہر جائیگا تب ایشور کا ہی دھیان کیا
جائیگا (اُدیہ) مہاتما پتنجلی منی نے اپنے یوگ شاستر میں جہاں ایشور اُپاسنا
کا ٹھیک مارگ بتلایا ہے تو وہاں آٹھ سیڑھیں دھیان کی بتلائی ہیں۔
(پ) تو کیا مورتی پوجا دھیان کی سیڑھی نہیں (اُدیہ) نہیں بلکہ یہ ہیں
یم۔ نیم۔ آسن۔ پرتیاہار۔ پرانایام۔ دھارنا۔ دھیان اور سمادھی انمیں مورتی پوجن کا
نام بھی نہیں (پ) یہ یوگ کے انگ ہیں دھیان کے نہیں (اُدیہ) جیواتما اور پرماتما

دگ ہے تو اپشو۔ اُپاسنا کہاتی ہے اور دہیان اُسکا ساتوان انگ ہے اور باقی دہیان
کی چھ سیڑھی ہین ہندو لوگ یم نیم تو کرتے نہین صرف کو دکر دہیان کی ساتوین سیڑھی
پر پہونچنا چاہتے ہین چونکہ بغیر ان سیڑہیون کے گذرے دہیان نہین ہو سکتا اسواسطے
اودیا سے مورتی پوجن کو ایشور اُپاسنا کی سیڑھی ماننے لگ گئے۔

(پ) تو کیا یہ سناتن سے چلا آیا ہے مورتی پوجن وغیرہ ٹھیک نہین۔
(ادیہ) یہ بات سناتن نہین ہے بلکہ بہت تھوڑی دنون سے ہے جب سے لوگون نے
ورن آشرم کے سناتن دھرم کو چھوڑ دیا تب سے برہمچرج آشرم کے نہ رہنے سے
اوودان ہوکر اس کو سناتن دھرم ماننے لگ گئے (پ) بتلاؤ یہ مورتی پوجا
اگر دہرم نہین تو کسطرح پر اسقدر آدمی اسکے ماننے والے ہو گئے اور یہ کب چلی +
(ادیہ) مہابھارت کے بعد جب ودیا سے سب لوگ مورکھ ہو کر بام مارگی ہو گئے اور
یگیون مین ہنسا کرنے لگے تب بودھ اور جین مت چلے اور جین مت سے یہ مورتی پوجن
چلا کیونکہ جین ایشور کو مانتے نہین اُنھون نے دھیان کیواسطے مورتی کلپنا لکھی ہین
(پ) بہائی صاحب جینیون کی مورتی کو تو سب لوگ بُرا سمجھتے ہین پھر اونچی مورتیون
سے یہ مورتی پوجن کسطرح چلنا مان لیا جاوے (ادیہ) پہلے سے جین لوگ جو بیس تیرتھنکر
مانتے ہین اور چوبیس تیرتھنکرونکی ننگی تصویرین بیراگ سادہن کیواسطے اپنے سامنے

رکھتے ہین جب براہمنونکے سیحان بگیوّن کی ہنسلے سے ناراض ہوکر جینیون کے مندرون مین جانے لگے تو انھون نے یہ شلوک بنایا۔

हस्तिना पीड्यमानोऽपि न गच्छेत जैनमन्दिरम् ॥

یعنی گر ہاتھی سے مرنیکا بھی خوف ہو تو بھی اُس سے جان بچانے کے واسطے جین مندر مین نہ جاے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسیوقت سے مورتی پوجن چلا ہے (پ) بھائیصاحب تمھاری بات سمجھ مین نہین آتی کہ جن جینیون کے مندر مین جانیکا اسقدر نشیدھ کیا ہو انکی دیکھا دیکھی مورتی پوجن مان لیا گیا ہو۔ (اُدیہ) مہاشی یہ سب باتین آپ ذراسے وچار سے معلوم کر سکتے ہین کہ جب بالک ایک خراب چیز کو جس سے نقصان پہنچنے کی امید ہو ہاتھ ڈالتا ہی تو والدین اُسکو دوسری مفید چیز اُسی قسم کی دیدیتے ہین جس سے وہ اُس سے گم ہوجاوے (پ) آپکی بات مین اگر کوئی تتو ہے تو مشرح بیان کیجئے جس سے معلوم ہو کہ آپ سچ کہتے ہین (اُدیہ) سنو بھائیصاحب اول تو جین کے چوبیس تیرتھنکر اور آپکے چوبیس اوتار ہی بتلارہے ہین کیونکہ جینی تیرتھنکرون کی پوجا کرتے ہین اور آپ اوتارونکی صرف فرق اتنا ہی کہ وہ یہ مانتے ہین کہ تیرتھنکر جیسے کرم کرنیسے ایشور بنگئے آپ یہ کہتے ہین کہ ایشور نے اوتار لیکر یہ شریر دھارن کئے گویا وہ اپنے خیال کے مطابق اُن مورتیون کو ایشور کی مورتی مانتے

ہین آپ اپنے خیال کے مطابق جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس دیش مین جین مذہب
نے بہت زور پکڑا اور براہمنون کے چیلے اونکے مندرون مین جانے لگے اور جینی
لوگ براہمنون کے دشمن تھے اور براہمن اپنی وِدّیا کو چھوڑ دینے کے سبب جینیون سے
مقابلہ نہین کر سکتے تھے اسواسطے اونھون نے اپنے دلمین یہ خیال کرکے کہ دنیا عجائب
پرست ہے اور انمین ستّیہ استیہ کا وچار بہت کم ہوتا ہے اونھون نے جین کے چوبیس ۲۴
تیرتھنکرون کی بجائے چوبیس اوتار بنا دئیے اور جین کی مورتین ننگے ویراگ والون
تھے اونھون نے استری پتر سمیت اور عمدہ عمدہ زیور اور کپڑون سے سجے ہوئے بنائے
تاکہ لوگون کا خیال اسطرف زیادہ جھکے اور اونھون نے صرف آدمیونکی تصویرین
بنائی نہین۔ اونھون نے کچھ پرسدّھ مہاتما آدمی لیلئے کچھ مچھ تارا وغیرہ گڑھ لئے
تاکہ بالکل وچترتا ہو جاوے اور لوگ عجیب باتین سمجھکر تحقیقات کے واسطے ادھر چلے
آدین اور براہمنون کا یہ خیال بہت ٹھیک ہوا لیکن اُن براہمنون نے یہ عقلمندی
کر دی تھی کہ صاف لفظون مین کہدیا تھا کہ یہ سیڑھی ہے اور مکتی گیان سے ہوتی ہے
لیکن جسقدر زمانہ بدلتا گیا لوگون کے دل مین اس بات کے سننکا جتن چلے گئے
جس سے یہ پوجا بجائے مفید ہونیکے مضر ہوگئی اور اس نے وِدّیا کو بالکل
نشٹ کر دیا۔ (پ) اچھا بھائی صاحب اب تو مین جاتا ہون پھر کسی روز

ملون گا اور میں آپکی آجکی باتوں کو بھی سوچونگا مجھے اسوقت تو معقول معلوم ہوتی
ہیں اگر ٹھیک ہوئیں تو مان لونگا اگر غلط ہوئیں تو چھوڑ دونگا (آدیہ) اچھا
مہاشے میں آپکا دھن باد کرتا ہوں کہ آپ کے دل میں آریہ سماج کا
ایک نیم یعنی ست کو گرہن کرنے اور استیہ کو چھوڑنے میں
سروَدا اُدیت رہنا چاہئے بیٹھ گیا +
اوم شانتی - شانتی
شانتی +

آریہ سماج کی نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے (۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان - نیائے کاری - دیالو اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم سرو آدھار - سرویشور سرو ویاپک سرو انتریامی اجر - امر ابھے - نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے (۳) وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا اور سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے (۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے - (۵) سب کام دھرمانوسار یعنی ست اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں (۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا - (۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے (۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے (۹) پرتییک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنا چاہئے (۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں +

آریہ سماج کی ترجمہ کی کتابیں آریہ پستکالہ مرادآباد بازار چوک سے ملینگی

ओ३म्

ٹریکٹ نمبر

آتمک نل

نمبر

مصنفہ پا اشرم جگرانوی پریمی پنڈت آتی رشی کا

مغربی و شمالی

جسکو بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مرادآباد نے چھپواکر شائع کیا

مطبع الٰہی واقع مرادآباد میں چھپا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت

ओ३म

آتمک بل

پیارے ناظرین! آتمک بل بارے بہت سے بھائی کام کو شروع
کرکے درمیان میں چھوڑ دیتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ان کو اس کام کے کرنے کی شکتی نہ تھی۔ آپ کہیں گے کہ جبکہ
وہ تعلیم یافتہ۔ فارغ البال اور صحیح طبیعت ہیں تو کسطرح کہا جا سکتا ہے کہ
انکو اس کام کے کرنے کی شکتی نہ تھی میں نے جہاں تک تجربہ کیا کہ ہر ایک کام
کا ہونا آتمک بل کے آدھین ہے اگرچہ شاریرک بل و دھن کا بل بھی دنیاوی
کاموں کے کرنے کے واسطے ایک لازمی چیز ہے لیکن آتمک بل کے ہونے
پر یہ سب چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں بعد انکے ہونے پر آتمک بل کا ہونا لازمی

نہیں اور نہ ہی ان سے آتمک بل پیدا ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے
کہ آتمک بل کیا چیز ہے جسکے ہونیسے ساری کام مکمل طور پر ہو سکتے ہیں اور
جس کے نہ ہونیسے باوجود بہت سے سامانوں کے بھی کام نہیں ہو سکتا
اس کا جواب یہ ہے کہ گیان اور پریتن والی شکتی کو آتما کہتے ہیں اور گیان
اور پریتن اُسکے گُن کہلاتے ہیں اور گنوں کے بڑھنے کا نام بل کا بڑھنا کہلاتا
ہے پس آتما میں گیان اور پریتن کی کمزوری آتمک کمزوری ہے اور گیان اور
پریتن کا بڑھنا ہی آتمک بل ہے۔ ہمارے بہت سے دوست کہدیں گے کہ نیائے شاستر
میں جیو آتما کے یہ لکشن لکھے ہیں۔ سُکھ۔ دُکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن اور گیان
تم نے پہلے چار کیوں چھوڑ دیئے اور اخیر کے دو کیوں رکھ لئے اس کا جواب
ہے کہ پہلے چار تو شریر سمبندھ آتما کے گُن ہیں مثلاً کوئی آدمی ہاتھ سے لکڑی کو ہاڑی
کی شکتی سے کاٹتا ہے اب یہ لکڑی کا کٹنا کوہاڑی سے ملے ہوئے ہاتھ کا کام ہے
خالی ہاتھ کا نہیں کیونکہ نہ تو اکیلا کوہاڑی کے ہاتھ کاٹ سکتا ہے اور نہ ہی بغیر ہاتھ
کی مدد کے کوہاڑا کاٹ سکتا ہے جبکہ دونوں میں سے علیحدہ علیحدہ کوئی بھی کاٹنے
کی شکتی نہیں رکھتا اور ملکر برابر کاٹ سکتے ہیں تو ملے ہوؤں کا دھرم ہے ایک کا

نہیں۔ اسیطرح سُکھ۔ دُکھ اور اچھا اور ویش سو گُن شریر کے ساتھ آتما کو پراپت ہوتے ہیں نہ اکیلے آتما کو معلوم ہوتے ہیں اور نہ اکیلے شریر کو اگر اکیلے آتما کے گُن مان لئے جاویں تو سُشپتی کیحالت میں بھی ان کا انوبھو ہونا چاہیے لیکن سُشپتی کیحالت میں کسی کو بھی سُکھ دُکھ اور اچھا دویش معلوم نہیں ہوتے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آتما کے دھرم نہیں اگر اکیلے شریر کے مان لیں تو مردہ میں بھی ہونے چاہئیں لیکن مُردے میں یہ گُن نہیں ہیں سو معلوم ہوتا ہے کہ یہ گُن آتما اور شریر میں ملکر پیدا ہوتے ہیں۔

پیارے ناظرین ہمارے بہت سے دوست کہینگے کہ سُشپتی کال میں آتما کو گیان نہیں رہتا اسی واسطے اُسوقت سُکھ دُکھ آدی معلوم نہیں ہوتے ورنہ آتما میں یہ گُن ہمیشہ رہتے ہیں لیکن اُن کا یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ آتما کسی کال میں بھی گیان اور پریتن سے خالی نہیں ہوسکتا اور کسی درجہ کے گُن اُسکی موجودگی میں اُسے چھوڑ کر جا ہی نہیں سکتے پھر کسطرح مانا جا سکتا ہے کہ جبتک آتما کے گُن گیان اور پریتن علیحدہ ہو جاویں اور وہ موجود ہو۔ جبکہ ہر ایک موصوف مجموعۂ صفات ہے تو موصوف کی ہستی کے قیام کیواسطے صفات کا قیام لازمی ہے لیکن بہت سے دوست یہ کہیں گے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ سُشپتی کیحالت

کا گیان معلوم نہیں ہوتا اسکا جواب یہ ہے کہ گیان دو قسم کا ہے ایک سوبھاوک
دوسرا نیمتیک۔ سوبھاوک گیان تو وہ ہے جو بغیر کسی اندری اور من کے
تعلقات کے ملتا رہتا ہے جیسا اپنے ہونے کا گیان دوسرا گیان چیزوں کی
تعلقات سے پیدا ہوتا ہے مثلاً روپ گیان کے واسطے روپ والی چیز اور
روپ کی گرہن والی اندری یعنی آنکھ اور روپ کے پرکاش کرنے کی شکتی
جیسے سورج چراغ وغیرہ کا ہونا لازمی ہے۔ آتما گیانی ہو تو بھی بغیر ان تین چیزوں
کے روپ کا گیان حاصل نہیں کر سکتا اور شبد گیان کے واسطے کان اور
آکاش اور شبد کا ہونا لازمی ہے اسطرح بیرونی پدارتھوں کا گیان بغیر سادھنوں
کے نہیں ہو سکتا لیکن اپنے گیان یا اندرونی چیز کے معلوم کرنے کے واسطے
کسی بیرونی سادھن کی ضرورت نہیں ہے ॥
پیارے ناظرین اوپر کی مثالوں سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ جن چیزوں کی
گیان کے واسطے سادھنوں کی ضرورت ہے وہ بیرونی چیزیں ہیں اور جسکا
گیان بغیر سادھنوں کے ہوتا ہے وہ آتما کا اپنا گن ہے اب سکھ دکھ اور
اچھا اور دویش کا ہونا بغیر من کی سہایتا کے ہو نہیں سکتا۔ جب ہم کسی چیز
کو دیکھتے ہیں تو اچھا تبھی ہوتی ہے جب اسکو برا سمجھتے ہیں تو اس میں

دو پتی ہو جاتا ہی اور جس پدارتھ کا سنیوگ آتما کو انوکول پرتیت ہوتا ہی اُسے
سُکھ مانتے ہیں اور جب آتما کے پرتی کول معلوم دیتا ہے تو اُسے دُکھ کہتے
ہیں اسواسطے یہ گُن من کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور سُشپتی کال میں جبکہ اندری
من اور بدھی اپنا اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں تب سُکھ دُکھ اور اچھا دویش
بالکل نہیں رہتے صرف گیان اور پریتن جو آتما کے سوبھاوک گُن ہیں وہ باقی
رہجاتے ہیں۔ ہمارے بہت سے دوست کہیں گے کہ سُشپتی کال میں آتما کو
کس چیز کا گیان ہوتا ہے اور وہ کسکے واسطے پریتن کرتا ہی اسکا جواب یہ ہے
کہ سُشپتی کال میں آتما کو اپنی ہستی کا گیان ہوتا ہی اور وہ شریر کی اُس کمی کو
جو جاگرت اوستھا کی تکلیفوں سے پیدا ہو گئی ہے پورا کرنیکے واسطے پریتن
کرتا ہی ہمارے بہت سے دوست یہ کہینگے کہ جبکہ مہاتما گوتم رشی نے اپنے درشن
میں جیو آتما کے چھہ گُن مانے ہیں اور کنادرشی نے اُس سے بھی زیادہ تو تمھارا
کہنا کسطرح ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن میرے ایسے دوستوں کو مہاتما گوتم کا دوسرا
سوتر بھی پڑھ لینا چاہیئے جسمیں اُنھوں نے ان چاروں گنوں کو متھیا گیان
کی سنتان بیان کیا ہے اسواسطے یہ چار جیو آتما کا گُن نہیں ہو سکتے۔
پیارے ناظرین مہاتما کنادجی نے اپنے ویشیشک شاستر میں آتم سنیوگ سے

ہی کرم ماتا ہے اور بغیر آتما کے کرم ہو ہی نہیں سکتا جیسے لکھا ہے۔

आत्म संयोगात्हस्ते कर्म

جب آتما کا ہاتھ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے تب ہی ہاتھ میں) کرم یعنی کام کرنے کی شکتی ہوتی ہے بغیر آتما کے سنیوگ کے نہیں ہوتی ؎

हस्तसंयोगात्मुसलेकर्म

اور جب آتما سے یگت ہاتھ موسل سے تعلق پیدا کرتا ہے تو موسل میں کام کرنے کی طاقت آجاتی ہے۔ یہاں ہاتھ سے تمام شریر کے انگ مراد ہیں اور موسل سی تمام قسم کے بیرونی اوزار جن سے منش کام لیتے ہیں مراد لی جانی چاہئیے ؎

پیارے ناظرین جب یہ معلوم ہوگیا کہ آتما کے گیان اور پریتن دو گن ہیں اور ان دونوں کے بڑھنے کا نام آتمک بل اور گھٹنے کا نام آتمک بل کی ہانی ہے اب سوال یہ پیدا ہوا کہ ان کے بڑھنے اور گھٹنے کا سبب کیا ہو تو اس کا جواب یہ ہو کہ سنسار میں ہمیں ایک نیم معلوم دیتا ہے کہ جہاں جسکے موافق چیزیں ملتی ہیں وہاں اُسکی اُنتی ہوتی ہے جہاں مخالف ملتی ہیں وہاں ہانی ہوتی ہو جیسے برسات کے دنوں میں جبکہ چاروں طرف پانی برس رہا ہو اور ٹھنڈی ہوا کے جھوکے حتو نزدہ رہے رہی ہوں اُسوقت اگر آپ ایک دیا سلائی جلائیں گے تو

تو بہت مشکل سے جلیگی لیکن اگر گرمی کے دنوں میں جبکہ خوب لو چل رہی ہو اس دیاسلائی کو جلانا چاہیں تو بڑی آسانی سے جل جائیگی دوسرے اگر بیمار کو جسکو گرمی کے سبب بخار آتا ہے گرم دوائیں دینے چلے جاویں تو گرمی کے بڑھنے سے بیماری بڑھتی جائیگی اگر سرد دوا دیں تو بیماری گھٹنی شروع ہو جاویگی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موافق چیزوں کے سنیوگ سے ترقی اور مخالف چیزوں کے سنیوگ سے ہانی ہوتی ہے۔ اب معلوم کرنا چاہئیے کہ کون کون چیزیں ہیں جو آتما کو ملتی ہیں ان میں سے کون سی چیز ہے جو آتما کے انوکول ہے اور کون سی اس کے خلاف ہے۔ اسکا پتہ لگانے سے یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ مادہ اور خدا دو چیزیں ہیں جن سے روحوں یعنی آتما کو تعلق پیدا ہوتا ہے۔
روح مدرک بالذات اور متحرک بالآلات ہے یعنی جو گیان سروپ اور شریر کے تعلقات سے حرکت والا۔ مادہ حالت بدلنے والا اور غیر مدرک ہے اور خدا مدرک بالذات اور متحرک بلاآلات ہے اور عین سرور ہے۔

پیارے ناظرین جب کہ مادہ گیان اور حرکت سے خالی ہے اور جو گیان اور حرکت والا ہے تو جب مادہ سے تعلق پیدا کرے گا تو اس سے جبکہ گیان اور حرکت کی ترقی تو ہوتی نہیں ہاں مادہ کے گن اس میں معلوم ہونے لگیں گے

اگرچہ مادّہ کو حرکت جیو کے سبب سے حاصل ہو جائیگی بلکہ کچھ انش گیان کا
بھی سنیوگ سے معلوم دیگا لیکن جیو کے ساتھ دونوں برابر کم ہوتے چلے جائینگی
جسقدر مادّہ کی طاقت بڑھتی جائیگی اُسیقدر آتمک حالت گرتی جائیگی۔
دوسری طرف جب آتما گیان سروپ اور حرکت والے پرماتما سے تعلق کریگا تو
اُسکی طاقت گیان اور حرکت کی ترقی شروع ہوگی جسطرح جسقدر دیر تک دیاسلائی
دھوپ میں پڑی رہیگی اُسیقدر جلنے کی شکتی تیز ہوتی چلی جائیگی =
پیارے ناظرین اب سوال تو حل ہو گیا کہ آتما کال کہاں سے آتا ہے
اور نربلتا کہاں سے آتی ہے ہمارے بہت سے دوست کہیں گے کہ یہ خیالی بات
ہے لیکن اگر وہ غور سے دنیا کی تاریخ کو پڑھیں تو اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ آتمک بل
ایشور بھگتوں کا ہی حصّہ ہے۔ مثلاً آپ پتہ تو لگائیے کہ کیا وجہ تھی کہ راجہ ہرشچندر
اتنی مصیبتوں کے آنے پر بھی اپنے ستیہ پر قایم رہا کیا وجہ تھی کہ مہاتما رامچندر نے
پتا کی آگیا پاتے ہی راجیہ کو ایک حقیر چیز سمجھ کر چھوڑ دیا کیا وجہ تھی کہ لچھمن جی
نے سب آرام چھوڑ کر بھائی کے ساتھ بن کو جانا قبول کیا کیا وجہ تھی کہ سیتا جی جیسی
سکمار رانی نے بن بن میں پھرنا قبول کیا اور راجیہ وغیرہ چیزوں کی کچھ پرواہ
نہیں کی کیا وجہ تھی کہ راجہ موردھج کا شریر دو میان سے چیرا جاوے اور وہ

خوشی سے اُسکو دیسے کیا وجہہ تھی کہ مہاتما بھرتھری جی اپنے سارے راجیہ کو ایک حقیر
چیز سمجھکر چھوڑکر جنگل کو چلا گیا۔ کیا وجہہ تھی کہ گورو تیغ بہادر نے مسلمانوں کے
ہاتھ سے مرنا قبول کیا کیا وجہہ تھی کہ گورو گوبند سنگھ کے دونوں لڑکوں نے دیوار
میں چُنے جاکر مرنے کی پرواہ نہیں کی کیا وجہہ تھی کہ مہاتما نورن بھگت نے ہزاروں
مصیبتوں کو برداشت کیا لیکن اُسکا آتما پاپ کیطرف نہ چلا کیا وجہہ تھی کہ مہاتما
حقیقت رائے نے گیارہ برس کی عمر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے مرنا قبول کیا
لیکن اپنے دھرم سے نہ ڈرا۔ کیا وجہہ تھی کہ سوامی دیانند سرستی جی نے ساری
ہندوستان کا دشمن ہونا منظور کیا۔ اینٹ پتھر کھانا قبول کیا لیکن ادھرم کو بڑھنے
نہ دیا اور دھرم کے خلاف چلنا قبول نکیا۔ آپ غور کرینگے تو آپکو صاف معلوم ہوگا
کہ آتمک بل تھا کہ جس نے ان مہاتماؤں کو دُنیا کے مقابلہ میں فتحیاب کیا۔
پیارے ناظرین کیا آپ نے کبھی غور نہیں کیا کہ وہ کون سے اسباب تھے
جنھوں نے رانی پدمنی کو آگ میں جلکر مرنا قبول کرایا لیکن ایک یون شہنشاہ
کی بیگم بنا قبول نہوا وہ کون سی بات تھی کہ جس نے راجہ داہر کی رانی کو چتا میں جلکر
مرنے پر تیار کیا اور وہ کون سی شکتی تھی جس نے کرشنا کماری کو جلتی ہوئی چتا پر
بٹھلا دیا۔ کہاں تک گنائیں اس بھارت بھومی میں تو بے انتہا استریاں ہوئی

ہیں جن کے نام مثل ستارگان صفحہ ہستی پر چمک رہے ہیں۔ آپ لوگ اِسکا جواب
بھی دینگے کہ دھرم کا خیال تھا جس نے ان سکمار ستیوں کو بخوشی تمام ان
مصیبتوں کے سہنے پر تیار کر دیا۔ یہ دھرم کیا چیز ہے صرف ایشور اُپاسنا۔
بس آپ سمجھ گئے ہونگے تو دنیا میں دھرم ادھرم یا پاپ اور پُن جو دو لفظ
ہیں انکا مطلب صرف ایشور اپاسنا۔ اور پرکرتی کی اُپاسنا ہے۔ ایشور اُپاسنا
دھرم ہے جس سے آتما کو بل ملتا ہے اور وہ اُس سے اُنتی کے کام کرتا ہے
جس سے سنسار میں سُکھوں کی پراپتی ہوتی ہے دوسری ایشور اُپاسنا سے
ایشوری شکتی یعنی ویدک گیان کی پراپتی ہوکر جیو کی گیان شکتی بڑھجاتی ہے
سنسار میں جسقدر یوگی ہوئے ہیں جنھوں نے اپنے آتما کو پرکرتی سے الگ
کر کے گیان کیطرف لگایا ہے وہ سب سنسار میں گیانی اور عالم کہلائے گئے۔ اور
آج تک اُنکا نام اور کام صفحہ ہستی پر موجود ہے لیکن جتنے پرکرتی کے اُپاسک
ہوئے جنھوں نے آتمک ہانی کو حاصل کیا وہ غلام ہوکر چلے گئے۔ اُنھیں زندگی
میں جہالت اور تکلیفات نے گھیرے رکھا مرنے کے بعد بھی مصیبت کے سوا کچھ
کچھ نہ نصیب ہوا اور آج کوئی جانتا بھی نہیں۔
پیارے ناظرین آتما ایک راجہ ہے جسکا ملک یہ شریر ہے اور بدھی منتری

بدھی یعنی عقل وغیرہ اُسکے کرم چاری ہیں اگر یہ راجہ بلوان ہوتا ہے تو اپنے کرم چاریوں
پر حکومت کرتا ہے اور اپنی خواہش کے موافق اُنسے کام لیتا ہے اُسوقت
اُسکے کرم چاری اُسکے غلام ہوکر اسکو ہر طرح کا سکھ دیتے ہیں لیکن جبوقت
نربل ہو جاتا ہے اُسوقت کرم چاری اُسپر غلبہ کر لیتے ہیں اور وہ ایک ایک
کی خوشامد کرتا ہے اور انکے واسطے خوراک مہیا کرتا پھرتا ہے اگرچہ یہ کام
ان کرم چاریوں کا تھا کہ اپنی خوراک حاصل کریں یعنی اپنے وشیوں کو
بھوگتے ہوئے راجہ کے واسطے خوراک یعنی بیرونی پدارتھ کا گیان حاصل کریں
لیکن آتما کو نربل دیکھکر یہ ایسے آلسی اور مغرور ہو جاتے ہیں کہ راجہ کو خوراک
انکی خوراک کی فکر لگی رہتی ہے اسکی ساری آزادی اور عظمت کم ہو جاتی ہے
اور وہ اسکے پیچھے اُنکی بجائے غلام تصور کرنے لگتا ہے اب اُسکا فرض
یہ ہو جاتا ہے کہ سائیس کیطرح گھوڑوں کے کھلانے میں مصروف رہے
اُسے اپنی اصلی منزل کا خیال بالکل نہیں رہتا ہے اور وہ جن کاموں کو وہ پرتنتر
کی حالت میں ایک دن کا سمجھتا تھا اب نربلتا میں اسکو ایک بہت کام سمجھ لیتا ہے
جن چیزوں کا گیان اُسے پربلتا کیحالت میں آسانی سے ہو سکتا تھا اب وہ
اُسکے خیال میں بہت دشوار معلوم ہوتی ہیں ۔

پیارے ناظرین یہ تو آپ جانتے ہیں کہ جس قوم کا سردار لایق نہیں وہ قوم ہمیشہ
اکامیاب ہتی ہی اور جس ملک کا راجہ نالایق ہی اُس کی رعیت ہمیشہ تکلیف سہتی ہی
راجہ کا کام راجہ سے ہوتا ہی غلام سے ہو نہیں سکتا اسیطرح جیو پرلم آتما کے کام
زل آتما سے ہو نہیں سکتے اور سنسار میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ جس آدمی کی
ندریں اُس کے اختیار میں نہوں اُسکا خاندان اُسکے قبضہ میں نہیں رہتا اور جو
پنے خاندان پر حکومت نہ کر سکے وہ اپنے محلہ پر حکومت نہیں کر سکتا اور جو اپنے
محلہ پر حکومت نہ کر سکتا ہو وہ اپنے گاؤں پر حکومت نہیں کر سکتا اور جو اپنے
گاؤں پر حکومت کرنیکے لایق نہیں وہ اپنے صوبہ پر حکومت نہیں حاصل کر سکتا اور جو
صوبہ کی حکومت کے قابل نہ ہو وہ ملک پر کسطرح حکومت کر سکتا ہی اور جو
ایک ملک پر بھی حکومت نکر سکتا ہو وہ دُنیا پر کسطرح حکومت کر سکتا ہی۔ گویا
اس سے پتہ ملتا ہی کہ دُنیا میں سب سے بڑی کامیابی کی سیڑھی آتما کی اندریوں اور من
پر حکومت ہے اور اندری اور من پر حکومت کے واسطے آتما کو بہت بھاری شکتی
کی ضرورت ہی کیونکہ یہ اندریں سنسار کے لاکھوں پدارتھوں کو من کے ذریعہ سے
پیش کر کے آتما کو دھوکھا دینا چاہتے ہیں لیکن پر آتما جسکا گیان گُن پرماتما کی
شکتی سے سہایتا پا کر اُنّتی کر چکا ہے جسکو ہر ایک پدارتھ کا یتھارتھ گیان ہی

وہ ان اندری اور من کے دہوکھے میں نہیں آتا۔ جبوقت اندری ایک سروپ والی
استری کو پیش کرکے من کے ذریعہ آتما میں کام کی خواہش پیدا کرنی چاہتی ہے یا
آتما کو کام کی زنجیر سے باندھنے کی خواہش کرتی ہے اُسیوقت پرل آتما اندریوں کو
جواب بتلاتا ہے کہ یہ تو۔ ہڈی۔ ماس۔ خون۔ پاخانہ۔ پیشاب اور چربی
کا مجموعہ ہے جب کہ یہ ساری چیزیں ناپاک ہیں تو انکا مجموعہ کسطرح پاک ہو سکتا ہے
پرل آتما کی اس بات کو سُنکر من کھسیاتا ہوکر چپ ہو رہتا ہے اسی طرح لالچ کے
واسطے ہیرے جواہرات اور چاندی سونا پیش کرتا ہے تب آتما کہتا ہے
کہ یہ چیزیں تو کسی کام میں نہیں آتیں ان سے تو کام نہیں نکل سکتا کیونکہ یہ
سب مٹی اور اگنی کی بگڑی ہوئی حالت ہے اسیطرح پر من جسقدر پدارتھوں
کو دکھلاکر آتما کو اندریوں کے وشیوں میں پھنسانا چاہتا ہے پرل آتما
اُسی قدر اُن چیزوں کی اصلیت کو جتلا کر اُن سے ویراگ ظاہر
کرتا ہے اور اندریوں کو دشمن سمجھکر سمادھی کے ذریعہ سے اُنھیں قید
کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جب یہ قید ہو جاتے ہیں تب ان سے با قاعدہ
کام لیکر اپنے سکھوں کو حاصل کرتا ہے اور نربل آتما ہمیشہ انکا غلام ہوکر
انکی خواہشوں کے پورا کرنے میں اپنی زندگی خرچ کرتا ہے اُسے ایک

منت بھی یہ چین نہیں لینے دیتے ابھی وہ ایک چیز کو لا کر حاضر کرتا ہی
دوسری خواہش پیش کرتے ہیں یعنی نہ تو بھوگ سے
وشے کی اگنی بجھتی ہے اور نہ نربل آتما کو شانتی نصیب ہو سکتی
ہے پس سنسار میں جو کچھ سنسارک و مکتی سکھ ہے وہ
صرف پربل آتما کے واسطے ہے اور جو کچھ دکھ ہے
وہ نربل آتما کے واسطے ہے اور ایشور کی آگیا پالنا
سے آتما پربل ہوتا ہی اور پرکرتی کی اپاسنا نربل۔
آؤ پیارے آریہ بھائیو ہم سب ملکر آتمک بل کو
حاصل کریں جس سے سنسار کے دکھوں سے
چھوٹکر مکتی کو پراپت ہوں۔
اوم شانتی شانتی
شانتی

آریہ سماج کے نیم

(١) ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں انکا آدی مول پرمیشور ہے۔

(٢) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ انت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(٣) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(٤) ست کے گرہن کرنے اور است کے تیاگ میں سروداآدیت رہنا چاہئے۔

(٥) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(٦) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(٧) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

(٨) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(٩) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

(١٠) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

تعلیم [illegible]

آریہ سماج کی ہر قسم کی پستکیں آریہ بھاسکر پریس مراد آباد سے ملیں گی

اوؐ ॐ — ओ३म्

ٹریکٹ نمبر ۲۹

مورکھتا

مصنفہ

پنڈت کنڑپا رام شرما جگرانوی آنریری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر

شایع کیا

شمس المطابع پریس مراد آباد میں چھپی

بار اول ۱۰۰۰ جلد | بقلم م۔ س۔ | قیمت فی جلد ۳ پائی

ओ३म्

مورکھتا

پیارے ناظرین آجکل آپ دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج جیسا اُتّم سدّہانت بھی سنسار میں ناکامیاب ہو رہا ہے لوگ اسکی ویسی قدر نہیں کرتے جیسی کہ ہونی چاہیئے یہاں تک کہ بہت سے لوگ اِس کے مخالف ہو رہے ہیں اِس کی وجہہ کیا ہے۔ ہمارے بہت سے نادان دوست کہیں گے کہ اِسکا سبب آریہ دھرم کی کمزوری ہے لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلطی ہے کیونکہ آریہ دھرم ایسا خراب ور کمزور نہیں کیونکہ جس دھرم کا اُدیش سنسار کا اُپکار کرنا ہو کون بیوقوف ہے جو اُس کے خلاف کام کرے۔ بہت لوگ کہیں گے۔ آریہ سماج کی تعلیم خراب ہے لیکن وید جیسی افضل کتاب جسکی تصدیق گوتم۔ کپل وغیرہ رشیوں نے اپنے شاستروں میں پورے زور سے

...ھی جس کو موجودہ زمانہ کے لائق فلاسفر بھی سب سے پُرانی کتاب تسلیم کرتے ہیں جسکو سوہن ہار جیسے لائق بدیشی اپنی زندگی کا شانتی دایک اور موت کے بعد سُکھ دینیوالا تسلیم کرتے ہیں پھر کسطرح کہا جا سکتا ہے کہ آریہ سماج کی تعلیم کمزور ہے۔ آپ کہیں گے پھر کیا وجہہ ہے کہ آریہ سماج اسقدر کمزور ہے اسکا جواب یہ ہے کہ آریہ سماج کے ممبروں کی مورکھتا ہی اس کا بڑا سبب ہے =

پیارے دوستو ہمارے بہت سے دوست کہیں گے کہ جس آریہ سماج میں بڑے بڑے لائق۔ بی اے۔ ایم اے۔ موجود ہوں جس آریہ سماج میں داخل ہوتے ہی ایک جاہل وہ مورکھ آدمی سرک باچپتی بنجاتا ہے تمہارا اُس آریہ سماج کے ممبروں کو مورکھ بتلانا سراسر غلط ہے لیکن ایسا وہی لوگ کہہ سکتے ہیں جو لوگ مورکھتا کے لکشنوں سے واقف نہیں آپ کہیں گے مورکھتا کا لکشن کیا ہے اور تعلیم یافتہ لوگ کسطرح مورکھ ہو سکتے ہیں لیکن خیال رہے دُنیا میں عقلمند وہ ہے جو بیماری کو پیدا ہونے دے اور مورکھ وہ ہے جو پہلے بیماری پیدا کر لے اُس کے بعد دوائیوں کی تلاش کرتا پھرے =

سو یہی حال عام طور پر موجودہ تعلیم یافتہ لوگوں کا دیکھا جاتا ہے کہ اول تو وہ ضرورتیں بڑھا کر بیماری پیدا کر لیتے ہیں بعد میں اس ضرورت کی بیماری کو دور کرنے کے واسطے ٹھگی چوری وغیرہ کرتے ہیں کیا اس قسم کے آدمیوں کو کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے

اب آپ پوچھیں گے کہ آریہ سماج کے ممبروں کی مورکھتا کیا ہے۔

پیارے دوستو جب کبھی ممبران آریہ سماج کسی براہمن سے بات کرتے ہیں تو ان لفظوں میں کہتے ہیں کہ برہمن گُن کرم سے ہوتا ہے جب کشتری سے کہتے ہیں تو بھی گُن کرم کا ہی ذکر کرتے ہیں غرضکہ ہر ایک ورن۔ آشرم اور سادھو وغیرہ میں گُن کرم کی تلاش کرتے ہیں لیکن جب اِن کے حالات معلوم کیجئے تو حضرت آریہ بننے کے واسطے کوئی گُن کرم ہی نہیں مانتے اسکے واسطے درج رجسٹر ہونا ہی ایک کافی گُن کرم ہے یا تھوڑا چندہ دیدیا پھر تو آپ آریہ سبھاسد ہی ہو گئے۔ ان لوگوں نے سوامی دیانند جیسے فاضل اجل کو بھی اپنی خرابیوں سے بدنام کر دیا ہے۔

پیارے ناظرین اگر آپ آریہ سماج کے لیڈروں کی طرف دیکھیں گے تو آپکو معلوم ہوگا کہ بعض اپنی جیبھ کے سواد کے واسطے بیزبان جانوروں کے گلے پر چھری چلاتے ہیں بعض کبھی کسی رنڈی کے لئے مسلمان ہو جاتے ہیں اگر وہ مر جاوے تو پھر کسی دوسری آوارہ عورت کو دخل کر لیتے ہیں اسکا نام انھوں نے دھرم رکھ چھوڑا ہے بہت سے لوگ کہیں گے کہ ایسے آدمیوں سے کوئی ہانی نہیں کیونکہ اُنھوں نے نیوگ کر لیا لیکن ایسا کہنے والے سراسر بیوقوف اور آریہ سدہانت سے ناواقف ہیں کیونکہ کہیں آریہ پُستکوں میں نیوگ اِس قسم کا نہیں لکھا کہ وہ تینی بنے نہیں نہیں وہ

پتیبرتا دھرم تتپر بنجاوے۔

پیارے دوستو یہی بیوقوفی نہیں بلکہ اِس قسم کی عورتوں کو یہ بڑا دھرماتما سمجھ کر گارگی آدی پتی برتا دیویوں سے بھی ادہک مانتے ہیں۔ جب کبھی اُنکو اپنی کنیاؤں کو تعلیم دینے کی ضرورت ہو اپنی استریوں کو سکشا دلانی ہو تو اِسی قسم کے آدمی اور عورتیں تلاش کر کے لے آتے ہیں یہ بیوقوف یہ نہیں سمجھتے کہ دُنیا میں کہنے سے کرنی کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ جب لڑکیوں کو یہ معلوم ہوگا کہ ہماری ادہیاپکہ جی اِسی قماش کی ہیں تو اُن کے دلوں پر کس قسم کا اثر ہوگا کیونکہ مہاتما کرشن لکھتے ہیں۔

यदयदाचरति श्रेष्ठात दत देवेतरो जना।
स प्रमाणं कुरुते लोकात दनुवर्त्तते ॥ ॥

ارتھ جیسا گورو اور آچاریہ وغیرہ بزرگ بیوہار کرتے ہیں ایسا ہی عام لوگ کرتے ہیں اور اُسی کا دُنیا میں پرمان مانا جاتا ہے اور لوگ اُس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

پیارے دوستو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ بدچلن ادھیاپک ہونے سے یا اُسکی پہلے اطوار پر نظر ڈالنے سے لڑکیوں پر کس قسم کا اثر پڑ سکتا ہے اور یہی تاستر کاروں کا

شٹرھانت ہے۔

मातृमानपितृमानाचार्य्यमानपुरुषोवेद

یعنی ماتا۔ پتا اور آچارج کے لائق اور دھرماتما ہونیسے بالک لائق دھرماتما بن سکتے ہیں لیکن جن کے دھیاپک ودیادھیاپکہ بدچلن کنٹھو بھاشی وغیرہ مورکھتا کے گنوں سے پورن ہوں اُن بالکوں کے دھارمک ہونیکی آشا کرنا اگنی تاپکر سردی حاصل کرنے کی مثال ہے۔ مورکھوں کے پانچ لکشن شاستر کاروں نے مانے ہیں جیسا کہ کہا ہے۔

मूर्खस्य पंच चिन्हानि गर्वि दुर्वचनितथा
हठी च दुर्वादी च परोपकार न मन्यते ॥

یعنی مورکھ کے پانچ نشان ہیں۔ پہلے مغرور یعنی ودیا تو کچھ بھی نہ ہو لیکن ابھی مان اسقدر ہو کہ اپنے آپکو گوتم کناد یاگارگی اور میتری سمجھنے لگے یا خود خراب ہو سنسار بھر کو خراب کردے۔ دوسرے کٹو بچن بولنے والا جسکی زبان اپنے اختیار میں نہ ہو۔ تیسرے ہٹ کرنیوالا یعنی بلا سمجھے اپنی بات کو سچ اور دوسروں کی بات کو جھوٹ

بتلانیوالا - جیسے نقصے بلا دلیل بحث کرنیوالا خود تو کچھ نہ جانتا ہو ادھر اُدھر سے
اٹکلپو لگا کر اپنی شہرت کی خواہش رکھنے والا - پانچویں جو کسی پُرش کے اُپکار کو نہ مانے ۔

پیارے دوستو یہ اوگن سنسار میں پرانیوں کو ناش کرنیوالے ہیں - جب ادھیا پک
اور ادھیاپکاؤں میں یہ گن پائے جاویں تب اُس دیش کے دُر بھاگ ہیں کیا دیر ہے
اسکے علاوہ ایک بڑی مہر کھاتا یہ ہے کہ آریہ سماج کے ممبر ہمیشہ قانون قدرت کے
خلاف آتشار کرتے ہیں اور منہ سے یہ کہتے ہیں کہ ویدک تعلیم بالکل قانون قدرت
کے موافق ہے - دُنیا میں جسقدر دیکھا جاتا ہے یہ قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت
دریا کسی چشمہ سے نکلتا ہے تو اُسکا پانی بالکل شفاف ہوتا ہے لیکن جسقدر وہ میدان
کی زمینوں میں جاتا ہے اُسی قدر وہ پانی گدلا ہوتا چلا جاتا ہے اور یہی حالت
اور مذہب کا ہے جسوقت کوئی مذہب کسی آچارج سے شروع ہوتا ہے تب اُس مذہب کے
ماننے والے اُس کے پکے حامی ہوتے ہیں لیکن جسقدر وہ پرانا ہوتا جاتا ہے اُسی قدر
اُسکے ماننے والے ڈھیلے ہوتے جاتے ہیں لیکن ممبران آریہ سماج بدچلن ادھیاپک
ادھیاپکاؤں سے یا بدچلن عہدے داروں کو بنا کر یہ اُمید رکھتے ہیں کہ اس سے
نیک چلن آدمی یا عمدہ سوسائٹی تیار ہو جاویگی ۔
پیارے ناظرین بہت سے آریہ سماجک یہ کہیں گے کہ ایسا کام سوامی جی نے

ہی کیا کہ بہت سے آدمیونکو بدچلن جانکر بھی اُنکو آریہ سماج کا ممبر بنا لیا لیکن اُن کا یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ سوامی جی مہاراج نے کسی کو بدچلن جانکر آریہ سماج کا ادھکاری نہیں بنایا بلکہ ایک اُپ نیم آج تک آریہ سماجوں میں موجود ہے جس میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک برس تک سداچار سے رہے اور اپنی آمدنی کا ستانش چندہ دے وہ آریہ سماج کا سبھا سد ہوسکتا ہے لیکن ادھکاریان آریہ سماج جو اکثر وکیل وغیرہ لامذہب آدمی تھے جن کو کرم دھرم سے بالکل مس نہ تھا اُنھوں نے اپنی کم سمجھی سے یہ خیال کرکے کہ اگر سداچار کی قید لگی رہیگی تو ہم بھی ادھکاری سماج کے نہ بن سکینگے اور اُسوقت ہمیں وکالت کے نوٹس دینے کا موقع نہ مل سکے گا دوسرے آریہ سماج میں کم لوگ شامل ہونگے اور سماجوں کے کام میں نقصان ہوگا اسواسطے سداچار کے اُپ نیم کو بالکل ڈھیلا کردیا اور سماجوں میں سے گُن وکرم اور سداچار کا خیال بالکل اُڑ گیا صرف ستانش کا حصہ ضروری سمجھا گیا جس سے یہ دہارمک سوسائٹی اپنے درجہ سے گرکر ٹکا پنتھ ہوگئی ۔

پیارے ناظرین جہاں ٹکا پنتھ یا خود غرضی آجاتی ہے وہاں اُسکے چیلے چانٹے جھوٹ۔ بغض۔ حسد۔ وشواش گھات۔ کرتگھنتا وغیرہ خود آموجود ہوتے ہیں اور انکے آنےسے انسان اندھے ہوکر دھرم ادھرم کے وچار سے بالکل الگ ہوجاتے

ہیں جس سے وہ فایدی جو ایک نیک سوسائٹی سے دُنیا کو پہونچ سکتے ہیں بالکل
مفقود ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بہت سے دوست اعتراض کریں گے کہ تم نرالے
ڈھنگ کی گفتگو کرتے ہو اگر سب کے خیال اسی قسم کے ہو جاویں تو آریہ سماج میں
چند آدمی ہی نظر آنے لگیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ آج تک دو قسم کے لوگ ہیں ایک
ریفارمر اور دوسرے اُس کے پیرو اور ریفارمر بھی دو قسم کے ہوئے ہیں ایک
وہ جن کا یہ اُصول تھا کہ دُنیا کے ساتھ ملکر کام کرنے چاہئیں اور ملاپ سے لوگوں کا
سُدھار کرنا چاہیئے اور دُنیا کی جزوی خرابیوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ دوسرے
وہ جنکا خیال یہ رہا ہے کہ دُنیا کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے۔ اخیر کامیابی انہیں
لوگوں کو ملی ہے جنھوں نے دُنیا کی پرواہ کو چھوڑ کر صرف سچائی اور پرماتما پر بھروسہ
کیا ہے۔

پیارے ناظرین اگر آپ غور سے سوچیں کہ دوسرے لوگوں کو اپنی طرف
لانے کے واسطے دو قسم کے راستے ہیں ایک اصلی گُن دوسرے زیادہ شور و غل
جس وقت ایک خوشبودار پھول باغ میں اپنی بھینی بھینی خوشبو سے اپنے پاس سے
گذرنے والوں کے دلکو کھینچتا ہے تو لوگ اُس باغ کے ایسے شائق ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ
صبح اور شام باغ کی سیر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں انھیں کوئی ترغیب سوائے پھولوں کی

خوشبو اور باغ کی صاف ہوا کے نہیں دیجاتی اور باغ میں آنیوالے باغمیں آ[illegible]
صحت کا بڑا ذریعہ سمجھکر اُس کو اور کاموں سے مقدم سمجھنے لگتے ہیں جس کا نتیجہ [illegible]
ہے کہ ہر ایک آدمی اپنا باغ بنانا اپنے اپنے گھروں میں ویسے پھول لگانا شروع کر[illegible]
ہے۔ اِن پھولوں کی اچھی خوشبو سے لوگ اسقدر محبت کرنے لگجاتے ہیں کہ تھوڑی
دیر تک بھی اُس سے الگ رہنا شاق معلوم ہوتا ہے۔ دوسری طرف اگر کوئی آدمی [illegible]
ہوکر چلّانا اور دوسروں کو بُرا بھلا کہنا شروع کردے تو بھی لوگ چاروں طرف سے [illegible]
آئیں گے لیکن اصلی حالت معلوم ہونے پر چلّانے والے کو بددعائیں دیتے
چلے جائیں گے اُن کے دل میں چلّانے والے کی قدر تو نہیں کریگی بلکہ متنفر
ہوکر بیوقوف اور نالائق بتانے لگیں گے۔

پیارے ناظرین یہی حالت بعینہٖ آریہ سماج کی ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی
اپنی وید ودیا کی پربل شکتی سے سنسار بھر کو اپنی طرف کھینچا چاہتا تھا جس سے
ہزاروں آدمی اِس باغ آریہ سماج کو جان سے زیادہ عزیز سمجھنے لگ گئے
اُن کے دلوں میں اِس سے اسقدر محبت ہوگئی تھی کہ وہ اپنے کُنبے کو چھوڑ
دینا بھائیوں کے طعنے سہنا مال کا نقصان اُٹھانا دن رات محنت کرنا غرض
یہ اِن تکلیفوں کا سہنا بھی اپنے واسطے فخر سمجھتے تھے اُسی وقت ممبران آریہ سماج [illegible]

اور صحبت نیک چلنی کے خیالات اور سوامی جی مہاراج کی عملی زندگی یہ امیدیں دلا رہے تھے کہ بس اب سنسار بھر میں سکھ پھیل جائیگا مدتوں کے بچھڑے ہوئے بھائی جو بسبب جہالت اور خودغرضی کے ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہو رہے ہیں اب ملکر ایک ہو جائیں گے اور مہابھارت کے بعد جو خرابیاں پھیل گئی ہیں وہ سب دور ہو جائینگی۔

پیارے ناظرین یہ امیدیں بندہ ہی رہی تھیں کہ دیش کے دُر بھاگیہ سے وہ مہکتا ہوا پھول اس باغ سے الگ ہو گیا اور سنسکرت بانی اور دیا کی سگندھی یہاں سے نکل گئی اسی وقت لوگ باغ سے چلنے شروع ہوئے اتنے میں شور مچانیوالوں نے شور مچانا شروع کیا ہزاروں آدمی اکٹھے ہو گئے پہلے سے زیادہ بھیڑ بھاڑ ہو گئی لیکن اس اصلی خوشبو کے نہ ہونیسے لوگوں کے نزدیک اس باغ کی قدر نہ رہی اور ان میں جو قربانی کا مادہ تھا وہ بالکل جاتا رہا نہ وہ محنت رہی نہ اتفاق رہا صرف لوگوں کو کوسنا اور خود کچھ نہ کرنا یہ رہ گیا لگے پوپ پوپ کی آواز کرنے تیرتھ پئیں۔ مانس کھالیں اور ہر قسم کا بیوبھچار کریں یہ سب کرتے ہوئے بھی مورتی پوجا کا کھنڈن شرادھ کا کھنڈن کرینگے نتیجہ یہ نکلا کہ انکی سورکھتا کو دیکھ مہا الفولوں نے بھی ایسا ہی شور مچانیوالا گروہ یعنی دھرم مہا منڈل کھڑا کر لیا کچھ دن تک خوب

شور مچا دُنیا میں دھوم دھام رہی سوائے چند خود غرضوں کا پیٹ بھرنے کے
نتیجہ ندارد۔ آریہ سماج میں نہ محبت رہی نہ مہا منڈل میں صرف آپس کے شاستراتھ
اور جھگڑے باقی رہ گئے۔

پیارے ناظرین شروع شروع میں تو سوامی جی مہاراج کی ویدک اُپدیش اور انکے
شاستری وچاروں کو سنکر براہمنوں نے بھی سنسکرت پڑھنا شروع کر دیا تھا جس سے
آشا ہوتی تھی کہ تھوڑے دنوں میں ویدوں کا سورج اودے ہو جائیگا تب یہ متوں
کے چراغ بجھ جائیں گے اور چور ڈاکو اور شیر بھیڑیئے اس اندھیری رات میں
نقصان پہونچا رہے ہیں یعنی بد رسمیں اور بُرے چال چلن دور ہو جائیں گے لیکن
سوامی جی کے بعد سنسکرت کی کمزوری سے آریہ سماج کا بھاؤ بجائے مضبوط شاستری
پرمانوں کے زیادہ تر من گھڑت دلیلوں پر چلا گیا جسکے واسطے مخالفوں نے بھی
اسی قسم کا انتظام شروع کر دیا۔ سنسکرت پڑھنے کی بجائے صرف زبان سے
ہی کام لینے لگے۔ پنڈت دین دیال وغیرہ بجائے اس کے کہ ویدوں سے
مورتی پوجن وغیرہ ثابت کرتے۔ اُقلیدس وغیرہ سے ثابت کرنا شروع کر دیا۔
نتیجہ یہ ہوا کہ لڑائی جھگڑا اور پھوٹ تو بڑھ گئی لیکن جس منزل کے پہونچنے کے واسطے
کام شروع کیا تھا وہ اور بھی دور جا پڑی۔ سچائی کی جگہہ پالسی نے لے لی اور

دھرم کی جگہ شہرت کے قبضہ میں آگئی اور سنسکرت کی جگہ انگریزی تعلیم کے
حصہ میں آگئی ۔

پیارے ناظرین جب بسطر حیر آریہ سماج کی ٹرین پٹری سے گر کر اپنی
منزل پر پہونچنے کے ناقابل ہوگئی تو اس کے ڈرائیوروں نے جو غرور کے نشہ میں
چور تھے اپنی من گھڑت لائن پر لانے کی کوشش کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آپس میں
پھوٹ پڑ گئی ۔ ایک اپنی طرف کھینچنے لگا دوسرا اپنی طرف ۔ صد افسوس کہ ساری
اُمیدیں مورکھتا کی بھینٹ ہو گئیں ۔ نتیجہ سوائے مخالفت کے اور کچھ نہ ہوا لیکن آپ
بھی کہیں کہیں سوامی جی کی زندگی کام کرتی رہی جس سے کبھی کبھی ایک آدھ شاستراتھ
ہوتا رہا لیکن اسکا انتظام ہمیشہ بے ڈھنگ ہوا کیونکہ جب کبھی سکھر لاہور
جالندھر وغیرہ میں شاستراتھ ہوا تو الہ آباد سے پنڈت بھیم سین کو یا بنارس
سے پنڈت منی رام کو بذریعہ تار بلایا گیا جس سے سمجھنے والوں کو یہ
خیال ہو گیا کہ الہ آباد سے لیکر جالندھر تک آریہ سماج میں کوئی بھی
وِدوان نہیں ہے ۔ غرض اسی طرح کی بے ڈھنگی چالوں سے وہ باغ جسمیں چاروں طرف
سے لوگ آ رہے تھے جس کی خوشبو کو دیکھ کر لوگ اپنے گھروں میں باغ
لگانے کی کوشش کر رہے تھے اصلی خوشبودار پودوں سے خالی ہو کر صرف

شور مچانیوالوں کی جا بے پناہ ہو گیا۔ اُس وقت خوشبو کے خواہشمند تو تھیوسافیکل
سوسائٹی۔ رادھا سوامی وغیرہ کے من گھڑت متوں کیطرف چلدیئے اور شور
مچانیوالے اُس باغ میں رہ گئے۔

آریہ گن کیا آپکو اس ۲۴ سال کے تجربہ نے جو سوامی جی کی موت سے
آج تک گذرا ہے اسقدر کبھی سوچنے کا موقع نہیں دیا کہ آپ سوچیں کہ کیا وجہ
تھی کہ سوامی جی کی زندگی میں آریہ سماج میں اپدیش پریم تھا اور لوگ آچرنوں کے سُدھار
میں ترقی کر رہے تھے اور آج سب آپس میں پھوٹ رہے ہیں خود غرضی اور
خود نمائی کی بیماری جیسی کہ عام لوگوں میں موجود تھی وہ آریہ سماج میں بھی آتی جاتی ہے
اسکا سبب صرف یہ ہے کہ آریہ بننے کے واسطے گُن کرم کی ضرورت نہیں مانی گئی۔ اگر
آپ چاہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنی مقصود کیطرف چلے تو ویدک تعلیم کو پھیلانا اور ادھرم
سے بچنے کی کوشش کریں اور یہ بھی خیال رکھیں کہ بعض مورکھ آریہ سماجوں کے پردھان
جو ویدک دھرم کی عزت سے بالکل ناواقف ہیں جن کو آریہ سماج کی تعلیم اور اُس کے
بانی کے آدیش سے بالکل واقفیت نہیں اپنی غلطی سے پولیٹیکل خیالات کے لیکچر
یعنی تعصب دھرم کی پُکار کو جو آریہ دھرم کی جانی دشمن ہے اپنے پلیٹ فارم پر ہونے
سے بچائیں۔

پرجوش نوجوان جو آریہ دھرم کی اصلیت سے ناواقف ہیں ان جوشدار تقریروں
سے خوش ہوتے ہیں لیکن ان کی ناعاقبت اندیشی نے آریہ سماج کو بہت ہی نقصان
پہنچایا ہے کیونکہ آریہ سماج کا اُدّیش سنسار بھر کا اُپکار کرنا ہے وہ کسی پرانی کو
بلاوجہ نقصان دینا پسند نہیں کرتا لیکن قوم قوم کی پکار کا مطلب
قوموں کا مقابلہ کرانا اور آپس میں دویش پھیلانا ہی دھرم کے
خیال سے کہ آدمی آچرنوں پر بہت زور دیتے ہیں اور
قوم قوم کی پکار سے اتفاق کے واسطے ہر قسم کی
دُراچار کو جائز رکھتے ہیں اسی واسطے
آریہ سماج کے لائق پریسیڈنٹوں کو چاہیے
کہ اس شور و غل سے
باز آئیں۔

ذ

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ ودّیا اور ودّیا سے جو پدارتھ جانی جاتی ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اسّت کے چھوڑنے میں سروداؔ اُدیت رہنا چاہیے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور اسّت کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

بقلم — م — س

آریہ سماج کی کُل پستکیں ویدک دھرم پریس مرادآباد میں ملینگی

اوم
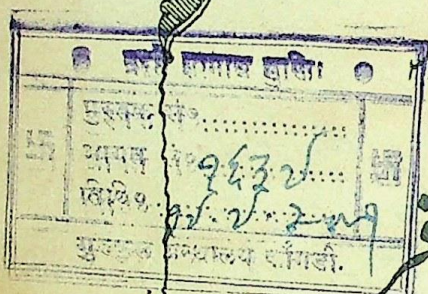
ٹریکٹ نمبر ۲۲

آریہ مسافر

مصنفہ

کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی وشمالی

جکو

بابو مکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مرادآباد نے چھپواکر شائع کیا

بار دویم ۱۰۰۰ جلد — قیمت فیجلد ۲؍

ویدک دھرم پریس مرادآباد میں
چھپا

آریہ نو

اے رشی سنتان تیری حالت زار پر کس کو رونا نہیں آتا۔ کون ایسا
سنگدل ہے جو تیرے سخت مصائب اور گذشتہ جاہ و جلال کو دیکھ کر نہ پگھل
جاتا ہو تیری سچی ویارکت شکتی اور سچی اودارتا تو سنسار بھر میں مشہور ہی ہے
تیرے دھرم پر قربانی کا خیال تو تجھے اس گری ہوئی حالت میں بھی سب
ملکوں میں تجھے عزت دلا رہا ہے تیری ویدک ودیا کا سورج بھی باوجود ہزار
قسم کے بادلوں میں چھپا ہوا ہے تو بھی کل دنیا کے چراغوں لیمپوں اور بجلی کی روشنی
والوں کو تیرے سامنے سر جھکانے کے واسطے تیار کر رہا ہے۔ تیری سچی ویرتا اپنا
آپ ہی نمونہ ہے وہ اپنا ہاتھ کسی کو نقصان پہنچانے کے واسطے نہیں اٹھاتے۔ تیری
ویرتا اناتھوں کی حفاظت اور دھرم جاتی کے فائدہ میں کام آتی ہے۔ تیری اگر نگینا

کا نمونہ اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے کہ جن سچے مہاتماؤں نے تیرے لئے مصیبتیں
اٹھائیں تو نے انہیں دیوتوں میں جگہہ دیکر انکی پرستش کی انکی یادگاروں کو ایسی
عمدگی سے قایم رکھا کہ باوجودیکہ لاکھوں برس گذر گئے لیکن سننے والوں کی خیال
میں یہی معلوم دیتا ہے کہ وہ ابھی گذرے ہیں تو نے اپنے دھارمک پرشوں کو جس
عزت سے ممتاز کیا وہ بڑے سے بڑے دھارمک کے دلمیں بھی دھرم کا
النشاہ بڑھا رہی ہے تیری کون سی بات ہے جو انوکھی نہیں دنیا کی مادہ پرست قوموں
کے خیال میں تیرے اتہاس اچنبھا معلوم دیتے ہیں۔ جسطرح الو کی نظر سورج کا
اندازہ ممکن ہے اگر وہ اوسکی ہستی سے ہی انکار کرے تو بیجا نہیں کیونکہ اوسکی آنکھیں
اس قسم کی بنی ہیں کہ وہ اوسکو دیکھنے سے لاچار ہے۔ ہمارے رشی سنتان تجھی ہی
اریہ نام کا گورو دیا گیا ہے تیرے ہی دلیش کو آریہ ورت کہا گیا کیوں یہ عزت
اوروں کو نصیب نہیں ہوئی۔ صرف اسوجہ سے کہ اور دیشوں کو ویدک تعلیم نہیں اور
لوگ مادی چیزوں کو چھوڑ کر غیر مادی چیزوں کی اہلیت سے ناواقف رہے انکی
ساری خوشی لذایذ نفسانی کی قید سے نہیں نکلی انہوں نے اگر موت کے بعد
کسی کرموں کے پھل یعنی بہشت کو تسلیم کیا تو وہیں سوائے نفسانی چیزوں
یعنی حور و غلمان یا کھجور و انگور وغیرہ میوہ جات اور باغ اور نہروں کے انہیں کچھ بھی روحانی

خوشی نصیب ہوئی تیرا ہی دھرم روپی سورج تھا کہ اربہا کروڑ برس تک کل دنیا کو روشنی دیتا رہا

رشی سنتان جہاں تجھے آریہ نام کا فخر دیا گیا ہے وہاں سچا سفر بھی تو ہی کر سکتی ہے جن لوگوں میں خدا کا علم نہیں جنکو روحانی چیزوں کا گیان نہیں انکی زندگی کا منزل مقصود سوا نفسانی چیزوں کے حاصل کرنے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر کبھی روحانی خوشی یعنی سادھی شانتی اور مکتی کا علم ہوا تو تجھہ کو اگر کبھی سنسار کے بھوگوں کو صرف ایک دو ہی سمجھا تو تو نے اگر کبھی پرکرتی کے بازار سے نکلکر پرماتما کی طرف چلنے کا خیال ہوا تو تجھہ کو اگر کبھی سنسار کے اپکار کیواسطے سفر کیا تو تو نے سچ مچ دیکھا جاوے تو آریہ اور مسافر دونوں لفظ تجھپر صادق آتے ہیں تو سچ مچ اگر رشیوں کے خون سے بالکل خالی نہیں ہو گئی اگر تیری اندر پرانی کرتیاں کے نشانات موجود ہیں تو میں تجھے آریہ کہنے سے نہیں رکونگا۔ اور اگر سنسار بھر کے اپکار کی منزل کیطرف عملی طور پر چلنا شروع کر دیا ہے تو میں سچا مسافر کہونگا۔ بس رشی سنتان تو آریہ مسافر کے نام سے پکارے جانے کے لایق ہے۔

رشی سنتان جو مسافر منزل پر پہونچے بغیر سو جاتے ہیں تو راستے کے چور اور ڈاکو اُن کے مال و متاع کو جو اون کے سفر کیواسطے زاد راہ تھا چور لیجاتے ہیں جسسے او

مسافروں کو منزل پر پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے وہ اپنی کجی کو اسطرح پر کہہ کر دوسرے
لوگوں پر الزام لگاتے ہیں اور خود منزل پر پہونچ نہیں سکتے اور یہ نہیں جانتے کہ یہ ساری
مصیبت ہماری غفلت کی لائی ہوئی ہے لیکن جو مسافر جاگتا ہوا چلا جاتا ہے،
وہ بہت عرصہ میں دور نکل جاتا ہے جسکا ملنا اون مسافروں کے ملنے کیلئے جو سوتے رہے ہیں
مشکل ہو جاتا ہے لیکن تو بھی اگر لوگ استقلال کو اپنا رہبر بنا کر اوسکے پیچھے چلتے ہیں تو وہ ضرور اوس
سے جا ہی ملتے ہیں اگر راستہ میں نہ ملسکے تو منزل پر درشن نصیب ہوتے ہیں پس رشی
سنتان تو آریہ مسافر ہے تیرا سونا تیرے واسطے بہت مضر ہے دیکھ تجھمیں سے ایک نوجوان
تجھے جگاتا جگاتا اپنی منزل مقصود پر جا پہونچا جسنے آریہ مسافر کا نام باعث فخر ہے
کیونکہ وہ اپنی سچائی اور دھارمک جوش کے سبب آریہ کا نام سچا ادھکاری تھا
اور اپنے استقلال پورے بیخوفی و عملی زندگی یعنی سنسار کے اپکار پر کمر باندھ چلنے سے سچا
مسافر تھا۔ یہ کون نوجوان تھا۔ جو اسوقت جبکہ ساری مسافر سو رہے تھے جبکہ سفر
میں لاکھوں مصیبتوں کا سامنا تھا جبکہ ایک ایک قدم پر مخالفان ویدک دھرم اپنی
پر زور طاقت سے اس مسافر کا رستہ روکنے کیواسطے تیار تھے لیکن وہ بہادر نوجوان
جسنے آریہ بیر کا خطاب حاصل کیا تھا جسنے بیر بھومی پنجاب میں پیدا ہونیکا فخر
حاصل کیا تھا جسنے آریہ بیر ماتا کا دودھ پیا تھا جسکا فوٹو یہ شعر تھا ۔ شمع سر [illegible]

پر دم نہ مارے؛ منزل ہزار دور ہو ہمت نہ ہارے؛ کسطرح پر ان مخالفونکی
پرواہ کر سکتا تہا جبکہ اسکو اپنے بزرگ رشی سے یہ سبق مل چکا تھا کہ لاکھوں فوج
کروروں روپیہ اور بیشمار توپ بندوقیں بھی ایک سچائی کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ
تلوار اور بندوق سے ہم لوگوں کے وجود کو فتح کر سکتے ہیں لیکن دلپر فتح حاصل کرنا صرف
سچائی کا حصہ ہے اور دلکو قابو میں لانے کیواسطے محبت درکار ہے اس نوجوان
نے جس خیال کو اپنا منزل مقصود سمجہا تھا اور جس سفر پر کمر باندھی تھی وہ اس
سفر پر استقلال سے برابر چلا گیا جسقدر زاد راہ یعنی عمر اوسکو اس سفر کے طے
کرنیکے واسطے دیگئی تہی اس نے اسکو بالکل ضائع نہیں کیا اسوقت ہمارے سبہی
دوست کہینگے کہ اجی یہ کون شخص تہا میں صرف یہی جواب دیتا ہوں کہ رشی
کلکا بہوشن مہیاں جانی کا براہمن تہا کہ جسمیں دہرم کا ہیم کوٹ ٹکرا کر بیڑا اٹہا
اب پہر کہینگے اجی صاف بتلاتے کہ اسکا نام کیا تہا میں کہتا ہوں کہ اسکا نام ہیات
جننی کا سپوت آریہ مسافر پنڈت لیکہرام تہا۔ آپ پہر سوال کرینگے کہ اس مسافر
کا منزل مقصود کیا تہا۔ اسکا جواب ویدک دہرم کی حفاظت اس مسافر کی
منزل مقصود تہی آپ پہر سوال کرینگے کیا اسنے ویدک دہرم کی حفاظت میں کوئی عملی
قدم بہی رکہا یا برائے نام ہی مسافر کہلایا میں کہونگا اور اسکا جواب دونگا کہ اس نے

ویدک دہرم کی عملی حفاظت اس زور سے کی کہ مخالفان ویدک دھرم نے اس
کو قتل کیے بغیر ویدک دہرم کو نقصان پہونچانا اپنے اختیار سے باہر سمجھکر اس کی
قتل کی سازشیں کیں اور یہانتک کہ اس کو قتل ہی کر ڈالا۔ آپ پھر سوال کرینگے
کہ تمھارے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ ویدک دھرم کا حامی تھا اور اس نے ویدک
دہرم کی حفاظت میں کوشش کی ہیں کہتا ہوں پادریوں نے ایک کتاب تحقیق دین
حق کے نام سے شائع کی جسمیں ویدک دہرم پر بہت حملے تھے اسکا جواب اس جواں مرد
نے سچی دہرم کی شہادت نامی کتاب میں دیا۔ پھر عبداللہ آتھم صاحب نے رگوید پر
اعتراض کیے اسکا جواب صداقت رگوید کے رسالہ میں دیا گیا پھر پادری ٹھاکر سنگھ
صاحب ریواڑی والوں نے لیکچروں کے ذریعہ سے جسمیں ویدوں کی
قدامت وغیرہ مختلف مضامین تھے ویدک دھرم پر حملہ کیا جسکا جواب صداقت الاصول
العلم آریہ سماج نامی کتاب کے چھ حصوں میں دیا گیا۔ پادری صاحب کے ہر ایک
حصہ کا علیحدہ علیحدہ جواب دیا گیا اسکے بعد لوگوں نے ویدک ایتہی وغیرہ پر اعتراض
کیے جسکا جواب تواریخ دنیا نامی کتاب میں دیا گیا جسمیں زبردست حوالوں سے ثابت
کیا کہ دنیا کی پیدائش کو اسقدر زمانہ گذرا ہے اسکے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے
اپنے آپ کو ملہم قرار دیتے ہیں۔ جنکے اشتہارات آپ لوگوں نے دیکھے ہونگے۔

انہوں نے ویدک دہرم کی تردید پر بڑی بھاری کتاب براهین احمدیہ لکھی ہین
اپنی سنسکرت کی ناواقفی اور کم فہمی سے ویدک دھرم پر اعتراض کئے تھے جسکا جواب
پنڈت لیکھرام نے بذریعہ تکذیب براہین احمدیہ نامی کتاب کے دیدیا اور اس
کتاب میں اسقدر تحقیقات کی اسلام کے غلط مسائل کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیا
محمد صاحب اور سوامی دیانند کی زندگی کا مقابلہ اور وید اور قران کا مقابلہ
ایسی محققانہ طریق پر کیا کہ جس سے سیکڑوں بندگان خدا یعنی سچے اور بے تعصب
مسلمان قران کی غلط تعلیم سے بیزار ہو گئے اسکے بعد مرزا صاحب نے سرمۂ چشم
آریہ اس نام کی کتاب ایک لکھہ ماری جسمیں بہت سے اعتراض ویدک دہرم پر کردئے
جواب پنڈت لیکھرام نے نسخہ خبط احمدیہ کے ذریعہ سے دیدیا اسکے بعد انہوں نے
تناسخ یعنی آواگون پر بہت سی کتابونمیں اعتراض کئے جسکا جواب پنڈت لیکھرام
ثبوت تناسخ نامی کتاب میں جسکی ضخامت قریبًا پانچسو صفحہ کی ہے ایسی معقولیت
سے دیا کہ اکثر منکران تناسخ کو تناسخ پر یقین ہو گیا اسکے بعد حکیم نورالدین جمونی
نے تصدیق براهین احمدیہ نامی کتاب لکھی جسکا جواب تکذیب براهین احمدیہ حصہ دوم
میں دیا گیا۔ پھر مولوی خلیل اللہ نے ایک رسالہ بنام عدم نجات آریہ لکھا جسکا جواب پنڈت
لیکھرام نے راہ نجات نامی کتاب میں دیا۔ غرض اسطرح جسقدر مخالفان ویدک دہرم

نے ویدک دہرم پر حملے کئے اس دھرم بیر نے ان کا جواب ترکی بترکی دیا اور
موت کے تین دن پہلے ایک کتاب حجۃ الاسلام ایسی زبردست لکھی کہ دشمنوں کے
دانت کھٹے کر دیے عرض کہ اس دھرم پرساور نے اپنا سفر اس خوبی سے
طے کیا کہ باید و شاید - دوسرے زبانی مباحثوں کے حالات اگر لکھے جاویں تو کاغذ کے
دفتر سیاہ ہو جاویں -

جب مخالفان ویدک دھرم نے دیکھا کہ اس شخص کے ہوتے ہوئے ہم ہندوؤں کو
عیسائی مسلمان بنانے میں ناکامیاب ہونگے تو اونکی ذاتی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے
عیسائی چونکہ تعلیم یافتہ اور مہذب ہیں اونکے خیالات بھی ٹھیک تھے اس لئے وہ
تو چپ رہے لیکن مسلمان جنکے دل میں وحوش عرب سے تعصب کا جوش نسلاً
بعد نسلاً چلا آتا ہے اپنے جوش کو سنبھال نہ سکے مقدمہ بازی شروع کر دی لیکن
سچائی کے مقابلہ میں دروغ کبھی کامیاب نہیں ہوا جب ہر ایک محکمہ میں مقدمہ اسلام
ہا لکا گیا تو سازش سے بیچارے لیکھرام کو قتل کروا دیا -

رشی سنتان کیا لیکھرام قتل ہوا ہے نہیں نہیں ویدک دہرم کا نگہبان قتل
ہولے کیا اسکے قتل سے ویدک دہرم کو جو نقصان پہونچے گا تم اوسے برداشت کر سکوگے
کیا تمہارا دل اس بات کو قبول کریگا کہ تمہارا دھرم ایسی منصف گورنمنٹ

کے زمانہ میں جہاں کہ ظلم و تعدی کا نام نہیں بلکہ علم و عقل سے کام چلسکتا ہے غیر
محفوظ رہے۔ کیا تم دھرم کی حفاظت کیلئے کوئی نگہبان مقرر کرنا نہیں چاہتے
کیا دھرم کو عزیز نہیں سمجھتے۔ رشی سنتان کے حق میں ایسے لفظ بالکل نازیبا
ہیں تمہارے دلوں میں سچ مچ دھرم کی رکشا کا جوش ہے لیکن تمہیں خواب غفلت نے
سار کھا ہے اسی خواب غفلت کی بدولت تمہاری یہ دشا ہوئی کہ تمہارے مندر ہو
گئے استھان پر مسجدیں بن گئیں۔ تمہارے کروڑوں بھائی اپنے دھرم سے بھرشٹ ہو گئے
یعنی مسلمان اور عیسائی مذہب میں چلے گئے اتنے پر بھی تمہارا نشہ نہیں اُترا
تمہارے لاکھوں بزرگوں نے جس دھرم کو پران دیکر بچانیکی کوشش کی
تھی جسکو وہ بسبب ظالم بادشاہوں کے نہ بچا سکے آج آپ ایسے منصف راج میں ہیں جہاں
تھوڑے سے صرف اور محنت سے بچانیکے واسطے تیار ہو سکتے ہیں۔ کیا تم میں دان سکتی
نہیں جل جاے وہ زبان جسپر یہ لفظ آئیں کہ رشی سنتان دان شکتی سے خالی
ہے۔ کیونکہ ایسی گری ہوئی حالت میں بھی تمہاری دان کی لغد او دوا دب سالانہ ہے
تیرے لاکھوں مندر کروڑوں سادھو تیری دان شکتی کا اظہار کر رہے ہیں تیری
ایک ایک بیوہ لاکھوں روپیہ ایک ایک مندر پر خرچ کرتی ہے۔ نظر آتی ہے ایسی حالت
میں رشی سنتان کا اپنے دھرم کا محافظ مقرر نکرنا ہی ایک حیرت ناک دفعہ ہے۔

کیا ایسے بیر جو ساری دنیا کے مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں روپیہ سے نوکر رکھے
جا سکتے ہیں بالکل نہیں پھر ایسے محافظ کسطرح پر پیدا ہوتے ہیں صرف گرگتا سے
کیونکہ گرگتا ہی ایسے بہادروں کو ابہارتی ہے وہ لذات دنیا کو چھوڑ کر دہرم کی
محافظت پر کمر باندہتے ہیں اور گرگتا ہی ایسی چیز ہو جس سے اس قسم کے بہادر گہر بار
تمام چھوڑ جاتے ہیں کیا تم گرگتا کا ثبوت نہیں دیکھتے کہ جس سے تمہارے دہرم کی حفاظت
کے واسطے اور بیر پُرش دہرم پر بلی دان ہو کر تمہارے دہرم کی حفاظت کریں
سکہوں کی گرگتا ہی تہی کہ جسنے بھائی منی سنگہ تارو سنگہ وغیرہ شہیدوں کو بلی دان کے
واسطے تیار کیا تھا گرگیتا ہی کا پرتاپ تھا کہ چہوٹی سی سکہہ جاتی اون ظالم
بادشاہوں کے مقابلہ کیواسطے تیار ہو گئی تہی جن بادشاہوں کا سارے ہندوستان میں
راج تہا جنکی طاقت نے راجپوتانہ کے بڑے بڑے کشتری راجونکو دہلانے دہرم کو
چھوڑ دیا تہا انہیں بادشاہونکے مقابلہ میں کمزور سکہہ جاتی کو تیار کر دینا کیا گرگتا
کا تھوڑا کرشمہ ہے جن لوگوں نے سکہوں کا اتہاس پڑہا ہے وہ جانتے ہیں کہ سکہہ
جاتی انکی برابر دہرم پر بیاد کسی جاتی میں تہا بلکہ [illegible] ہی نہیں ہے۔ ایک سکہہ جسکو پانچسو من
اناج کہیتی سے پیدا ہوتا تھا سو من اپنے خاندان کیواسطے رکھتا تھا چار سو من پنتھ
[illegible]دکیواسطے دیدیتا تھا سکہوں کا ایسا دہرم بھلو ہی بلی دینے والا ہوا جو

مسلمان و مغل جاتی اور کابلی پٹھان بیس کرور ہندوں پر حملہ کر کے قابض ہو گئے وہی
پٹھان اور مغل بادشاہ اس دو تین لاکھ سکھ جاتی کے سامنے حقیر ہو گئے کیا سکھ
لوگ ہندو نہ تھے کسی غیر ملک سے آئے تھے بالکل نہیں کرتنگیا ہی کی اہل حرکت ذاونکے اندر
قربانی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا ۔ ہر ایک سکھ دھرم پر قربان ہونیکو ہر وقت تیار
تھا اور قربانیوں نے اونکی آتما کو ایسا نربہ کر دیا تھا کہ مخالفوں کی طاقتوں کو حقیر سمجھتے
تھے رشی سنتان کر نگہنی ہے نہیں نہیں خواب غفلت میں سونیسے اسے معلوم نہیں کہ
تیرے لئے کسنے کیا کیا ہے ۔ اٹھو رشی سنتانوں اس خواب غفلت کو چھوڑو اور آپس کے
جھگڑوں سے کنارہ کرو دیکھو تمہارے مخالف تمہیں کس زور سے ڈانٹ رہے ہیں
تمہارا براہمن بلیدان ہوا تمپر طعنہ دی جاویں یہ برہم ہتیا کا پاپ نہ معلوم کسقدر قحط
اور بیماریوں کا سبب ہوگا ۔ آؤ ہم سب ملکر ویدک دھرم کی محافظت کیواسطے بلی
دان تیار کریں آؤ ہم سب ملکر پیارے دھرم بیر پنڈت لیکھرام کے مشن کو پورا کرنے کی کوشش
کریں ۔ اور اوسکی یادگار ہی کی تجویز کو مکمل کریں ۔ رشی سنتان لاکھوں روپیہ
دوسرے کاموں میں خرچتے ہوئے اگر اس کام میں کم زور رہے ۔ تو کیا کرتگھنتا کے کلنک سے
کلنکت نہ ہونا پڑیگا کیا یہ پچاس ہزار روپیہ جو لیکھرام میموریل فنڈ کے واسطے
تجویز کیا گیا ہے بڑی چیز ہے جسکو آپ نہ مکمل کرسکتے اگر ہر ایک آریہ ہندو ایکماہ کی آمدنی ہی دیدئے تو

کروڑوں ہو سکتے ہیں پیارو آؤ ملکر کوشش کریں جس سے ویدک دہرم کی محافظت
کا برت پورا ہو اور ہم بھی لیکھرام کیطرح آریہ مسافر ہو کر اپنے سفر کی منزل پر پہونچ
جاویں۔ رشی سنتان جبکہ ویدک دہرم کی محافظت ہمارا فرض ہی ہے ہمارے
بزرگوں کا اُپدیش تہا اسی کیواسطے رشی منیوں نے اپنے جیون خرچ کر دئے
اسی ویدک دہرم کی حفاظت کیلئے سوامی شنکراچارج نے اپنی تمام عمر خرچ کر دی
اس ویدک دہرم کی حفاظت کیواسطے باوا نانک وغیرہ مہاتماؤں نے گھر بار
چھوڑ دئے اسی ویدک دہرم کی حفاظت کرتے ہوئے گورو تیغ بہادر صاحب دہلی
میں بلی دان ہو گئے۔ اسی ویدک دہرم کے واسطے مہاتما حقیقت رائے نے
تیرہ سال کی عمر میں جان دیدی اسی ویدک دہرم کی حفاظت کیواسطے گورو
گوبند سنگھ جی کے لڑکوں نے دیوار میں چنے جاکر مرنا قبول کیا۔ اسی
ویدک دہرم کی حفاظت کیواسطے رانی داہر اور پدمنی نے آگ میں جلنا
قبول کیا جس ویدک دہرم کی حفاظت میں تمہارے بزرگوں نے
اسقدر مصیبتوں کو قبول کیا۔ تم صرف آپس کی اختلاف رائے سے گرگھنی ہوکر
اس دہرم کو ناش ہونے دوگے۔ جس ویدک دہرم کی حفاظت میں سوامی
دیانند سرستی جی نے اپنی ساری زندگی خرچ کر دی جس ویدک دہرم کی

حفاظت ہر ایک عقلمند کا جیون مول ہے تم اوس ویدک دہرم کی حفاظت میں
کچہ بہی مدد نکرکے کیا رشی سنتان کی سرشٹ اور ہمکار سے گرنا چاہتے ہو
کیا تمہارے دل اس قسم کے ہو گئے ہیں کہ ان میں ویدک دہرم کی عظمت
اور کرتگیتا کا مادہ بہی موجود نہیں رشی سنتان کے واسطے میں لکہہ رہا ہوں
جس رشی سنتان کا اب قریباً ہو ارب معہ بہیسالانہ دیوان ہو رہا ہو وہ رشی
سنتان صرف اختلاف رائے کے باعث اپنے دہرم کو ناش ہونے دے
کیا شوک کا مقام ہے کہ جس رشی سنتان کے ۲۲ کروڑ آدمی موجود ہیں
اوسکے دہرم کی یہ درگتی ہو اور اوسکی محافظت کرنے والا کوئی نظر ہی
نہ آئے اور جو آریہ مسافر اس دہرم کی محافظت میں پران دیدے
رشی سنتان کرتگہنی ہوکر اوسکی یادگار کو جو پچاس ہزار روپیہ سے مکمل
ہوسکتی ہے مکمل نہ کرے۔

رشی سنتان کی ویدک دہرم کی حفاظت کی لاپرواہی کسقدر شوک
پیدا کرنے والی ہے یہ صرف اودیا کا پہل ہے کہ رشی سنتان باوجود ہر قسم
کی طاقت کے اس قدر کمزور ہے۔ اٹہو بہارت ورش کے دہرم بیرو اس گہری
ندرا کو تیاگ کر اور ویدک دہرم کی حفاظت پر کمر باندہو۔ دیکہو تمہارا انتظ

پنڈت لیکھرام اپنے پران دیکر بھی تمھاری حفاظت نہ کر سکا ۔ یہ صرف تمہارے
خواب غفلت کا پھل ہے کہ تمہارا ایک بھائی ویدک دہرم کی حفاظت
میں جان دیدے اور تمہیں خبر تک نہو ۔ اٹھو جلدی جھگڑوں کو طے
کرکے خواب غفلت کو تیاگ کر ویدک دہرم کی حفاظت
اور پرچار کیواسطے اپنے بیر بھائی کی یادگاری قایم کرکے
دوسرے بھائیوں کی ہمت بڑہاؤ تاکہ یہ ویدک دہرم جسکو
ہمارے بزرگوں نے پرانوں سے پیارا سمجھکر
آج تک بچا رکھا آج ہماری
غفلت اور کرتگھنتا کے ہاتھ
سے شکار ہو جاوے ۔

اوم شانتی

شانتی

شانتی

شم

آریہ سماج کے اُصول

(١) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے

(٢) ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان نیایکاری دیالو اجنما اننت نروکار انادی انوپم سرو ادھار سرویشور سرو ویاپک سرو انترپامی اجر امر ابھے نت پوتر سرشٹی کرتا ہے اوسیکی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(٣) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے، وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(٤) ست کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہئے۔

(٥) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(٦) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(٧) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھایوگیہ برتنا چاہئے

(٨) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی ہونی چاہئے

(٩) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

(١٠) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

اوم

ٹریکٹ نمبر ۳۴

مابین نوین ویدانتی و آریہ

پرشنوتر

مرتبہ

کرپارام شرما اسپری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی

جسکو

بالمکند بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مرادآباد نے چہپوا کر شایع کیا

ویدک دہرم پریس مرادآباد میں چہپا

بار دوم

قیمت ۳ پائی

پرشنوتر

مہاشئے گن ایکدن ایک نوی ویدانتی اور آریہ میں جیو برہم کی ایکتا پر مباحثہ ہوا جو عوام الناس کے فائدہ کے لئے لکھا جاتا ہے جس سے ویدانت کی اصلیت سے لوگ واقف ہوجائیں۔

(آریہ) کیوں مہاشے جیو برہم میں بھید ہے یا نہیں (ویدانتی) اگیانی لوگ تو بھید مانتے ہیں لیکن گیانی کی نظر میں بھید نہیں (ا) مہاشے گیانی کسے کہتے ہیں (و) جسے ستیہ استیہ کا بیبیک ہو (ا) مہاشے جب برہم ایک ہی ہے دوسرا کوئی پدارتھ نہیں تو استیہ کوئی پدارتھ نہیں پھر ست استیہ کا بیبیک کیسے ہوسکتا ہے (و) بھائی یہ جگت جو پرتیت ہوتا ہے یہ استیہ ہے اور برہم ست ہے اسواسطے ست استیہ کا بیبیک ہی گیان کا سروپ

ہے (ا) مہاشے جو جگت پرتیت ہوتا ہے وہ است کبھی ہو سکتا ہے (و) جو آدی
میں نہ ہو اور انت میں نہ ہے وہ درمیان میں بھی نہیں ہوتا جگت چونکہ اُتپتی
سے پورب نہیں تھا اور ناش کے بعد نہیں رہیگا اسواسطے ورتمان میں
بھی است ہے (ا) کیا اس جگت کی اُتپتی سے پہلے جگت تھا یا نہیں (و)
جگت نہ کبھی پہلے تھا نہ اب ہے نہ آگے ہوگا صرف بھرم سے پرتیت ہوتا ہے
(ا) مہاشے جب سرپ ایک ستیہ پدارتھ ہے اور رسی بھی ہے تب رسی میں
سرپ کا ادھیاس یا بھرم ہوتا ہے۔ جب جگت کوئی پدارتھ ہی نہیں
تب اوسکا بھرم سے کیسے گیان ہو سکتا ہے (و) جیسے سپن میں پدارتھ نہیں
ہوتے تب بھی گیان ہوتا ہے ایسے ہی پدارتھوں کے نہ ہونے پر بھی گیان
ہو سکتا ہے (ا) سپن میں انہیں پدارتھوں کا گیان ہوتا ہے جو جاگنے کی حالت میں
دیکھے ہوں (و) سپن میں اپنا سر کٹا ہوا دیکھتے ہیں جو جاگرت اوستھا میں
کبھی نہیں دیکھا (ا) جب کسی کا سر کٹا ہوا دیکھا ہے تب سر کٹنے کا خیال پیدا
ہوا ہے اور اُس خیال کو اپنے ساتھ مان لیا ہے (و) تمام شاستر کاروں
کا سدھانت یعنی آخری فیصلہ ابھید ماد میں ہے۔ (ا) نیائے۔ ویشیشک سانکھیہ
یوگ۔ میمانسا۔ ویدانت یہ ساری ہی بھید کو ظاہر کرتے ہیں (و) نیائے وغیرہ

تو وید کے دو بھی ہیں ویدانت شاستر یعنی اپنشدوں اور شاریرک
سوتر سے تو صاف ابھید سدھ ہوتا ہے وید کا تو سدھانت ہی ابھید
ہے (۱) کہاں وید میں لکھا ہے کہ جیو برہم کا ابھید ہے (و) سام وید میں
तत्त्वमसि مہاواکیہ موجود ہے (۱) اسکو مہاواکیہ کس نے کہا ہے کسی
آرش گرنتھ کا پرمان دیا ہے یہ سام وید کا وچن تو نہیں اگر سام وید میں
ہے تو دکھلا دو ہاں چھاندوگیہ اپنشد کا واکیہ ہی بتاؤ اسکے
ارتھ سے کسطرح ابھید ثابت ہوتا ہے (و) ویدانت کے گرنتھوں میں
منجملہ وغیرہ نے اسے مہاواکیہ لکھا ہے اور چھاندوگیہ اپنشد بھی سام
وید ہی ہے اور اسکا ارتھ یہ ہے तत् کے ارتھ سو त्वम् تو
असि ہے یعنی سو برہم تو ہے (۱) مہاواکیہ کے ارتھ تو یہ ہو سکتے ہیں سو تو
ہے اب برہم کہاں سے لے آئے ہیں ہم کہتے ہیں سو جیو تو ہے۔
(و) तत् شبد پہلے کہے ہوئے مضمون کے واسطے استعمال
ہوتا ہے اس ہی لئے چھاندوگیہ اپنشد میں برہم کا ذکر ہے اسواسطے کہا کہ وہ برہم
جسکا ذکر ہو چکا ہے جیو تو ہی ہے (۲) چھاندوگیہ اپنشد میں نو جگہ پر
یہ لفظ آیا ہے جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جیو کا ذکر ہے اور اودیا کی

نے اپنے بیٹے شویت کیتو کو جسکو دیہہ میں آتما کا بھرم تھا اسکو دیہہ سے
علیحدہ آتما دکھلانے کے واسطے لکھی ہیں (و) اجی تم کچھ پڑھے لکھے تو ہو
نہیں خواہ مخواہ کیوں گپ مارتے ہو چھاندوگیہ میں اس واکیہ سے پہلے
برہم ہی کا ذکر ہے ورنہ نشچل داس پنڈت کیا جھوٹ لکھ سکتے ہیں (ا)
مہاتمے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آپ چھاندوگیہ نکالکر دیکھ لیں آپکو خود ہی
معلوم ہو جائیگا کہ نشچل داس وغیرہ نے سفید لکھا یا جھوٹ (و) دیکھو وچار
ساگر وغیرہ میں اسکو مہا واکیہ اور تت شبد سے برہم ہی کو لیا ہے چھاندوگیہ
ہمارے پاس موجود نہیں ورنہ ہم ابھی دکھلاتے کہ تمہاری سب کلپنا
غلط ہے (ا) تم نے کبھی سام وید یا چھاندوگیہ کو دیکھا بھی ہے دھرم سے کہنا
(و) دھرم کرم تو بھرم جال ہے ہم نے چھاندوگیہ تو دیکھا ہے لیکن سام
وید کو نہیں دیکھا (ا) اگر تم نے چھاندوگیہ اپنشد کو دیکھا ہے تو اسکے پہلے
کا پاٹھ معلوم ہوگا بتاؤ اس سے پہلے کیا ذکر ہے (و) ہم نے چھاندوگیہ
اپنشد کو دیکھا تو ہے لیکن اس موقع کو نہیں دیکھا (ا) جب آپ نے
پرکرن وچارا نہیں تو کسطرح کہا کہ اس سے پہلے برہم کا ذکر ہے اگر چھاندو
گیہ اپنشد ہوتی تو نکالکر دکھلا دیتے (و) کیا تم نے چھاندوگیہ یہ موقع

دیکھا ہے (۱) ہاں دیکھا ہے (۲) تباؤ وہاں کیسا پاٹھ ہے- (۲)

ास्य यदेकां शाखां जीवो जहात्यथ सा शुष्यति
द्वितीयां जहात्यथ सा शुष्यति तृतीयां जहात्यथ
सा शुष्यति सर्वं जहाति सर्वः शुष्यत्येवमेव
खलु सोम्य विद्धीति होवाच ॥ ॥ जीवापेतं
वाव किलेदं म्रियते न जीवो म्रियत इति
स य एषोऽणिमैतदात्म्यमिदं सर्वं
तत्सत्यं स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतके-
तो इति ॥

ارتھ: جب اس شریر کے ایک ٹکڑے کو جیو چھوڑ دیتا ہے تب وہ سوکھ
جاتا ہے۔ جب دوسرے حصہ کو جیو چھوڑ دیتا ہے تب وہ سوکھ
جاتا ہے جب تیسرے حصہ کو چھوڑتا ہے تب وہ سوکھتا جاتا ہے جب کُل
شریر کو چھوڑ جاتا ہے تب کل شریر سوکھ جاتا ہے اُودیالک جی نے کہا اے
سومیہ (۲) جیو کے الگ ہو جانے سے یہ شریر مر جاتا ہے - جیو یقینی طور پر نہیں

مرتا۔ جب اسقدر اُدیالک منی کہہ چکے تب سوال پیدا ہوا کہ وہ جیو جسکے
چھوڑ دینے سے یہ شریر سوکھ کر مر جاتا ہی اور وہ کبھی نہیں مرتا وہ کیا ہی
تب اوسکے جواب میں اُدیالک منی نے کہا وہ جو سوکشم روپ ہی جسکا یہ شریر
स्थानम् یعنی رہنے کا مکان ہی اور وہ اُسمیں رہنے والا آتما ہی
وہ ستیہ ہی اور اس شریر میں ویاپک ہے اور ہی سویت کیتو وہ آتما یعنی
تو ہے شریر نہیں ہے (و) تم آتما شبد سے جیو آتما کا کیوں گرہن
کرتے ہو (ا) شریر میں ویاپک ہونیسے وہ آتما جیو ہی اور جو جگت میں
ویاپک ہے اُسے پرماتما کہتے ہیں (و) یہاں جب کہ آتما کا وشیش ستیہ
بتایا گیا ہے تو جیو آتما کیسے ہو سکتا ہی کیونکہ جیو تو ستیہ نہیں اودیا روپ
اپادھی سے معلوم ہوتا ہے (ا) یہ اودیا کیا چیز ہی گُن ہی یا دریہ
ست ہے یا است (و) اودیا ست است سے نرالی اور انروچنی یعنی جسکی
بابت کچھ نہیں کہہ سکتے ایسا پدارتھ ہی (ا) کیا تمہاری اس اودیا کی
ہونے میں کوئی پرمان ہی یا نہیں اگر کوئی پرمان نہیں تو اُسکے ہونیکا کیا
ثبوت ہے (و) ہماری مت میں اودیا ایک ایسی چیز ہی جو برہم کے ایک
انش میں رہتی ہے اور اُسکو ست است کچھ بھی نہیں کہہ سکتے (ا) کیا

برہم ہیں اور نہ پارنتی ہے اور برہم سے علیحدہ ہی یا برہم ہی ہے (و) ہم
پہلے کہہ چکے ہیں کہ وہ انروچنی ہے اسیواسطے برہم سے علیحدہ نہیں کہہ سکتے
کیونکہ اس حالت میں وویت سدہ ہوتا ہی جیسے جل میں بلبلا یا لہر اٹھتی
ہے کیا وہ جل سے علیحدہ ہوتی ہے ہم تو اُسے انروچنی ہی کہیں گے
کیونکہ نہ وہ جل سے علیحدہ ہی نہ جل ہی ہے ایسا کوئی پدارتھ ہی نہیں
جو ست است سے علیحدہ ہو اسیواسطے تمہاری اودیا کا ہونا ہی سدھ
نہیں (و) ہم ویشیشک کیطرح تہ توجہ پدارتھ ماننے والے ہیں اور نیائی
کی طرح سولہ پدارتھ مانتے ہیں اسواسطے تم ہماری اودیا کا کھنڈن
نہیں کر سکتے (ا)

अनियतत्वेऽपि नाऽयौक्तिकस्य संग्रहोऽन्यथा बा
लोन्मत्तादिसमत्वम् ॥ २६ ॥ सू

(ارتھ) خواہ تم مقررہ پدارتھ نہ ہی مانو تو بھی الوکت پدارتھ کو
نہیں لے سکتے اگر الوکت پدارتھوں کو گرہن کرو گے تو تمہاری اور بالک
اور پاگل کے کہنے میں کیا فرق ہوگا تب پاگل کی بیہودہ باتوں
بھی ٹھیک ماننا پڑیگا۔

(و) اجی یہ سب باتیں تو بیوہار کی ہیں پرمارتھ میں سب متھیا ہی کیونکہ ہمتو یہ جانتی ہیں۔

श्लोकार्द्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रंथकोटिभि:
ब्रह्म सत्यं जगन्मिथ्या जीवो ब्रह्मैव केवल: ॥

(ارتھ) ہم اس مضمون کو آدہی شلوک میں کہیں گے جسکو لاکھوں گرنتھوں میں کہا گیا ہے وہ مضمون یہ ہی کہ برہم ستیہ ہے اور جگت متھیا ہی اور جیو کیول برہم ہی اور کچھ نہیں (ا) کیوں جی یہ جگت بالکل متھیا ہی (و) ہاں سچ مچ متھیا ہی (ا) تو تمھارا یہ شلوک ستیہ ہی یا متھیا (و) یہ بھی متھیا ہے (ا) تمہاری زبان متھیا ہی یا ستیہ ہے (و) متھیا ہی (ا) تو جگت ستیہ سدھ ہو گیا کیونکہ جب بانی سے آپ نے کہا جب وہ متھیا ہوئی اور جو شلوک ہی وہ متھیا ہی تو جسکو آپ نے متھیا بانی سے متھیا کہا وہ بالکل ستیہ سدھ ہو گیا اور جب جیو کو برہم کہنا متھیا ہوا تو جیو برہم کا بھید بھی ستیہ ہو گیا (و) جب تک اگیان ہی تب تک بھید ہی جب گیان ہو جاتا ہے تو بھید خود بخود دور ہو جاتا ہی (ا) تم گیان کسے کہتے ہیں (و) بھرم سے جو بھید معلوم ہوتا ہی اور اپنے آپکو جیو سمجھتا ہے

یہ اگیان جب اپنے آپکو برہم سمجھنے لگ جائیگا تو گیان ہو جائیگا جیسے
اک شیر کا بچہ کسی گڈریے کے ہاتھ آگیا اور اسنے اُسے بکریوں کے ساتھ چرانا
شروع کیا وہ شیر اپنے آپ کو بکری سمجھنے لگا۔ ایکدن دوسرا شیر آگیا اسکو
دیکھکر تمام بکری مارے خوف کے دوڑنے لگیں وہ شیر بھی انکے ساتھ ہی دوڑنے
لگا تب دوسرے شیر نے دیکھا کہ یہ اگیان سے اپنی کو بکری سمجھا ہے پس
اُسنے اپنا روپ اسکو پانی میں دکھلا کر کہا کہ تو بکری نہیں شیر ہی ہے پس اسکا
اگیان دور ہو گیا ایسے ہی جیو برہم ہے پر بھرم سے جیو سمجھا ہے (۱) یہ
تمہارا درشٹانت ستیہ ہے یا متھیا (ویدانتی) بیوہار درشٹ میں ستیہ ہے
اور پرمارتھ درشٹ میں متھیا ہے (۱) تمہاری یہ بیوہار اور پرمارتھ درشٹ کی
تمیز ستیہ ہے یا متھیا (و) متھیا (۱) پس تمہارا تو متھیا گیان ہو گیا اور گیان
کا بھید ہے یا ابھید (و) جیسے بہت سے گھڑوں میں سورج کا عکس معلوم ہوتا ہے
اگیانی تو یہ سمجھتے ہیں کہ بہت سے سورج ہیں اور گیانی سمجھتا ہے کہ سورج ایک
ہے اوپادھی سے علیحدہ معلوم دیتے ہیں (۱) تمہاری اپادھی ستیہ ہے
یا استت اور گیان کا پھل ابھید کیسے کہہ سکتے ہو کیونکہ گیان تو ستیہ کو
ستیہ اور استیہ کو استیہ اور استیہ کا بھید بتلاتا ہے: ورا ندھا جسو روپ

اگیان ہنیں اُسکو سب کا روپ ابھید ہی اور انکھ والی کو روپ مین بھید
معلوم ہوتا ہے (و) ادیا دھی بیوہار دشا میں ہی نیہ اور پرمارتھ میں متھیا ہی
(ا) تمھارے بیوہار مارتھہ وشا کا بھید گیان ہی یا اگیان (و) گیان ہی
(ا) تم پہلے کہہ چکے ہو کہ بھید اگیان کا پھل ہی اب تم بھید کو گیان مانتے ہو
(و) یہ ایسا وشے ہے جسکو کہہ سکتے کیونکہ جو کچھہ کہا جائیگا وہ جگت میں
ہوگا اور جگت متھیا ہی اسواسطے گیان انوبھو کا وشی ہی (ا) تم کتنے پدارتھہ
انادی مانتے ہو (و) ہم چھہ پدارتھہ انادی مانتے ہیں (ا) کون چھہ
پدارتھہ (و) جیو - ایشور - برہم اور اُنکا بھید اور مایا اور اُن کا
اُنسے ملاپ یہ چھہ پدارتھہ انادی ہیں (ا) جیو کسے کہتے ہیں اور
ایشور کسے کہتے ہیں (و) شدہ ستو پردھان تو ایشور ہے اور ملن
ستیہ پردھان جیو ہے یا مایا اودیا دھی سے بُجیت چیتن کو ایشور کہتے ہیں
اور اودیا اپادھی بجت چیتن کو جیو کہتے ہیں (ا) کیا اودیا اور چیتن
کا یوگ انادی ہو سکتا ہی کیونکہ یوگ کریا ہی جو بنا کال کے ہو نہیں سکتی
اور جو کال کی حد میں آگیا وہ انادی کیسے ہو سکتا ہی اور جو انادی
ہے وہ نتیہ بھی ہوتا ہے (و) یہ سب اگیان کی باتیں ہیں ہم پانچکو

انادی سانت اور ایک کو انادی اننت مانتے ہیں (۱) کیا تم نے کبھی ایک
کنارے کا دریا دیکھا ہے (و) نہیں دیکھا (۱) تو انادی سانت کبھی
ہو سکتا ہے کیونکہ جو پیدا ہوتا ہے وہی ناش ہوتا ہے اور جو پیدا نہیں ہوا
وہ ناش بھی نہیں ہوتا اسیواسطے جسکا آدی ہے اوسکا انت ہے جسکا آدی نہیں
اُسکا انت نہیں نہیں کیونکہ آہیں درشٹانت کا ابھاو ہے (و) گھٹ
بننے سے پہلے جو گھٹ کا ابھاو تھا اُسکا آدی تو ہے نہیں اسلئے انادی ہے
اور گھٹ بنتے ہی ناش ہو جاتا ہے اسواسطے انادی بھی سانت ہوتا ہے
(۱) تمہارا یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ گھٹ کی پیدایش سے پہلے گھٹ شبد ہی
نہیں تھا تو اُسکا ارتھ کیسے ہو سکتا ہے اگر کہو گھٹ تھا تو اُسکا پراگ ابھاو
کیسا اگر کہو نہیں تھا تو اُسکا ابھاو کا بتلانے والا نہ ہونے سے ثبوت
نہیں اور درشٹانت بھاو پدارتھ کا ہونا چاہئے (و) تمام پراچین گرنتھوں
میں پانچ انادی سانت مانے جاتے ہیں اور ایک انادی اننت تو کیا غلط
ہے (۱) یہ غلط تو نہیں تم نے اس کی سمجھنے میں گڑبڑ ڈال دی ہے سنو
ادی اور انت دو طرح سے ہوتا ہے ایک مکاں کے لحاظ سے دوسرا
زمانہ کے لحاظ سے جیسے ایک مکان ایک سر سے شروع ہوتا ہے وہ

اُسکا آدی ہی اور جس سرے پر ختم ہوتا ہی وہ اسکا انت ہی دوسری وہ مکان جسدن
بنا ہے نہ وہ دن اُسکا آدی ہی اور جسدن ناش ہوگا وہ اُسکا انت ہی اسواسطے
یہ چیزیں زمانہ کی لحاظ سے انادی ہیں یعنی اُنکی پیدایش نہیں اور زمانہ کی لحاظ
سے اننت بھی ہیں کیونکہ اونکا ناش نہیں ہوتا لیکن چیزیں ویش کی لحاظ سے
انت والی ہیں اور برہم ویش اور کال دونوںکی لحاظ سے انادی اور اننت ہی
(و) یہ تمہارا کہنا کلپت اَرتھ ہی کیونکہ وہاں انادی سانت اور انادی
اننت ہی تم کس شبد سے دیش اور کال لے آئے (ا) یہ نیم ہی کہ جہاں کہنے والیکا مطلب
سمجھنا اسمبھو معلوم ہو وہاں لکشنا کیجاتی ہی جیسے کوئی آدمی ریل میں بیٹھا ہوا
کہتا ہے کہ لاہور آگیا کہ جانا آنا کرنا لاہور میں تو ہی نہیں وہاں صاف مطلب
یہ ہوتا ہے کہ ہم لاہور پہنچ گئے اسیطرحکی اور بہت سی مثالیں موجود ہیں چونکہ
ایک کنارے کا دریا انادی کا انت ہونا اسمبھو یعنی ناممکن ہی اسواسطے یہ ارتھ ٹھیک
ہے (و) جیو برہم کو علیحدہ ماننے میں دکھ ہی دکھ ہی شانتی کبھی ہوتی نہیں
اور شرتی میں لکھا ہی द्वितीयाद्वै भयं भवति یعنی دوسرے
سے خوف ہوتا ہی (ا) بیشک دوسرے سے خوف ہوتا ہی لیکن خوف سے آدمی پاپ سے
بچکر شانتی پاجاتا ہی اور بیخوف آدمی پاپ کرکے دکھ بھوگتا ہی (و) یہ پاپ بِن کا

سب جھگڑا جھوٹا ہی جب یہ جھوٹا ہی تو کیوں بھید بدھی کر کے بھی پڑیں

(۱) تو کیا یہ بھی اور بھید بدھی ستیہ ہی (و) نہیں سب متھیا ہی (۱) جب سب

متھیا ہے تو متھیا کیواسطے ستیہ کو کیوں چھوڑا جاوی (و) تمھاری بدھی

میں بھرم پڑ گیا ہی جس سے تمہیں جیو کا ہونے کا یقین ہو رہا ہی جب بھرم دور

ہو جائیگا تب اپنی کو برہم سمجھنے لگوگے (۱) کیا تمہارا یہ کہنا ستیہ ہی (و) متھیا

ہے (۲) جب تمہارا کہنا پرمارتھ میں متھیا ہی تو تمہاری بدھی میں بھرم نہیں

ہے جو متھیا بولتا ہے اُسی کی بدھی میں بھرم ہی (و) ہم سب جگت کو آتما

سروپ سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے شانتی کی پراپتی ہوتی ہی (۱) کیا تم چیتن

پدارتھونکو بھی سمجھتی ہو (و) یہ چیتن اور اچیتن کہنا صرف وہم ہی ورنہ کوئی

چیتن اور اچیتن نہیں کیول برہم ہے (۱) تمہاری برہم کا کیا سروپ یا لکشن ہی

(و) برہم سچدانند سروپ ہی (۲) سچدانند کسے کہتی ہیں گیان والی کو آنند

کہتے ہیں بالکل دکھ نہونے کو (۱) تم اتنا کیوں کہتے ہو کیول ست کیوں نہیں

کہہ دیتے کیونکہ برہم کے سوا کوئی پدارتھ ست ہی نہیں (و) اگرچہ ہماری

مت میں برہم سی علیحدہ کوئی ست پدارتھ نہیں لیکن سانکھیہ والی پرکرتی کو اور

نیای والی پرمانو کو ست مانتی ہیں اسواسطی پرکرتی سی الگ کرنے کے واسطی

چیت کہنا پڑا اور بیہار والی جیو آتما کو بھی جیتن مانتے ہیں اور ست بھی کہتے ہیں

اسواسطے ہم نے آنند کہا بس اب پرکرتی اور جیوسے برہم الگ ہوگیا اور لکشن

الگ کرنیوالیکو کہتے ہیں (۱) تمہاری لکشن سے تمہارا ابھید جاتا رہا اب تو

جیو برہم اور پرکرتی کو الگ الگ مان لیا (د) یہ لکشن آدی سب بیوہار

دشا ہیں ہے پرمارتھ میں سب متھیا ہی اور اگیان دشا میں بھید ہم بھی مانتے

ہیں (۲) تمہارا یہ کہنا سنیہ ہے یا متھیا (و) متھیا ہی (۱) بس دوست جب

تمہاری ہر ایک بات متھیا ہی تو تمہارا ادویت بادیعنی جیو برہم کے ایک ہونیکا

معاملہ کسطرح سنیہ ہوسکتا ہی کیونکہ متھیا بہان سی جو گیان ہو اسکو کوئی عقلمند ستیہ

نہیں مان سکتا (د) اچھا آج تو ہم جاتے ہیں پھر کسی روز آکر تم سے بات چیت

کرینگے (۱) مہاشے میں آپکو دھنیا و دیتا ہوں کہ اپنے اتنی دیر تک

سنیاست کا وچار تو کیا

اوم

شانتی

شانتی

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ست وِدیا اور وِدیا سے جو پدارتھ مانے جاتے ہیں ان سبکا اصل اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو اجنما اننت نروکار انادی انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر امر ابھے۔ نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) ستیہ گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کی کل کتابیں ویدک دہرم پریس مراد آباد سے مل سکتی ہیں

اوم

ٹریکٹ نمبر (۴۰)

مہاندھیراتری

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی و شمالی

جس کو

بابو بکت بہاری لال منیجر آریہ پستکالہ مراد آباد نے چھپوا کر شایع کیا

ویدک دہرم پریس مراد آباد میں چھپی

بقلم منوہر سروپ ورما

بار اول ۱۰۰۰

[illegible]

اُوم

مہا اندھیری راتری

پیارے ناظرین ایکدفعہ برسات کے موسم میں جبکہ چاروں طرف گھنگھور گھٹا چھا رہی تھی اور اندھیرا اسقدر ہو گیا تھا کہ اپنا ہاتھ بھی نظر نہیں آتا تھا اُس وقت ایک وہی استری اور پرش اپنے گھر میں بیخبر سو رہے تھے چوروں نے انکے گھر میں کو نبھل لگا کر بہت روشنی کر لی تھی اور بے تحاشا اُسکا مال لیجا رہے تھے انھیں اپنے اور اپنے مال کی کچھ سُدھ نہ تھی اور نہ ہی یہ معلوم تھا کہ ہمارے گھر میں چور گھس آئے ہیں سونیکے وقت یہ اپنے گھر کو مضبوط سمجھکر بیخطر سوئے تھے اُس وقت انھیں کبھی بھی یقین نہیں تھا کہ ایسے مضبوط گھر میں کسطرح چور آسکتے ہیں لیکن برسات کی زور اور زمانہ کے بہاؤ نے اُس مکان کو ایسا مضبوط نہیں رہنے دیا تھا جیسا کہ وہ سمجھکر سوئے

تھی چوروں نے مختلف راستے اُس گھر سے مال نکالنے کیواسطے پیدا کرلئے تھے جن کا
حال گھر والوں سے بالکل چھپا ہوا تھا اسطرح جب ایک چوتھائی کے قریب مال
نکل گیا اور یقین تھا کہ باقی بھی سب نکلجاتا تاکہ اُسی بارش میں ایک بجلی کا گولا
چھوٹا جس نے خفتگان خواب غفلت کو بیدار کردیا اور بجلی کڑکی۔ پہلے منش جاگا
اور اُس نے دیکھا کہ گھر میں ہر طرف چھید ہو رہی ہیں اُس نے انکو اچھی طرح دیکھنے
کیواسطے کہ کسقدر مال گیا ہے سامان روشنی کی تلاش شروع کی۔ کچھ تو اندھیرے
کے سبب سے اور دوسرے اس سبب سے کہ چور سامان روشنی کو پہلے لیگئے کیونکہ وہ
ان استری پُرش کی بل دریہ اکرم کا اتھاس سُن چکے تھے اُنھیں خیال تھا کہ جبتک
یہ سوئے ہوئے ہیں تب تک ہم انکا سب کچھ لیجا سکتے ہیں لیکن انکے جاگنے پر مال لیجانا
بلکہ اپنی جان بچانا بھی مشکل ہوگا اور روشنی کے نہ ہونے سے اگر یہ جاگ بھی جاویں
تو ہمارا کچھ بھی نکر سکیں گے کیونکہ اول تو اندھیری رات میں انکو ہمارا سراغ ہی نظر
نہ آئیگا اور دوسرے اسکو اپنے کھوئے ہوئے مال کا بالکل حال معلوم ہوگا جسکے واسطے
یہ ہمارا پیچھا کرنیکیواسطے تیار ہو جاوے اُنکا یہ ارادہ تھا کہ وہ اسکے مال لیجانیکے بعد
اسکو جان سے بھی مار ڈالیں لیکن ابھی تک اُسکا پورا انتظام نہیں ہونے پایا
کہ اچانک بجلی کی کڑک نے اُسے جگا ہی دیا ہمیش نے اُٹھتے ہی سامان روشنی

کی تلاش شروع کی لیکن روشنی کے نہونیسے سامان روشنی کا تلاش کرنا بھی
اُسکے واسطے مشکل ہو رہا تھا لیکن بجلی کی روشنی اُسکو ذرا ذرا سی مدد دیرہی
تھی جسکے ذریعہ سے اُسنے یہ معلوم کر لیا تھا کہ میرے گھر میں چوروں نے بہت
سے چھید کر لئے ہیں اور بہت سا مال بھی لیگئے ہیں اُس نے چاہا کہ
اُن سوراخوں کو بند کر کے چوروں کے پیچھے اپنا مال چھیننے کے واسطے جاوے
اور جسقدر ہو سکے اپنا مال واپس لے۔ اُسکا خیال تھا کہ جب تک یہ سوراخ
بند نہیں ہونگے تب تک چوروں کے ہاتھ سے مال بچنا بہت ہی مشکل ہوگا
اتنے میں اُسکی استری بھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُسنے پُرش سے پوچھا کہ تم
کیا کرنا چاہتے ہو اُس نے کہا کہ اِن سوراخوں کو بند کر کے اِن چوروں کے
پکڑنے اور مال واپس لانے کی کوشش کرونگا۔ استری نے کہا میں ہرگز
ایسا نکرنے دونگی یہ سوراخ تو گھر کا ساز و سامان دوسرونکو دکھلاتے ہیں
کیونکہ ہمارے دروازہ سے تو بہت سے لوگ ہماری گھر کے پدارتھوں کو
دیکھ نہیں سکتے اور تم کسی چور کو مت پکڑو اگر ہمارا کچھ مال لیگئے تو لیجانے دو
وہ ہماری قسمت کا نہیں وہ انھیں کا ہوگا ہماری گھر میں کچھ کمی نہیں۔
پُرش نے اُسکو سمجھایا کہ اگر تھوڑا تھوڑا اسیطرح لیجاتے رہیں گے تو تم ایک

دن کنگال ہو جاؤگی اور ان سوراخوں کو بند کرنا تو بھلا کام ہے کیونکہ انکی راستہ سے شترو آکر ہمیں بہت نقصان پہونچا سکتے ہیں استری نے کہا کہ سناتن سے یہ سوراخ چلے آتے ہیں اب انکے بند کرنے کی کوئی آوشیکتا نہیں اور تم جو کہتے ہو کہ تھوڑا تھوڑا مال چور ان کے پاس برابر نکل جانے سے تم کنگال ہو جاؤ گی۔ میرے پاس اتنا مال ہے کہ ہزاروں برسوں میں ختم نہ ہوگا اور آگے کا حال کون جانتا ہے غرضکہ اسطرح کے بحث مباحثہ کرتے ہوئے استری پرش کے پیچھے ایسی لپٹی کہ اسکو باہر جانا اور سوراخوں کا بند کرنا اور اپنا مال واپس لانا بہت ہی مشکل ہو گیا۔ جب چوروں نے دیکھا کہ انکی پیچھے بھی تنی ہو کر چپٹ گئی ہے یہ کسیطرح بھی اپنا مال ہم سے واپس نہیں لے سکتا اور نہ ہی ایسی دشا میں ہم سے مقابلہ کر سکتا ہے انھوں نے دلیر ہو کر پرش پر حملے کرنے شروع کئے اور سوراخوں کے راستے اور بھی مال لیجانے لگے بیچارہ پرش جسکو اپنے بزرگوں کا مال جاتا ہوا دیکھکر بہت ہی افسوس ہو رہا تھا حیران تھا کہ کیا کرے ادھر دشمنوں کا مقابلہ ادھر استری کی سینہ زوری اور زبان درازی اسپر روشنی کی کمی غرض ایک مصیبت ہو تو اسکا بندو بست بھی ہو سکتا ہے اسکا ہر ایک پتہ بھی دشمن ہو رہا تھا لیکن پرش جسکو اپنے

بزرگوں سے استقلال ورعقلمندی سے کام کرنیکا سبق مِلچکا تھا وہ برابر اپنا کام کرتا چلا
گیا تھوڑی عرصہ میں استری اُسکو روکتے روکتے تھک گئی اور اُس نی چھوڑ کر کہا جا تو تی
جا میری گھر سے باہر نکل تیرا یہاں کیا کام جا چوروں کے پیچھے جا اپنا کام کر لیکن یہ
سوراخ جو ہیں کبھی بند نکرنے دونگی اور نہ ہی اُس اسباب کو جو چوروں کے ہاتھ میں گیا ہے
جسکے چھونے سے بھی پاپ معلوم ہوتا ہی اس گھر میں نہ لانے دونگی - مرد نے کہا یہ تمھاری
بات اچھی نہیں کیا تمھارا مال جو چوروں کے ہاتھ میں چلا گیا ہے اب وہ کسیطرح بھی شُدہ
نہیں ہوسکتا ہمیں اُسکی شُدہی کیواسطے کوشش کرنی چاہیئے جبکہ تمھاری دہرم میں جو
اپوتر ہو گئی ہو شُدہ کرنے کا طریقہ موجود ہے تو پھر تم کیوں نہیں اُس دھرم کو مانتی -

پیارے ناظرین آپ اس درشٹانت کو سُن چکے شاید آپ میں سے کئی سجن
اس درشٹانت کے مطلب کو بھی سمجھ گئے ہونگے لیکن بہت سے بھائیوں کو اسکی اصل
حال جاننے کی خواہش ہوگی اسواسطے مضمون کی اصلیت کی تشریح کیجاتی ہے

پیارے احباب جب مہابھارت کے بعد بھارت ورش میں وید کا سورج
چھپ گیا تو اگیان کی گھٹاؤں سے مہا اندھکار ہو گیا اور وام مارگی آچار ویہار
کی خرابی نی ایسا زور ڈالا کہ بھارت باسیوں کو دھرم کرم کا ذرا بھی گیان نہ رہا - ہر ایک
آدمی بے سُدھ آلس کی نیند میں مست ہو گیا - بھارت ورش کی ایسی دشا ہو گئی

کہ ویدک دھرم کی جگہ بہت سے بناوٹی سمپردائیں پیدا ہو گئیں اور لوگ اپنی سمپرداؤنکو
بڑے سے بڑے کرموں کو بھی اچھا بتلانے لگے بعضوں نے شراب کباب اور بھوگ کو
دھرم بتلا دیا بعضوں نے اس سے بھی بہت خراب باتوں کو جائز کر دیا ایسا ہوتے ہی
چاروں طرف سے غیر ملک اور غیر مذہب والوں کے حملے بھارت ورش پر ہونے لگے
اور اُنھوں نے ویدک دھرم کے ماننے والوں کو اپنے مت میں لانا شروع کیا۔
ویدک دھرم میں بام مارگ کے ساتھ مدت تک پڑوس رہنے سے اُنکی بہت سی
باتیں آ گئیں تھیں جس سے ویدک دھرم ایسا مضبوط نہیں رہا تھا جیسا کہ سرشٹی کے
آغاز سے لیکر مہا بھارت کے زمانہ تک اِس کی کمزوری اور بام مارگ کی بوباس
نے یہاں پر بودھ۔ جینی۔ مسلمان اور عیسائی چاروں مذہبوں کو ویدک دھرم کے
انویائی یعنی وید کے ماننے والوں کو اپنے دھرم میں لانیکا موقع دیا یہاں تک کہ بھارت
ورش میں بودھ اور جین مت پھیلنے کے بعد قریباً چھ کروڑ آدمی مسلمان ہو گیا اور
عرصہ ڈیڑھ سو سال میں قریباً ۲۵ لاکھ ہندو عیسائی دھرم میں چلے گئے ایسی حالت میں
دُنیا کے سارے مذہبوں کا یہ خیال تھا کہ اسیطرح ایکدن ویدک دھرم کا خاتمہ ہو جاوےگا
اور کُل وید کے ماننے والے انہیں مذہبوں کے پیرو ہو جاوینگے لیکن پرماتما کو یہ بات
منظور نہ تھی کہ اُسکا دیا ہوا گیان سنسار میں سے الگ ہو جاوے اور لوگ ہمیشہ کے

لئے اسی مہاآنند بہر راتری میں پڑے رہیں اسواسطے اُس نے اپنی کرپا سے اس گھنگھور
راتری میں ایک بجلی کا گولا چھوڑا جسنے ایکدفعہ ساری سنسار کی نیند کو دفعہ کر دیا
اگرچہ بہت سے آدمی تھوڑی دیر بعد پھر خواب میں چلے گئے لیکن ایکبار تو سب کے لئے
ہلچل پڑ گئی وہ گولا سوامی دیانند کے اُپدیش کا زوردار نعرہ تھا جسنے بھارت
ورشیونکو ہی نہیں بلکہ کُل دُنیا کو دھرم کی تحقیقات کیطرف رجوع کر دیا۔ امریکہ
اور انگلینڈ سے مادہ پرست ملکوں میں جہاں پر ناستکتا کا زور حد سے بڑھ گیا تھا ہزاروں
آدمیونکو دھرم کی تحقیقات کا شوق ہوا اور لوگ ایشوری گیان کی تحقیقات میں
لگ گئے۔ اُس مہاتما کے اُپدیش سے آریہ سماج نے جاگ کر اس بات کی تلاش کی
کہ کسطرح ہمارے مُلک کی یہ حالت ہو گئی ہے لیکن مسلمانوں نے ہندوں کی مذہبی
کُل کتابیں جو اُنکے ہاتھ لگیں جلا دیں تھیں اور بہت سی کتابیں ہندوستان کی
جرمن وغیرہ یورپ کے ملکوں میں چلی گئیں اسواسطے آریہ سماج کو بڑونکی کتابونکی تلاش
کی بہت ضرورت معلوم ہوئی جس سے وہ اپنے بھائیوں کو جو بام مارگ سے پیدا ہوئی
بد رسموں کو دیکھ ویدک دھرم کو چھوڑ عیسائی اور مسلمان مذہبوں میں جا رہے ہیں
کسطرح ان بد رسومات کو دور کر اُنکو ویدک دھرم سے پتت ہونے سے بچاوے
اور جو لوگ ویدک دھرم سے پتت ہو چکے ہیں اُنکو واپس لانے کی کوشش کرے

تاکہ ویدک دھرم پھر ویسی ہی حالت میں آجاوے جیسا کہ وہ مہابھارت سے پہلے تھا
لیکن آریہ سماج کے بعد ہی ایک استری دھرم سبھا کے نام سے اُٹھی جس نے آریہ سماج
کا دامن پکڑ لیا اور کہا خبردار تم ان برائیوں کو دور مت کرو انسے ہمارے دھرم کی خوبی اور
بزرگی ظاہر ہوتی ہے اور تم کو کیا پڑی ہے کوئی دھرم پر رہے یا نہ رہے اور آریہ سماج
کا جو خیال تھا کہ ویدک دھرم کے ماننے والے جو عیسائی مسلمان وغیرہ مذہبوں میں
بسبب اپنی غلطی یا کسی رشتے کے لالچ سے گئے ہیں اور جو باوجودیکہ ہماری طرح
رشیوں کی اولاد ہیں لیکن اپنے بزرگوں کے سچے دھرم کو بہ سبب نادانی کے نقصان
پہونچا رہے ہیں انکو سمجھا کر اور پرایسچت کرا کر انکو رشی سنتان بنا دیا جاوے=
باوجودیکہ شری گیانی مہاراج جموں وکشمیر نے کاشی وغیرہ کے پنڈتوں سے
ثابت کرا دیا ہے کہ دھرم کی ناواقفیت سے جو عیسائی یا مسلمان ہو جاویں انکو پرایسچت
کرکے شدھ کر لینا بالکل دھرم شاستر اور ویدوں کی آگیا کے موافق ہے جسکے واسطے
مہاراج نے رنبیر تنا کر نامی کتاب پر بہت سے پنڈتوں کے دستخط بھی کرا دئے
ہیں لیکن بھارت ورش کی بدبختی نے اب بھی دھرم سبھا کے مورکھ اور خود غرض
لوگوں کو پرایسچت کا دشمن بنا رکھا ہے جس سے ویدک دھرم کی وہ کمی جو مسلمان
بادشاہوں کی زبردستی سے پیدا ہو گئی تھی پوری ہونی مشکل معلوم ہوتی ہے باوجودیکہ

دھرم سبھا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ جو مسلمان ڈاکٹروں کی دوائی استعمال
کرتے ہیں جسمیں اُنکا پانی ملا ہوتا ہے مسلمانوں کے ہاتھ کا سوڈا واٹر پی لیتے ہیں۔
مسلمان رنڈیوں کے ساتھ کھا لیتے ہیں اس قسم کے مسلمانوں کے ساتھ کھانیوالے
تو شُدہ ہیں اور جو لوگ دھرم رکشا کیواسطے مسلمان اور عیسائیوں کو جو پہلے ہندو تھے
شُدھ کر کے ملا لیتے ہیں وہ اشُدھ ہیں۔ سچ ہے گھور کلجگ کا یہی دھرم ہے کہ دھرم
کے رکشک اپوتر اور دشٹ بیا گامی اور شرابی کبابی پوتر۔ اگر تعلیمیافتہ آگیان نہ چھاجاتا
تو بھارت کا اُدھار کسطرح کامیاب ہوتا۔

پیارے ناظرین آریہ سماج جو بھارت ورش کے دھرم اور ودّیا کا محافظ ہے
جسکا اُدیش ہی ساری سنسار کو دکھ پہنچانا ہے اور جو اپنے تن من سے آپکی سیوا میں
لگ رہا ہے اُسکو خود غرضوں نے جھوٹی گپوں اور دھوکھ کی چالوں سے ایسا
بدنام کر دیا ہے کہ جس سے بھارت باسی اپنے پرم ہتکارک کو نفرت کی نگاہ سے
دیکھتے ہیں۔ جہانپر اس قسم کی مہا اندھیر راتری ہو وہاں ترقی کی آشا کرنا بہت
ہی کٹھن ہے افسوسناک واقعہ تو یہ ہے کہ آج رشیوں کی سنتان کا دھرم روٹیوں پر
بک رہا ہے۔ عوام ایسے جاہل ہیں کہ وہ دھرم کے لفظ کی اصلیت سے بھی آگاہ نہیں اور
جو لوگ جانتے ہیں اُن کا روزگار اُنھیں خرابیوں اور بد رسموں پر منحصر ہے۔

بعضے اس خیال میں ہیں کہ اگر آج ہم سچائی کیطرف راغب ہونگے تو لوگونمیں ہماری ردّیا کی پول کھلجائیگی وہ کہیںگے کہ آج تک پنڈت ہوکر غلط رسوم کے قایل رہے۔ غرضیکہ پڑھے لکھے اور پنڈت تو اس آفت میں مبتلا ہیں اور ان پڑہ جہالت کے سبب منجدھار میں ڈوب رہے ہیں ان لوگونکی خودغرضی اور بیوقوفی سے ویدک دھرم روزمرہ تباہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ انکی بیوقوفی سے ۶ کروڑ ہندو مسلمان ہوگیا اور ۵ء۲ لاکھ آدمی عیسائی ہوگئے۔ آج جسقدر نقصان ہندو مسلمانوں کے جھگڑوں سے ہورہا ہے اگر یہ بھائی جو مسلمان ہوئے ہیں نہ ہوتے تو کبھی ممکن نہ تھا کہ بھارت ورش کی یہ دشا ہوتی لیکن آج آدھی طاقت جس سے کچھ ملک کا فایدہ ہوتا آپس کے جھگڑوں میں خرچ ہورہی ہے۔ اب جو آریہ سماج نے اس بات کی کوشش کی کہ ہندوؤں کو مسلمان اور عیسائی ہونے سے بچائے اور جو لوگ غلطی سے ہوچکے ہیں اُنکو پرائشچت کراکر واپس لے تو یہ خودغرض لوگ بیوقوف لوگونکو بہکاکر آریہ سماج کو دھرم رکشا سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں=

پیارے ناظرین۔ سناتن دھرم سبھا اگر کبھی اچھے کام کا پرچار کرتی تو آریہ سماج کو بہت ہی مدد ملتی لیکن وہ تو بجائے اُپکار کے جھگڑے میں ڈالنے کا بندوبست کرتی ہے۔ اگرچہ آریہ سماج روزمرہ بہت ترقی کرتا چلا جاتا ہے لیکن دہرم سبھا کی جھگڑوں

نے آریہ سماج کی اسپرٹ کو بالکل بدل دیا ہی۔ آریہ سماج کا اُدّیش یہ نہیں تھا کہ وہ
ویدک دہرم کے ماننے والوں میں اور جھگڑے قایم کرے۔ جہاں پہلے ایک ہزار مت
موجود تھا وہاں ایک نیا مت کھڑا کردے اسکا اُدّیش تو صرف ویدک دھرم کی رکشا
کرنا تھا اور جو چھدر جین۔ بودہ۔ اور عیسائی اور مسلمان لوگونکی تعلیم سے ویدک دہرم
میں پیدا ہوگئے ہیں اُنکو بالکل الگ کرکے یعنی غلط مسائل کی تعلیم کو ویدک دہرم سے
بالکل کنارہ کرکے شُدّہ ویدک دھرم کو جسکے سامنے دُنیا کے کسی مت کی طاقت نہیں
کہ اپنے مت کو قایم رکھ سکے سنسار بھر میں پھیلادے لیکن افسوس تو یہ ہی کہ بھارت
ورش کے سب سے اُتّم ورن اور سب سے اعلیٰ درجہ کے آدمی یعنی برہمن اور سادہو
اب اُنہیں غلطیونکے محافظ ہو گئے ہیں جو غیر مذہبونکے تعلقات سے پیدا ہوگئی ہیں
پیارے ناظرین کیا کوئی سناتن دھرم کا پنڈت بتلا سکتا ہی کہ وید اور
ویدانکول پُستکوں میں کہیں مُسلمان مُردونکی قبر کی پرستش لکھی ہی۔ آپ میں سے
کوئی اسکا ثبوت دیسکتا ہی ہرگز نہیں کیا کوئی تبلا سکتا ہی کہ سناتن رشی منی اسطرح
دھرم کرم سے الگ رہکر صرف دُنیا کی دولت کمانے کو ہی دھرم کرم مانتے تھے
جیسا کہ آجکل ہمارے بہت سے بھائی کررہے ہیں کیا یہ رہس لیلا کا کھیل کوئی سناتن
ثابت کرسکتا ہی کیا اپنے بزرگوں کو چور اور جار تبلا سکتا ہی۔ جسطرح کہ ہمارے

سناتن دھرمی لوگ مہاتما کرشن جیسے یوگی راج کو بتلا رہے ہیں۔ کیا کہیں ایک
بات ہو تو بتلائیں جدھر دیکھو اُدھر چوپٹ کام ہو رہا ہے صرف اسلئے کہ
ہمارے دیش کے کھتری بنئے اپنی دھرم پستک کے پڑھنے کیواسطے وِدّیا کی
آنکھیں نہیں رکھتے اس لئے انکو اندھے کیطرح دوسرے کی اندھا دھند تعلیم کھوتی
چلیجاتی ہیں۔ جسطرح ایک اندھا دوسرے اندھے کی اندھا ہونیکو نہیں جان سکتا
ایسے ہی یہ مورکھ لوگ ۔ ان پڑھ براہمنوں سادھوؤں کی مورکھتا اور غلط تعلیم
کو بالکل نہیں سمجھ سکتے اسواسطے ہر ایک آدمی کو حوصلہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ جو چاہے
شاستروں کا نام لیکر انکو سمجھاؤ ۔

پیارے ناظرین اگرچہ شاستروں اور بزرگوں میں انکی شردھا قابل فخر ہے لیکن
گیان کی کمی سے مضر ہو رہی ہے اگر یہ لوگ وید وِدّیا کی کچھ تعلیم پاکر خود وچارتے اور
اسپر اسی شردھا سے عمل کرتے جیسا کہ آجکل کرتے ہیں تو ضرور مکتی پد کے
بھاگی ہوتے ۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ یہ دھرم سبھا کے لوگ ایسے خود غلط
ہو رہے ہیں کہ اپنے اصولوں کی آپ جڑ کاٹتے ہیں کہتے تو یہ ہیں کہ ورن
جنم سے ہے اور آریہ سماج سے دن رات اس بات پر جھگڑا کرتے ہیں کہ
گن کرم سے ورن نہیں بلکہ نطفہ سے ہے لیکن عملی طریقہ انکے بالکل خلاف ہے

انکی سبھا کے بڑی بڑی اُپدیشک بڑھی۔ روڑے وغیرہ جاتیوں کے ہیں
جو کوئی تو ساگر سنیاسی بنگیا ہے اور کوئی اوداسی کوئی نرملا غرضیکہ لوگوں
نے سادھوؤں کا بھیس بدل لیا ہے۔ اب ذرا سے بھیس سے تو اُن کا ورن
بدلگیا کہ اب اُنکو دھرم سبھا کے براہمن تک سوامی جی مہاراج کہتے اور اُنکی
عزت مثل اپنے گرو سنیاسیوں کے کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ ذ
لطف سے بڑھئی ہیں یا شودر ہیں اُنکو ورن سے کوئی غرض نہیں صرف بھیس
سے غرض ہے۔

پیارے ناظرین اپنی غلط فہمی سے ممبران سناتن دھرم سبھا عمل
دہی اکرتے ہیں کہ جو آریہ سماج کے موافق ہے لیکن زبانی طور پر دن رات
سوامی دیانند سرسوتی جیسے دھرماتما پروپکاری کو کہ جسنے ویدک دھرمیوں کی
کایا پلٹ دی یعنی جو ویدک دھرمی مسلمان اور عیسائیوں سے مباحثہ میں
گھبراتی تھی آج مسلمان اور عیسائی اُن کے مقابلہ میں بحث کرنے سے
گھبرا رہے ہیں اور پہلے ہندو لوگ دن رات مسلمان اور عیسائی
ہو رہے تھے اب بہت ہی کم لوگ ہیں جو دھرم سمجھکر مسلمان یا عیسائی ہوں
بلکہ اُنکو کمزور دھرم سمجھکر واپس آ رہے ہیں کئی ہزار آدمی واپس آچکا ہے

یہ سناتن دھرم کے پنڈت جانتے ہیں کہ سوامی دیانند کے سدھانت
بالکل ویدانکول ہیں اور اس نے رشیونکی رائے کی خلاف کچھ نہیں لکھا
اور انکی محنت اور کالیو نسے آریہ سماج کا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا
لیکن اپنے روزگار کی ہانی سمجھکر ایسے لودھرم اور کرتگھنتا
کو کر رہے ہیں پرمیشر اس حبار اتری کو مٹا کر
ہمارے بھائیونکو شدھی دے جس سے وہ سناتن
ویدک دھرم کو گرہن کر کے اسی کا پرچار
کریں ۔

اوم شانتی

شانتی

شانتی

۵

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور ستچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ستیہ ودیاؤں کا پُستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مُکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

تعلیم۔ م۔ س۔ خ

ٹریکٹ نمبر ۳۱

ویدوں کی عظمت

مصنفہ

پنڈت کرپارام شرما جگرانوی آنریری
اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے

اپنے

ویدک دھرم پریس دہلی میں چھپوایا

تعداد ۱۳۰۰

بار دوم

قیمت فیجلد ۱۰/

ओ३म्

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते तया माम
द्य मेधयाग्ने मेधाविनं कुरु

پیارے بھائیوں اس وید منتر مین ایشور جیوون کو اس بات کا اُپدیش کرتے ہین کہ ہے جیو اگر
تم اپنی آتما کی شانتی کیواسطے کسی چیز کی مجھسے پرارتھنا کرنی چاہتے ہو تو مجھسے ایسی چیز مانگو کہ جس کے
حاصل ہونیکے بعد تمہین دوسری دفعہ مانگنے کی ضرورت نہ پڑے جسکو حاصل کرکے تمہارا آتما پھر
کبھی دوکھی نہو اور جسکے ہونیسے تم کبھی اپنے آپکو کسی کام کے کرنے مین جو تمہارے لئے مقرر
ہین نالایق نہ سمجھو اور جو پدارتھ تم کو سنسار مین اپنی کوشش سے نہ ملسکتا ہو اوسکی واسطے
مجھسے مانگو پیارے سجنون اس منتر کا ارتھ یہ ہی کہ ہے گیان سروپ اگنی جس میدھا (نامی
دہارنا وتی بدھی کو دیوگن ارتھات عالم لوگ اُپاسنا کرتے تہے۔ اور جس بدھی کو پورب کلپ کے رشی
منی اور ہمارے بزرگ پراپت تھے آپ اُسی بدھی سے ہمین بدھی مان کیجئے۔ پیارے دوستو

تردون میں بدہی دو قسم کی مانی گئی ہے۔ ایک وہی۔ دوسری میدہا۔ وہی اُس بدہی کو
ین جسکی شکتی جل کے موافق ہی جسطرح جل مین جوبلانے کی طاقت ہے کہ مقررہ مدار تھ کو
تم ہوجاتی ہے۔ اور وہ شکتی زیادہ بڑہ نہین سکتی اسی طرح وہی وہ بدہی ہے جس سے ان
سنسارک باتین جان سکتا ہے۔ جوکہ ہرایک یونی کیواسطے مقرر ہین اور جس سے سوائے
ان چیزونکے اور چیزونکا گیان نہین ہوسکتا اور جس بدہی کا آدمی سنسار کی بیرونی
شئون کو چہوڑکر روحانی علم کو بالکل حاصل نہین کرسکتا۔
ری میدہا اُس بدہی کو کہتے ہین جسکی شکتی اگنی کے موافق ہے۔ اگنی ہین جوجلانیکی طاقت
بقدر جو جلانیکے لایق چیزین اسکے سامنے آتی جائینگی اُسی قدر بڑہتی جائینگی۔ اور یہ
ہی ختم نہیں ہوگی جبتک کہ جلانیکے لایق چیزین اُسکے سامنے آتی جائین اوسی طرح میدہا
ذالانسان جیوآتما۔ پرماتما اور پرکرتی کے یتھارتھ گیان کو پرتکش۔ انومان اور شبد کے
قرر دے حاصل کرکے اُسکے ساتھ ٹھیک ٹھیک برتاؤ کرکے اپنی آتما کی سچّی شانتی کو حاصل کرسکتا
وہ گذشتہ کامونکے نتیجون کو دیکھتا ہوا برتمان کو آگے کے سدہار مین خرچ کرسکتا ہے
ریراندریون اور من سے جو آتما کو اپنی منزل پر پہونچنے مین بجائے رتھ لگام اور گھوڑون
ئے گئے ہین قابو مین کرتا ہے۔ وہ کبھی اندریون کا غلام نہین بنتا اور نہ اندریون کو کمزور
دستونار دیتا ہے بلکہ جانتا ہے۔ کہ اندریون کی پربلتا اور نربلتا دونون میرے واسطے مضر

ہین کیونکہ پربل اندریئین آتما کو بہ گرتی کے گرشت بن کر ... تی ہین - اور نربل اندرئین

ٹھیک گیان حاصل کرنیکا کام نہین دیسکتی ہین - آریہ جنمو نیانے اس منتر کے مطلب کو سمجھا

پریکٹس مین یہ بات دیکھکر کہ ایک آدمی بانچسو بھینسونکا گلہ چرالاتا ہے - اور ایک آدمی

منتسو بکمو نہین پکڑ سکتا - کیونکہ بھینس مین بدہی نہین - اور وہ یہ نہین سمجھ سکتی کہ مین کس

اسکے ہاتھ سے چھوٹ سکتی ہون - اور آدمی عقل کے ہونے سے یہ سمجھتے ہین کہ اگر دو

مخالف طرفون کو چلدین - تو یہ آدمی ہمین کبھی بھی پکڑ نہین سکتا یہان سے ہمارے رشیون

یہ نتیجہ نکالا تھا ⁂

...धिर्यस्य बलंतस्य । निर्बुद्धैस्तु कथं बलं ॥

یعنے جسکو عقل ہے - اوسی کو بل ہے - اور بے عقل کو کسطرح بل ہو سکتا ہے - مین ایک

ایک مثال پیش کرتا ہون - ایک دفعہ عقل اور قسمت مین جھگڑا ہوا عقل نے کہا میری

طاقت زبردست ہے مین جسکو چاہون سکھی کردون اور میری بغیر کوئی بڑا نہین ہو

قسمت نے کہا میری طاقت زیادہ ہے مین تیری بغیر کام کر سکتی ہون تو میرے بغیر کام نہین

کر سکتی - ہر ایک نے اپنی اپنی طرف کی دلیلین زور شور سے دین - لیکن جب یہ جھگڑا

دلیلون سے ختم ہوتا نظر نہ آیا تو عقل نے قسمت سے کہا کہ اگر تو اس گڈریئے کو جو سامنے

جنگل مین بھیڑین چرا رہا ہے میری مدد کے بغیر بادشاہ بنادے تو مین مان لونگی

اقت زبردست ہے۔ یہ سنکر قسمت نے اُسکو بادشاہ بنانے کی کوشش شروع
مت نے ایک بیش قیمت کھڑاؤ جس مین لاکھون روپے کے جواہرات جڑے
گڈریے کے آگے رکھدیئے۔ گڈریا اونکو پہنکر پھرنے لگا۔ پھر قسمت نے
اگر کو وہان پہونچادیا سوداگر ان کھڑاؤن کو دیکھکر حیران ہوگیا۔ اوس نے
سے کہا تم یہ کھڑاؤن بیچدو۔ گڈریئے نے جواب دیا خرید لو۔ سوداگر نے کہا دام
ریئے نے کہا ادھ دام کیا بتلاؤن۔ مجھے روز روٹی کھانے کیواسطے گانون مین جانا
اگر تم دو من بھنے چنے اس کھڑاؤن کی قیمت دیدو تو مین چنے چبا کر اور بھیڑین
لونگا۔ اور گانون مین جانیکی تکلیف سے چھوٹ جاؤنگا غرض اس بے عقل
ایسے بیش قیمت کھڑاؤن جس مین ایک ایک ہیرا لاکھون روپے کا تھا۔ دو
نکی عوض بیچڈالی۔ یہ دیکھکر قسمت نے اور زور دیا۔ اُس سوداگر
شاہ کے دربار مین پہونچادیا۔ جسوقت سوداگر نے وہ کھڑاؤن بادشاہ کی نذر
شاہ دیکھکر حیران ہوگیا۔ اور اُس نے سوداگر سے پوچھا تم نے یہہ کھڑاؤن کہان
ن۔ سوداگر نے جواب دیا کہ ایک بادشاہ میرا دوست ہے۔ اوس نے
بھیجے دیئے ہین۔ بادشاہ نے پوچھا کیا اوس بادشاہ کے پاس ایسے اور کھڑاؤن
داگر نے جواب دیا۔ ہان ہین۔ بادشاہ نے پوچھا کیا اس بادشاہ کے کوئی لڑکا

بھی ہے۔ سوداگر نے کہا۔ ہان اُسکے لڑکا بھی ہے یہ سُنکر بادشاہ نے کہا جا اُپنی
لڑکی کی سگائی اوس بادشاہ کے لڑکے سے کرادو۔ یہ سب باتین جب قسمت کے زور سے
سوداگر کہہ چکا۔ اب بادشاہ کے اخیر حکم کو سنکر حیران ہوگیا۔ کیونکہ معلوم تہا کہ کپڑا انو تو کس
سے لئے ہین۔ نہ کوئی بادشاہ ہے۔ نہ بادشاہ کا لڑکا۔ لیکن اس جہوٹ بات کے منہ سے نکلنے
سے اُس نے سوچا کہ اگر اسوقت مین اپنے جہوٹ کا اقرار کرتا ہون تو بادشاہ نہ معلوم
سزا دے۔ یہ خیال کرکے اُس نے ارادہ کیا جس طرح ہوسکے بادشاہ کے شہر سے نکل جا
جاہئے۔ اُس نے بادشاہ سے کہا کہ مین آپکی لڑکی کی سگائی کرنیکے لئے جاتا ہون۔ یہ
جس طرف سے آیا تہا اُسی طرف کو روانہ ہوا۔ جب اُس مقام پر پہونچا جہان اُس نے گڈر
کو دیکھا تہا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ گڈریا اُس سے زیادہ قیمتی کپڑا انو پہن رہا ہے۔ سو
اس بات سے حیران ہوگیا۔ اُس نے سوچا یہ کوئی سدہ آدمی ہے جسکو اس قسم کی چیز قد
سے ملجاتی ہے۔ اُس نے سوچا کہ یہان ٹہیر کر اسکا حال معلوم کرنا چاہئے۔ یہ سوچکر اوس
وہان ڈیرے لگادئے۔ اُس کے پاس بہت سا تانبا لدا ہوا تہا۔ وہ سب اسباب ا
طرف درخت کے نیچے رکھدیا جب دوپہر ہوئی گڈریا دہوپ کا مارا اُس درخت
نیچے آیا۔ جہان تانبے کے ڈہیر پڑے ہوئے تہے۔ اور اُس ڈہیر کے ساتھ سر لگاکر سو
اوسکے تکیہ لگانیسے قسمت نے اُس تانبہ کو سونا کردیا۔ جب سوداگر نے یہ دیکھا تو اُسے خیا

جس آدمی کے سر لگنے سے تانبہ سونا ہو جاتا ہے۔ اوسکو بادشاہ بنانا کون بڑی
بات ہے۔ یہ سوچکر سوداگر نے وہان زمین خرید لی اور قلعہ بنانا شروع کیا فوج رکھنے
لگا جب سب سامان تیار ہو گیا تو اُس گڈریئے کو پکڑ کر قلعہ مین لیگیا۔ اچھے بادشاہی کپڑے
پہنا دیئے۔ اور وزیر امیر خدمتگار نوکر رکھدیئے۔ اور پھر اُس بادشاہ کو چٹھی لکھی کہ ہمارے
بادشاہ نے آپکی لڑکی کی سگائی منظور کرلی۔ جو تاریخ مقرر کرو برات اُسدن پہنچ جائے
بادشاہ نے تاریخ مقرر کرکے لکھہ بھیجا۔ اُدھر شادی کی تیاری ہونے لگی۔ ایکدن جب دربار
لگا ہوا تھا اور سارے وزیر امیر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ گڈریا بادشاہی تخت پر تکیہ لگائے
بادشاہ بنا بیٹھا تھا۔ اُسوقت گڈرے نے سوداگر سے کہا۔ تم مجھے چھوڑ دو دیکھو میری بھیڑین
کسی کے کھیت مین جا پڑینگی۔ اور وہ مجھے پیٹیگا۔ یہ سنکر سب لوگ ہنس پڑے۔ اور سوداگر
دل مین حیران ہوا کہ اس کا کیا علاج کیا جائے۔ جو کہین اُس بادشاہ سے اس نے ایسا
کہدیا تو مین ناحق مارا جاؤنگا۔ پھر سوداگر نے اوس گڈریئے سے کہا۔ اگر تم پھر کبھی ایسا لفظ
زبان سے کہوگے۔ تو تمہین تلوار سے مار دونگا۔ جو کچھ کہنا ہو میرے کان مین کہنا۔ غرض شادی
کی تاریخ نزدیک آگئی اور سوداگر برات لیکر روانہ ہوا۔ جب بادشاہ کا شہر نزدیک آگیا
اور اُدھر سے بادشاہ کا وزیر معہ بہت کارداران اور فوج سپاہیو نکی پیشوائی کو آیا۔ تو
انہین دیکھکر گڈریئے کو خیال آیا۔ کہ شاید میری بھیڑین انکے کھیت مین جا پڑین اور یہ

میرے پکڑنیکے لئے آئے ہین۔ اُس نے سوداگر کے کانمین کہا تم مجھے چھوڑ دو دیکھو یہہ میرے پکڑنیکے واسطے آئے ہین۔ چونکہ بات کانمین کہی گئی اور کسی کو معلوم نہوئی اور لوگون نے سوداگر سے پوچھا شہزادہ صاحب کیا حکم دیتے ہین۔ سوداگر نے جواب دیا کہتے ہین۔ کہ جس قدر آدمی پیشوائی کے لئے آئے ہین سبکو پانچ پانچ لاکھ روپے انعام دیا جاوے۔ غرض ہر ایک آدمی کو پانچ لاکھ روپیہ انعام دیا گیا شہر مین مشہور ہوگیا کہ ایک بڑے بھاری بادشاہ کا لڑکا شادی کیواسطے آیا ہے۔ جو ہر ایک آدمی کو لاکھون روپے انعام دیتا ہے سینکڑون ہزارونکا نام نہین جانتا۔ بادشاہ بہی ڈرا کہ مین نے بڑے بھاری بادشاہ سے ہاتہہ جوڑ لیا ہی بیشتر عزت قایم رکھیگا تو رہے گی۔ غرض اُس گڈریئے کی شادی بادشاہ کی لڑکی سے ہوگئی۔ یہان تک بہی ہان سوداگر کے زور سے اُس کی قسمت کامیاب ہوئی۔ لیکن رات کو وہ گڈریا اکیلا بادشاہی محل مین رہا۔ جب جہاڑ فانوس لیمپ چلتے دیکھے تو اُس گڈریئے کو خیال آیا کہ جنگل مین بہو تو نکی آگ سنی ہتی یہ وہی آگ ہے مین اس مین جلکر مرجاؤنگا وہ گڈریا یہ سوچ ہی رہا تہا کہ اتنے مین۔ بادشاہ کی لڑکی گڈریئے کیطرف آئی جب اُسنے زیورونکی آواز سنی اُسے خیال آیا کہ کوئی چڑیل میرے مارنیکے واسطے آرہی ہے یہہ سوچکر وہ جہٹ پٹ ایک دروازہ کی اوٹ مین چہپ گیا شاہزادی نے دیکہا کہ شہزادہ وہان نہین۔ وہ دوسرے مکان مین چلی گئی اُسکے جاتے ہی اوسے خیال آیا کہ ابہی ایک

چڑیل سے بچا ہوں۔ نہ معلوم یہان کتنی اور چڑیلین آئین اسواسطے یہان سے بہاگ چلنا چاہئے۔ یہ سوچ ہی رہا تہا کہ اُسے ایک زینہ اوپر کیطرف کو نظر آیا وہ جہٹ اوپر چڑہ گیا اور ایک طرف چہجے کو ہاتہہ ڈالکر نیچے کودکر بہاگنے کا ارادہ کیا۔ اُسوقت عقل نے قسمت سے کہا کہ دیکہہ تیرے بنانے سے یہ بادشاہ نہ بنا بلکہ اب گر کر مریگا ✝

پیارے ناظرین متذکرۂ بالا مثال سے آپ سمجہہ گئے ہونگے۔ کہ اگر دنیا کے سارے سامان ایک طرف مہیا ہو جائین تو بہی جبتک انسان کو عقل نہ آئے تب تک اپنی منزل مقصود کو حاصل نہین کر سکتا ہے۔ پیارے عقلمند بہائیو اگر آپ سیر کے واسطے کسی جنگل مین جائین۔ اور وہان کسی مسافر کو بڑی تیزی سے سفر کرتا دیکہین اور آپ اُس سے سوال کرین کہ تم کہان جاؤ گے۔ وہ جواب دے کہ مین نہین جانتا۔ آپ اُس سے پوچہین کس رستے جاؤ گے۔ وہ کہے مین نہین جانتا۔ آپ اُس سے پوچہین کہان سے آتے ہو۔ وہ جواب دے مین نہین جانتا۔ آپ اُس سے کہین تمہارے پاس سامان سفر کتنا ہے۔ وہ کہے مین نہین جانتا۔ کیا ایسے مسافر کو دیکہکر جو ہر ایک دم چلتا ہو لیکن منزل مقصود۔ راستہ اور جائے روانگی اور سامان سفر سے بالکل بیخبر ہو اُسکو دیکہکر کیا آپکی عقل سلیم یہہ خیال نکریگی۔ کہ یہ بڑا بہاری بیوقوف اور پاگل ہے۔ کیونکہ دانا لوگ کہتے ہین ✝

प्रयोजनमनुद्दिश्य मन्दोऽपि न प्रवर्त्तते॥

یعنے منزل مقصود کا دل مین خیال رکہے بغیر تہوڑی بدہی والا آدمی کسیکام کو شروع
نہین کرتا۔ یہی ہان پر شاب سوچنے کا موقع ہے۔ کہ آپ جو دنیا کے سفر مین روزمرہ چل
رہے ہین کیا آپکو معلوم ہے۔ کہ وہ کونسی منزل یا حالت جہان پر پہنچکر یہ سمجہہ سکین کہ جسکے
جس مطلب کیے واسطے کام شروع کیا تہا وہ پورا ہوگیا۔ مین سمجہتا ہون شاید انسانون نے
اس سوال کے جواب کو جسکا وہ عملی طور پر کچہہ نہ کچہہ اونٹر دے رہے ہے۔ انہون نے عقلی
طور پر کچہہ بہی نہین سوچا یہی وجہ ہے کہ ہرایک انسان بیشمار کام نکے کرتے ہوئے
بہی ایک نتیجہ یا انسانیت کے مقصد اعلیٰ کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی کے نہ سمجہنے کے
سبب انسانون مین خلاف رائے اور جہگڑے اور فساد پڑ رہے ہین۔ جب ان نون کی
عملی جیون پر نگاہ ڈالکر انکی زبان حال سی سنتے ہین۔ اور رشیونکے وچار کیطرف دیکہتے
ہین۔ تو کل انسانونکا نہین نہین کل جیوؤن کا ایک ہی منزل مقصود معلوم ہوتا ہے
جیساکہ مہاتما کپل رشی اپنی سانکہہ شاستر کی شروع مین کہتے ہین۔

अथ त्रिविध दुःखात्यन्त निवृत्तिरत्यन्त पुरुषार्थः ॥

یعنے دنیا مین جسقدر پرانی مین سارے تین قسم کے دوکہون کے دور کرنے کا یتن
کرتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیوؤن کا اُدیش تینون قسم کے یعنے۔

ادہیاتمک - آدہی بہوتک - آدہی دیوک - دو دکہون سے چہوٹتا ہے -

(ادہیاتمک) اُن دُکہون کو کہتے ہین - جو انسان کے اندر پیدا ہوتی ہین - مثلاً فکر - غصہ - بیماری حسد وغیرہ +

(ادہی بہوتک) جو دوسرے پرانی کے سبب سے پیدا ہوتی ہین - مثلاً کتے وغیرہ جانور کے کاٹنے سے یا آدمی کے تلوار وغیرہ مارنے سے جو دُکہہ پیدا ہوتا ہے -

(آدہی دیوک) جو دیوی شکتیون یعنے بجلی کے گرنے - ہوا کے تیز چلنے - سردی گرمی کے زیادہ ہونے - بارش کے کم زیادہ ہونے وغیرہ سے جو تکلیف پیدا ہوتی ہے وہ آدہی دیوک کہلاتی ہے - سوال یہ پیدا ہوتا ہے +

کہ دکہہ کال کے لحاظ سے تین قسم کا ہے - بہوت دکہہ - برتمان دکہہ - آنیوالا دکہہ ان مین سے بہوت یعنے گذرا ہوا دکہہ تو خود بخود ناش ہوگیا - اور موجودہ دکہہ ہردم ناش ہوتا جاتا ہے - ان کا دور کرنا تو پرشارتھ نہین - اسواسطے آنیوالے دکہہ کو دور کرنے کا نام پرشارتھ ہے - جیسا مہاتما پتنجلی منی اپنی شاستر مین لکہتے ہین

हेयं दुःखमनागतम्

پیارے پاٹھک گن عام سمجہہ کے آدمی اعتراض کرینگے - کہ جو بیماری ابہی پیدا نہین ہوئی اوس کا علاج کیا ہوسکتا ہے - اور جو بہوک آج لگی نہین اوسکی نورتی کسطرح

ہو سکتی ہے۔ کیونکہ پراپت کا نشیدہ سنسار مین دیکھا جاتا ہے۔ اور اپراپت کا
نشیدہ ہو ہی نہین سکتا۔ لیکن جو بدھی مان آدمی ہین سمجھتے ہین۔ کہ جس چیز کا ناش
کرنا ہو اوس کا بیج ناش کرنا چاہیے۔ جیسا کہ مہاتما کناد جی لکھتے ہین۔

कारणाभावात् कार्याभावः

یعنے کارن کے نہونے سے کارج نہین ہو سکتا جس طرح بیج کے بغیر کوئی درخت
پیدا نہین ہو سکتا اسی طرح جب دکھ کا کارن نہ رہیگا۔ تو دکھ بھی پیدا نہین
ہوگا اور دکھ کے کارن کا ناش کرنا ہی آئندہ کے دکھ کا ناش کرنا ہے۔ پیارے
بھائیو ہماری ویدک شاستر کار جب بیماری کا علاج کرنا چاہتے ہین۔ تو اسکی انہون نے
جو نیم مقرر کئے ہین۔ جبتک اون قاعدون کے موافق علاج نہ کیا جاوے تب تک وہ علاج
ٹھیک نہین کہلاتا جیسا مہاتما لولمبراج اپنے وید جیون گرنتھ مین لکھتے ہین۔

आदौ नदानादि वोधे नादेद ध्याद व्याधीनि रचयं। ततः साध्यं मीदे तु परचात भिषकोपाचरेत्॥

(ارتھ) پہلے ندان یعنے روگ کے کارن وغیرہ سے بیماری کو معلوم کرے۔ اور جب
روگ معلوم ہو جاوے تب یہ معلوم کرے۔ کہ یہ بیماری۔ سادھیہ ہے۔ یا اسادھیہ

اگر معلوم ہو جاوے کہ روگ سادھیہ یعنے علاج کرنے لایق ہے - تو جس طرح سے
بیماری پیدا ہوئی ہو اُس کے مخالف طریق سے اوسکا علاج کرے +
پیارے ناظرین جسطرح ویدک شاستر مین چار چیزین مانی گئی ہین - ایک روگ
یعنے بیماری - اور ایک تندرستی - اور تیسرا بیماری کا سبب - چوتھے بیماری کے دُور
کرنے کا سبب یعنے دوائی اسی طرح موکش شاستر مین چارون چیزین مانی پڑتی
ہین - ایک हेय یعنے تیاگنے یا دور کرنے لایق ارتھات دکھہ دوسرے हान
یعنے دکھہ کے نہونے کی حالت یعنے اروگ اوستھا - تیسرے हेय हेतु
یعنے دکھہ کا سبب - چوتھے हानो पाय یعنے دکھہ سے چھوٹنے کا علاج یا
طریقہ بند ہوگئی اب ہم اسبات کی پڑتال شروع کرتے ہین - کہ موکش ہونا یا تینون
قسم کے دکھہ سے چھوٹنا ممکن ہے - یا نہین - پہلے سوال پیدا ہوتا ہے کہ دکھہ
جیو کا سوبھاوک گن ہے - یا نیمتک - اگر یہ مانا جاوے - کہ دکھہ جیو کا سوبھاوک
یعنے قدرتی گن ہے - تو اس سے مکتی کسیطرح ہو ہی نہین سکتی - کیونکہ اگر دکھہ کارن
سے پیدا ہوتا تو اُسکی کارن کی ناش سے دُکھہ دور ہو سکتا ہے - لیکن جب اوس کا
کوئی کارن یعنے سبب ہی نہین تو اوسکا دور ہونا اسنبھو یعنے محال ہے - اور یہا تک
کپل منی اپنی شاستر مین لکھتے ہین +

नस्वभावतो बद्धस्यमोक्षसाधनोपदेशविधि

(ارتھ) سبھاوک پھنسے ہوئے جیو کے واسطے موکش سادہن کا اُپدیش ہو نہیں سکتا کیونکہ سبھاؤ انپاسئی ہے۔ کوئی آدمی اگنی کی گرمی دور کرنیکی کوشش نہیں کرتا اور نہ اگنی کے ہوتے ہوئے گرمی دور ہو سکتی ہے۔ جہاتما کپل جی لکھتے ہیں۔

स्वभावस्यानपायित्वात् ॥

کیونکہ ہر ایک چیز کا قدرتی جوہر یا صفت بغیر موصوف کے ناش ہوئے ناش نہیں ہو سکتا اور موصوف کو ناش کرنا یہاں مقصود نہیں بلکہ اوسمین سے دکھ کی ہستی کو ناش کرنا ہے۔ اور ذاتی صفت ناش نہیں ہوا کرتی۔ پیارے ناظرین ہر ایک شاستر مین دکھ کے دور کرنے کے طریقوں کا اُپدیش ہے۔ دوسرے ہر ایک جیو کے اندر دکھ دور کرنیکا خیال لگا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دکھ جیو کا ذاتی جوہر نہیں بلکہ مصنوعی صفت ہے جب یہ معلوم ہو چکا کہ دکھ بیرونی جوہر ہی جیو کے اندر آیا ہے۔ تو اب اسکے اسباب کی تحقیقات شروع کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ جب تک اسباب معلوم نہو ن دکھ دور نہیں ہو سکتا بہت لوگ یہ کہتے ہین۔ کہ دکھ کے ہونیمین کال کارن ہے جیسے آجکل کلجگ ہے اور اس سبب سے لوگ پاپ کرتے ہین۔ اور دکھ پاتے ہین۔ لیکن یہ بات ماننے لایق نہیں۔ کیونکہ کال سرب بیاپک اور نت ہے۔ اب بہی بہت سے آدمی دہرم کرتے ہین

اور مکتی پاتے ہین اسواسطے کال دکھہ کا کارن نہین ہوسکتا مہاتما کپل جی لکھتے ہین

न कालयोगतो व्यापिनो नित्यस्य सर्वसम्बन्धात्

(ارتھ) زمانہ کے سبب سے دکھہ سکھہ پیدا نہین ہوتا - کیونکہ زمانہ بیاپک اور نت ہی جب
کال ہی دکھہ کا سبب مانا جاوے تو سب ہی پرش دکھی ہونے چاہئے - بعض آدمی یہ
کہتے ہین - کہ دیش کے سبب سے دکھہ پیدا ہوتا ہے - جیسے بہت لوگ سمجھتے ہین - کہ جو
آدمی اٹک کے پار جاتا ہے وہ پاپی ہو جاتا ہے مہاتما کپل جی نے اسکا کھنڈن کیا ہے -

न देशयोगतोऽप्यस्मात्

(ارتھ) دیش یعنے ملک کے سبب سے بھی دکھہ نہین ہوسکتا - کیونکہ ملک بھی سرو
بیاپک ہے - اسلئے اسکا سب کے ساتھہ تعلق رہیگا - جو لوگ دیش یا کال سے دکھہ مانتے ہین
انکی مت مین یہ بھی دوش رہیگا - کہ سب شاستروں کے سدہانت کے انوسار کال اور
دشا سب کے اسادھارن کارن ہین اسادھارن کارن کا نمت کارن نہین ہوسکتا
اسلئے کال اور دشا سے دکھہ کہنا ٹھیک نہین ہے - اور کرم کے یوگہ سے بندھن
نہین ہوسکتا - کیونکہ کرم شریر سے ہوتے ہین اور شریر بغیر کرمونکے ہو نہین سکتا -
پہلے بندھن ہوتا ہے - تب شریر اتپتی ہوتی ہے - اور شریر سے کرم ہوتے ہین اسواسطے
کرم دوسرے کا دہرم ہونیسے بندھ کا کارن نہین ہے - مہاتما کپل جی کہتے ہین کرم کرنا

بہی جیو کا دہرم نہیں اسواسطے کرم سے بندہن نہیں ہو سکتا ؛

नकर्म्मयोगतो अन्य धर्म्मत्वात

اور اوستہا سے بہی بندہن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اوستہا بہی جسم کا دہرم ہے جسم بدہ کا ہوتا ہے مکت کا نہیں ہوتا۔ اسواسطے مہاتما کپل جی لکہتے ہیں ؛

नअवस्थातोबंध योगा देह धर्म्मत्वात

پہلے اوستہا سے بدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ شریر کا دہرم ہے۔ یہان پر یہ شنکا ہوتی ہے کہ جرا آدی اوستہا جیو کی ہی کیوں نہ مانی جاوے مہاتما کپل جی لکہتے ہیں ؛

असंगोयंपुरुष:

یہ جیو اسنگ ہے اسکا جرا آدی اوستہاؤں سے میل نہیں ہے جب دیش کال اور اوستہا اور کرم سے بندہن کا ہونا ثابت نہیں ہوتا تو اوسوقت سوچنا پڑتا ہے۔ کہ کیا سبب ہے۔ جس سے بندہ پیدا ہوتا ہے۔ مہاتما کپل جی لکہتے ہیں ؛

बधोविपर्य्यात

(ارتھ) بپریہ یعنے اُلٹی گیان سے بندہ پیدا ہوتا ہے۔ یعنے جو وقت جڑ پرکرتی کو جس کا جیو کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سکہہ دکہہ کا سبب سمجہکر اوس کو حاصل کرنے اور چہوڑنے میں لگ جاتا ہے۔ تو اوس سے اوس کو راگ دویش اور پرورتی پیدا

ہو کر کرم کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور اسی سے جنم مرن اور دکھ پیدا ہوتا
ہے بند ہو گئین ہم دنیا مین بہی دیکھتے ہین۔ کہ سوائے اگیان کے اور کوئی سبب دکھ کا
ثابت نہین ہوتا۔ مثلاً دنیا کے سارے آدمی یہ مانتے ہین۔ کہ ان کہانا یعنے خوراک پرانیون
کی زندگی ہے۔ اور خوراک کے بغیر انسان مرجاتا ہے۔ لیکن جس وقت وہی ان کچا کہایا
جاوے یا زیادہ کہایا جاوے۔ یا سڑا ہوا کہایا جاوے تو ہیضہ جیسی بیماریون کو پیدا
کرکے منش کے پرانون کا ناش کر دیتا ہے۔ دوسری طرف بکہ یعنے سنکہیا کو
تمام دنیا زہر اور مار ڈالنے والی چیز مانتی ہے۔ اگر اس سنکہیے کو ویدک شاستر کے
طریقہ سے پکا کر کہایا جاوے۔ تو کوڑہ جیسی بڑی بڑی بیماریون کو دور کرکے انسان
کے پرانون کے لئے۔ امرت ثابت ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سارے جگت کے
پدارتہون مین انسان کے واسطے کوئی چیز مفید یا مضر نہین۔ بلکہ چیزون کا قاعدہ
کے ساتہ استعمال کرنا مفید ہے۔ اور بیقاعدہ استعمال کرنا مضر ہے۔ دوسرے
اگر کوئی آدمی اندہیرے غار مین چلا جاوے۔ تو باوجود کسی خوفناک چیز کے نہ ہونے کے
انسان کی طبیعت مین چارون طرف سے دہشت چہا جاتی ہے۔ لیکن روشنی کے
وقت خوفناک چیز کے دیکہنے سے بہی اوس قدر بے قراری نہین ہوتی اس سے بہی
معلوم ہو کہ دنیا مین اگیان یا اودیا دکہون کا سبب ہے۔ اور گیان یعنے ودیا

سکھون کا سبب ہے۔ اور مہاتما پتنجلی ہی اپنے یوگ شاستر مین اپدیش کرتے ہین

तस्य हेतुर विद्या

(ارتھ) یعنے کلیش اور دکھ جو हेय یعنے تیاگنے لایق ہین جنکا دور کرنا پورشارتھ کہلاتا ہے۔ اُن دکھون کا سبب اودیا ہے اور اسی اودیا سے سارے کلیش پیدا ہوتے ہین۔

अविद्यास्मिता राग द्वेषा भिनिवेशाः पंच क्लेशा

(ارتھ) سنسار مین پانچ ہی کلیش ہین۔ ایک اودیا یعنے جہالت۔ دوسری اسمتا یعنے خودی۔ تیسری راگ یعنے محبّت۔ چوتھی دویش یعنے نفرت۔ اور ابہی نویش یعنے پورب جنم اور موت کے دکھ کے خیال۔ اور موت سے ڈرنے کی کوشش پیارے بہائیون ان پانچ کلیشون مین ہی اودیا سب کلیشون کی کارن ہے اور اسی سے سب پیدا ہوتے ہین۔ جیسا کہ مہاتما پتنجلی رشی لکہتے ہین۔

अविद्या क्षेत्र मुत्तरेषां प्रसुप्ततनु विच्छिन्नो दाराणां

(ارتھ) خودی اور محبّت اور نفرت اور ابہی نویش کی جنم کا سبب اودیا یعنے جہالت ہے

پیارے ناظرین یہان پر یہ اعتراض پیدا ہوگا۔ کہ اودیا جیو کا سبھاوک گن ہے۔ یا باہر سے آتی ہے۔ اگر آپ سبھاوک مان لینگے۔ تو پھر وہی اعتراض حایل ہونگے۔ اگر نیمتک مانگیے تو اوسکا نمت علیحدہ ماننا پڑیگا۔ اور شاید اُس نمت مین بھی یہی اعتراض پیش ہوکر دور تسلسل آجاوے۔ اسواسطے یہ معلوم ہونا چاہیے۔ جیو کے سوبھاوک حالت کیا ہے جس سے بار بار سوبھاوک اور نیمتک ہونیکا اعتراض نہو ہہاتما گوتم جی لکہتے ہین۔

सुखदु:खइच्छाद्वेषप्रयत्नज्ञानानि आत्मनो लिंगम्

(ارتھ) اچھا یعنے جس چیز کو آتما کی انوکول سمجہا ہے۔ اوسکے حاصل کرنے کی خواہش دویش یعنے جس پدارتھ کو آتما کے پرتی کول سمجہا ہے۔ اوس کے تیاگنے کی خواہش سکھہ ارتھات آتما کی انکول یعنے سوتنتر تاپوربک پرادھن ہونے سے الگ رہنا دکھہ ارتھات آتما کا اپنے تے علیحدہ پدارتھون کو اپنا مقصد اعلیٰ مانکر اون کو اپنے پاس موجود نہ دیکھنا۔ یا جس چیز کی خواہش ہے۔ اوس کا حاصل نہونا دکھہ ہے۔ (پرتین) سکھہ دائی پدارتھون کی جمع کرنے اور دکھہ دائے پدارتھون کی تیاگنی کی حرکت کو پرتین کہتے ہین۔ گیان ارتھات وستو کے سروپ کا جاننا۔

سجن گن یہان آتما کی لکشنو نہین دکھہ اور سکھہ کو دیکھکر یہ خیال پیدا ہوتا ہوگا۔

که جب دُکھ آتما کا ایک لکشن ہے - تو ذاتی صفت معلوم ہوتی ہے - تو پھر اُس کا
ناش کس طرح ہو سکتا ہے - اور دوسرے دُکھ اور سُکھ دونوں پرسپر برودھی گُن
کس طرح آتما روپی ایک چیز میں رہ سکتے ہیں - لیکن تناسخ کار آتما کی دو حالتیں
مانتے ہیں - ایک شدھ آتما - اور دوسرے شریرستھ آتما اور اُنکی دونو اوستھاؤں سے
گُن مختلف ہوتے ہیں - اس کا مطلب یہ ہے - که پریتن اور گیان تو شدھ آتما کا لکشن
ہے - اور سُکھ دُکھ اچھا و دیش یہ شریرستھ آتما کے لکشن ہیں - مثلاً وہی جب که
شدھ اوستھا میں ہو اوسکے گُن اور ہیں - لیکن جب وہی تانبے کے پاتر میں موجود
ہو تو اُسوقت اُسکے گُن مختلف ہوتے ہیں - اسیطرح جیو کے گُن دونوں حالتوں
میں علیحدہ ہوتے ہیں - کیونکہ شریرستھ آتما کے ساتھ - من - بدھی - اندری -
آدی ایسی چیزیں ہوتی ہیں - جنکا اثر آتما پر پڑا ہوا معلوم دیتا ہے - اس سے سوبھاوک
حالت جیو کی - گیان اور کریا سے یکت ہوتا ہے - اور جب تک آتما میں ان دو گنوں
سے زیادہ بیرونی گُن نہیں آجاتے تب تک آتما دکھوں سے علیحدہ ہوتا ہے بہر اتری
گُن بعض لوگ آتما کو نتیہ مکت یا سکھ سروپ مانتے ہیں - لیکن اس حالت میں
آتما کبھی دُکھی یا بدھ نہیں ہو سکتا - کیونکہ سوبھاوک گُن کا ناش نہیں ہو سکتا -
اور نہ سروپ سے مخالف گُن اوس میں آ سکتے ہیں - مثلاً - اگنی میں گرمی ہے

وہ کسی کال مین بہی سمرو نہین ہوسکتی۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ سکہہ تو آتما
کا سوبہاوک دہرم ہے۔ لیکن آتما مین دُکہہ کیول بہرم سے پرتیت ہوتا ہے اُن کا
یہہ کہنا ہی ٹھیک نہین۔ کیونکہ بہرانتی اپنے سے علیحدہ پدارتھہ مین ہوسکتی ہے۔
لیکن اپنے مین نہین ہوسکتی۔ جیسے سورج کی روشنی بادل کے چہاجانے سے سنار کے
لوگون کو پرتیت نہین ہوتی۔ لیکن سورج بذاتِ خود اوس وقت بہی ویسا
ہی روشن ہوتا ہے۔ اسلئے آتما کا سوبہاوک گن بدہ ہے۔ یا مکت یہہ دونون
نہین بن سکتے۔ بلکہ یہہ دونون گن نیمتک ہین۔ جیسے سنسار مین ہم تین پدارتھہ
دیکہتے ہین۔ مثلاً پانی یہہ ٹہنڈا ہوتا ہے۔ اور آگ یہ گرم ہوتی ہے۔ ہوا اس مین
سپرش گن تو ہے۔ لیکن اس مین ٹہنڈا پن یا گرمی دونون نہین۔ اگرچہ سپرش
سے ٹہنڈی اور گرم ہی کا گیان ہوتا ہے۔ اور بایو کا گن بہی سپرش ہی ہے۔ لیکن
اوس مین ٹہنڈک اور گرمی دوسری چیزون کی ہے۔ یعنے جو وقت گرمی کے دنون
مین ہوا چلتی ہے اوس وقت ہوا گرم معلوم ہوتی ہے۔ اور سردی کے موسم
مین ہوا سرد ہوتی ہے۔ یا گرمی کے دنون مین سیلاب والے مکانون
یا ملکون کی ہوا ٹھنڈی اور خشک مکانون یا ملکون کی ہوا گرم ہوتی ہے۔
اسواسطے جل نتیجہ سرد ہے۔ اور اگنی نتیجہ گرم ہے۔ اور بایو نہ سرد ہے

نہ گرم ہے ۲۔ اسی طرح پرکرتی جیو آتما۔ اور پرماتما تینون انادی اور نتیہ پدارتھ ہین۔ جن میں سے پرکرتی ستیہ سروپ ہے۔ لیکن چیتن نہین ہے اور اوس مین ستوگن۔ رجوگن۔ اور تموگن سم اوستھا مین رہتے ہین۔ اور پرکرتی کے کارج پانچ بہوتون مین یہ گن علیحدہ ہو گئے ہین ستوگن کا ارتھ ہے پرکاش کرنے والا یا روشنی۔ رجوگن حرکت دینے والا تموگن اندہکار پھیلانے والا اور آلسی اور ستھر بنا دینے والا۔ اور ان پانچ بہوتون مین سے اگنی توستوگن رکھتے ہے اور بایو اکاش اور جل رجوگنی ہین اور پرتہوی تموگنی ہے۔ دوسری چیز جیو آتما ہے۔ سوست چت ہے جس مین ستا اور گیان دو گن پائے جاتے ہین۔ وہ جڑ نہین ہے۔ لیکن سروگیہ بہی نہین ہے۔ اور ہر ایک شریر مین علیحدہ علیحدہ ہونے سے نانا اور ایک دیشی ہے۔ تیسری چیز پرماتما ہے۔ جو ست چت آنند ہے جس مین ستا اور پورن گیان اور آنند بھرا ہوا ہے۔ اور سروگیہ اور سرب بیاپک بہی ہے۔ وہ تینون کالون مین اپنے آنند گن سے علیحدہ نہین ہوتا۔ اب معلوم ہو گیا کہ جڑ پرکرتی تو سدا بدہ ہے وہ کبہی مکت ہو ہی نہین سکتی کیونکہ سنسار مین بھی دیکھا جاتا ہے کہ جڑ چیزین تو سوتنتر نہین ہوتین۔ اور البتہ جیو آتما پرکرتی کے سنسرگ سے بدہ ہوتا ہے

اور پرماتما کے سنسرگ سے مکت ہوتا ہے اصل مین نہ یہ بدھ ہے اور نہ مکت۔ اور تیسرے پرماتما سدا مکت ہے۔ بھراتری گن وید نے یہی اس بات کو دکھلایا ہے۔

अन्धान्तमः प्रविशन्तीयेऽसंभूतिमुपास्ते
ततोभूयइवतेतमोय उ संभूत्यांरताः

وہ لوگ مہا اندھکار کو پراپت ہوتے ہین جو کارن روپ پرکرتی کو ایشر کے استھان مین یعنے سکھ کا اوہیکرن سمجھکر اوپاسنا کرتے ہین اور وہ لوگ جو کاریہ روپ پرکرتی کی اوپاسنا کرتے ہین۔ وہ اون سے بھی زیادہ دکھون مین پڑجاتے ہین ÷

پیارے بھراتری گن چونکہ پرکرتی مین انند گن نہین ہے اسواسطے پرکرتی سے آنند کی خواہش کرنا ہینیا گیان ہے۔ یہی سارے دکھون کا مول ہے۔ چونکہ اس سے ساری خراب باتین پیدا ہوتی ہین۔ مثلاً ایک شخص کو سردی کی خواہش ہے۔ اوسے خیال ہوگیا۔ کہ اگنی سے سردی ملتی ہے۔ وہ لگا اگنی کی اوپاسنا کرنے کیا آپ خیال کرسکتے ہین کہ جس اگنی مین سردی کا گن ہی نہین اوس اگنی سے کوئی آدمی بہت سارہ پرشارتھ کرکے بڑی ودیا کو خرچ کرکے

سمرد ہی حاصل کرے گا - نہین نہین بلکہ وہ اپنی حالت کو بگاڑ لیگا - مثلاً
مرگ ترشنا کے جل مین پیاس بجہانے کی طاقت نہین تو کیا وہ مرگ جو
اوس بالیو کو جل سمجھکر اوس طرف جاتا ہے - کیا کبھی اپنی پیاس بجھا
سکتا ہے - مہاتما گوتم جی نے بھی اپنے شاستر مین لکھا ہے

दोष
दुःखजन्म प्रवृत्ति मिथ्याज्ञानानाम उत्तरोत्तरा
पाया द न द न्तरापाया दा द प व र्गः ॥

(ارتھ) چونکہ سارے دُکھون کا اصل کارن متھیا گیان ہے یعنے جڑ پرکرتی ہے
جسمین آنند کا لیش بھی نہین اوس سے آنند کی خواہش کی جاتی ہے - اور اُسی سے
جن پدارتھونکو جیو آتما اپنے انوکول سمجھتا ہے - اون مین راگ پیدا ہوتا ہے اور
جن کو اپنے پرتی کول یعنے مخالف سمجھتا ہے - اُس مین دویش یعنے نفرت پیدا
ہوتی ہے - اور راگ سے چیز کی گرہن کرنے کے واسطے پرتین ہوتا ہے اور
دویش سے تیاگنے کے لئے پرشارتھ کیا جاتا ہے - اور اِس تیاگ اور گرہن کی
پرشارتھ کا نام پرورتی ہے اور اِس پرورتی مین پڑ کر جیو دہرم ادہرم دونون
قسم کے کرم کرتا ہے - جیسے بانی سے جہوٹ بولنا اور دل سے کسی کا بُرا تاکنا اور
ہاتھ سے کسی کی ہنسا کرنا - اور آنکھون سے دوسرونکی چیز کو بُرے ارادے سے دیکھنا

یا اوسکے برددو سارے اچھے کام کرتا ہے۔ اس قسم کے دہرم ادہرم سے ادرشٹ یا بھگتیہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے بہوگنے کے واسطے جنم مرن کو حاصل کرتا ہے۔ اور یہ جنم مرن بڑے بہاری دوکہہ ہین جبتک ان کی جڑ نہ کٹ جائے تب تک منش ان سے بچ نہین سکتا۔ انکی جڑ یا انکا آدی کارن متھیا گیان ہے سو جبتک متھیا گیان کا ناش نہو تب تک دوکھون کا ناش نہین ہو سکتا۔ اور یہ نیم سنسار مین دیکہا جاتا ہے۔ کہ برودھ گن والی چیز ناشک ہوا کرتی ہے۔ مثلاً جو روگ سردی سے پیدا ہوگا اوسکے ناش کرنیوالی گرم دوائی ہوگی اسی طرح متھیا گیان کا برودھ تتو گیان ہے۔ جب تت گیان ہوگا تب اوس کا مخالف متھیا گیان خود بخود نشٹ ہو جائیگا جیسے سنسار مین اندھکار پرکاش کے ہوتے ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور اس اندھکار کے سبب سے جو وستوؤن کا اگیان تہا وہ بہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ اسلئے جب متھیا گیان ناش ہو گیا۔ تو اُس سے پیدا ہونیوالے راگ دویش پیدا نہین ہوتے اور راگ دویش کے ناش ہو جانے سے اُن کا کاریہ پرورتی پیدا نہین ہوتی اور پرورتی کے نہونے سے اُسکے کاریہ دہرم ادھرم نہین رہتے۔ اور اُنکے نہونیسے بھگتیہ پیدا نہین ہوتا اور بھگتیہ کے نہ رہنے سے جنم مرن بہی نہین رہتے۔ اور جنم مرن کے نہ ہونے سے دکھ مول سے ناش ہو جاتا ہے

سو دکھ کے دور کرنیکا اوپائے تت گیان ہے - مہاتما گوتم جی کہتے ہین -

प्रमान प्रमेय संशय प्रयोजन दृष्टान्त सिद्धान्ता
वयव तर्क निर्णय वाद जल्प वितराडा हेत्वाभास
छल विग्रह स्थानां नातत्व ज्ञानान्निश्रेयसा
धिगमः॥

(ارتھ) پرمان - پرمیہ - سنشے - پریوجن - درشٹانت - سدہانت - اویو

ترک - نرنے - باد - جلپ - تبنڈا - ہیتوابہاس - چہل - جاتی - نگرہ - ستھان

ان سولہ پدارتھون کے تت گیان سے مکتی ہوتی ہے - (پرمان) جس کے بغیر

چیز ثابت نہین ہوسکتی اور جب تک چیز ثابت نہو اوس سے کام نہین

جاسکتا - اور کام لینے کیواسطے ان چار چیزون کا گیان لازمی ہوتا ہے - یعنی

پرمان - پرمیہ - اور پرمتی - پرماتا اوسکو کہتے ہین - جو کسی پرمیہ کو پرمان

ذریعہ سے ثابت کرے اور جو گیا حاصل ہو اوسے پرمتی کہتے ہین - مثلاً

چیز لال ہے - جو آدمی اوسکو معلوم کرتا ہے - وہ پرماتا ہے - اور آنکھ

پرمان ہین - لال رنگ کی چیز پرمیہ ہے - اور اُسکا گیان پرمتی ہے

मन्यन्ते नु मानोपमान शब्दाः प्रमाणानि

ن چار ہین۔ پرتیکش۔ انومان۔ اپمان۔ اور شبد اور جو چیز ان پرمانون سے
ن ہو اوسکے ہونیکا یقین ہونا سمجہہ دار کے واسطے ناممکنات سے معلوم ہوتا ہے
ن اندری اور ارتھ کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔ اوسکے گیان کے ہنیو کو پرتیکش
ن اور اوس گیان کو پرتیکش گیان کہتے ہین۔ اور جو گیان پرتیکش سے پیا ہی
وس کے موافق تین طور پر یعنے کاریہ سے کارن کا انومان اور کارن سے
کا انومان اور سامان گُن سے گُنی کا ہوتا ہے۔ اُسے انومان کہتے ہین۔ جیسے
کے بڑہاؤ کو دیکھکر یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ پہاڑ مین بارش ہوئی ہے اور گھنگہور
کو دیکھکر یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ بارش ہوگی۔ اور دور سے دہوئین کو دیکھکر اگنی کا
ہوجاتا ہے۔ یہ تینون قسم کا گیان انومان کہلاتا ہے۔ اور جہان ظاہری سمان
۔ اونکے ایک ہونیسے چیز کو سدھ کرنا ہو اوسکی سدہی کیجاوے اوسے اپمان کہتے ہین۔
کسی نے نیل گائے نہین دیکہی اُس سے کہا گیا کہ گؤ کے موافق ہی نیل گائے ہوتی
وہ شخص جہان جنگل مین گیا اور اوس نے نیل گائے کو دیکھکر گؤ کے ملانے سے
کرلیا۔ جو تہے جس آدمی نے کسی چیز کو پرتیکش کرکے اوسکے گنون کے موافق
ش کیا ہو اوسے شبد کہتے ہین۔ شبد دو قسم کا ہوتا ہے ایک ظاہری

چیز کو بتلاتا ہے۔ دوسرا غیب کی باتون کو بتلاتا ہے۔

टीप

त्म शरीर इन्द्रियार्थ बुद्धिमन भावफल दु:

पवर्गा स्तु प्रमेयम ॥

یہ گیان پرمیہ کہلاتے ہین (آتما) جسکے گیان اور پریتن دو لستان ہین سریر جسمین آتما
بیٹھکا اندری ارتھ کیواسطے چیشٹا کرتے ہین۔ تیسرے اندریان جو گیان اور کرم
کیواسطے ساتھ ہین دیئے گئے وہ پانچ گیان اندری یعنے آنکھہ۔ کان۔ ناک۔
رسنا۔ اور کھال ہین۔ اور پانچ کرم اندری۔ یعنے ہاتھہ۔ پیر۔ زبان۔ اور پاخانہ
اور پیشاب کی جگہہ ہین۔ چوتھے بدہی جسکا نام گیان یا اوپ لبدہ ہے۔ یا عقل
ہین۔ پانچوین من جسکے سببسے ایک کال ہین دو چیزونکا گیان نہین ہوتا
من جس اندریکے ساتھہ تعلق رکھتا ہے اُسکے شئی کا گیان ہوتا ہے اور جس اندری
تعلق نہین رکہتا اوس اندریکے کام کرتے ہوئے بہی اوسکے وشئی کا ٹھیک گیان
ہوتا۔ چھٹے دوش جنکے سببسے جیو آتما پرورتی کرتا ہے۔ یہ تمہیا گیان
شدہ راگ اور دویش ہین جس چیز کو آتما کے انکول سمجھتا ہے اوس مین
خواہش پیدا ہوتی ہے اور جس چیز کو آتما پرتی کول یعنے خلاف سمجھتا
سے دویش یعنے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ ساتوان پرتیہ بہاؤ یعنے آتما کا

ے علیحدہ ہوکر دوسرے شریر کے ساتھ تعلق کرنا یا پونرجنم پریتیہ بھاؤ

ے۔ آٹھواں۔ ارتھ۔ جو سُکھ کا سبب یا اندریون کا وشی ہے آنکھ

روپ ہے۔ سو یہ روپ تیج مین رہتا ہے۔ دوسرے کان کا وشی شبد

یہ آکاش کا گن ہے۔ تیسرے ناسکا کا وشے گندھ یعنے بو ہے سو یہ

مین رہتا ہے۔ چوتھے رسنا یعنے جبیہ کا وشی رس ہے۔ سو یہ جل

تا ہے۔ پانچوین کھال کا وشی سپرش ہے۔ سو یہ ہوا مین رہتا ہے

ل یعنے نتیجہ جو کام کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ دسوین دُکھ یعنے آزادی

بلکہ سنسار کے سارے عالمون کا اسپر اتفاق ہے۔ کہ خواہش کا

ا اوسکے پورا کرنیکے وسایل کا نہونا یا کسی چیز سے نفرت ہونا اور

نکی طاقت کا نہ رکھنا دُکھ کہلاتا ہے۔ اور گیارہواں اپرگ

گا یہ دُکھون کے بالکل نہ ہونیکی حالت کا نام ہے۔ یعنے ادھیاتمک آدہی

۔ اور آدہی دیوک۔ دُکھون کا بالکل نہونا۔ ایسا ہی مہاتما کناد جی نے

ا سبب تت گیان ہی مانا ہے جیسا کہ لکہا ہے ✥

यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिः सधर्मः

جس سے تت گیان کے ذریعہ سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ اوسے دہرم کہتے
یا جس سے تتو گیان اور مکتی حاصل ہوتی ہے پر یہ اعتراض عاید ہوتا ہے۔ کہ اگر یہاں
ایسا کہا جاتا کہ جس سے مکتی ہوتی ہے وہی دہرم ہے۔ تو اوس حالت میں
کام چل جاتا کیونکہ دہرم کے بغیر مکتی ہو نہیں سکتی۔ لیکن رشی کا یہ خیال
کہ اگر تتو گیان کی قید کو چھوڑ دیا جاوے تو لوگ ادہرم کو بھی دہرم بتلا
لگین گے۔ کیونکہ مکتی تو پیچھے ہوگی اور دہرم پہلے کرنا پڑیگا اوسوقت ہام
جیسے مہاپاپ بھی دہرم ہو جائینگے۔ اور سارے کے سارے بیوستہان
ہو جائیگی۔ اور مہاتما کپل جی نے بھی مکتی کا سبب تتو گیان ہی کو مانا ہے

ज्ञानात मुक्तिः॥

گیان سے مکتی ہوتی ہے۔ کیونکہ متھیا گیان سے بدھ ہوا ہے۔ ایسا ہی مہا
جی بھی کہتے ہین ✣

विवेकाख्यातेर विप्लवाहानोपायः २६

دکھہ نورتی کا علاج متھیا گیان سے رہت جو تت گیان ہے وہی ہو سکتا
کیونکہ اودیا کا ناش ودیا کے بغیر ہو نہین سکتا اور کارن کی ناش کے
کاریہ کا ناش ہو نہین سکتا ✣

ہوگن ان سارے پرمانون سے معلوم ہوا۔ کہ سنسار مین دوکھ نورتی کا
ج کیول پدارتھون کے سروپ کا ٹھیک ٹھیک گیان ہے۔ لیکن اس مین
پیدا ہوتا ہے۔ کہ کن پدارتھون کا گیان ضروری ہے پدارتھون کی تین
تین ہین۔ پراتی بہاسک۔ بیوہارک۔ اور پاری مارتھک۔ ان مین
پراتی بہاسک تو بہرانتی ہے اس ستا کا گیان تو دکھ کا سبب ہے اوس
دکھ نورتی کسی طرح پر ہو نہین سکتی۔ بیوہارک ستا بھی پرینامی یعنے
ہے۔ اُس کا گیان بھی تو گیان کہلانیکے لایق نہین کیول پارمارتھک
کا گیان ہی ضروری ہے۔ اور پرمارتھ مین تین پدارتھ پرتیت ہوتے
جیو ایشر اور پرکرتی اسواسطے جیو کو ایشر اور پرکرتی کا گیان لازمی
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تھوڑی شکتی اور تھوڑے گیان والا
اپنی عمر مین کس طرح پر انت پرکرتی کا گیان حاصل کرسکتا ہے۔
س طرح ایشر کو جو بہت سوکشم اور اندریون کا وشئی نہین معلوم
سکتا ہے۔ جب ایشر اور پرکرتی کا گیان ہونا جیو کے واسطے ناممکن
تو سنسار مین کوئی جیو مکتی حاصل کر نہین سکتا۔ لیکن ہر ایک جیو
اندر مکتی کی خواہش ہے۔ اور اسنبھو یا ناممکن چیز کی خواہش ہوا

نہین کرتی اسواسطے مکتی اسنبہو نہین ہوسکتی اب یہان وچار ہوا کہ کس
طرح تت گیان ہو - اس سوال کے جواب کیواسطے مہاتما کنادجی نے جواب دیا ہے

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यम् ॥

تت گیان کا اپدیشٹا یعنے دہرم کا بودہک ہونیسے امنائی یعنے وید کا پرمان کرنا
جیوؤنکے پدارتھ گیان کے واسطے ضروری ہے یا ایشر سرد گیہ جو ہر ایک جگہ
پر موجود اور ہر ایک پدارتھ کی اصلیت سے واقف ہے - اُس کا اُپدیش
ہونے سے وید سے ہی تت گیان لینا چاہئیے - کیونکہ وید کی بغیر منش تت گیان
حاصل نہین کرسکتا - ایسا ہی مہاتما جیمنی رشی بہی اُپدیش کرتے ہین *

चोदनालक्षणोऽर्थः

(ارتھ) جس کام ہین وید کے ذریعہ سے ایشر کی پریرنا معلوم ہو اوسی کا کرنا
دہرم ہے - اور جو وید درود ہو وہ ادہرم ہے - اب یہان پر یہ نتیجہ نکلا کہ
وید ہی ایشر کرت ہونے سے دہرم کا بودہک ہے اور مہاتما بیاس جی بہی ا
شاریرک سوتر ون مین وید کو ایشر کرت بتلا رہے ہین *

शास्त्रयोनित्वात्

یہان پر وہ ایشر کو وید ونکا کرتا ہونے سے سدہ کرتے ہین یعنے کوئی جیو

نہین سکتا کیونکہ بغیر تعلیم کے کچہہ ہی علمی کام بنانے کی طاقت نہین رکہتا
رہی ویدون کے مضامین کا جو کُل ہم ودّیا کے متعلق ہین بغیر اُپدیش کے
ن ہو سکتا ہے اسواسطے کل رشیون کے خیال مین جنہون نے
ون کی تحقیقات کی وید ایشر کا گیان معلوم ہوا اب سوال یہہ پیدا
کو وہ وید کیا ہین اور اونکا لکشن کیا ہے - پہلے کہا -

हिता हित साद्धन तावो द्ध कत्वं

ونیک و بد کامونکا بتلانے والا ہو اُسے وید کہتے ہین لیکن یہہ لکشن
ل شاستر اور نیتی وغیرہ انسانی کتابون مین گہٹ گیا اسواسطے پہر کہا -

हिता हित सा दन तावो द्धका नित्य पुरुष वा कयानी
ब्रह्म भति पाद कानी निवेदाः ॥

یا جو پُرش کا بنایا ہوا نہو اور نیکی بدی کی سادہنونکی جتلانے والا ہو اُسے
کہتے ہین جب یہہ لکشن ہوگا تو قرآن انجیل زبور - توریت وغیرہ کو عیسائی
کہی بہائی ایسا ہی مانتے ہین اور جینی لوگ اپنے گرہنتہونکو پُرش کا داکیہ
ن ملنتے اسواسطے یہہ لکشن ویدونکا کیا گیا ہے جو سنسار کی کسی
یا مین نہین گہٹ سکتا -

ब्रह्म प्रतिपादकानि : नूतन्याघात पुनरुक्ति
यादि दोष रहिता सृष्टि क्रमाविरुद्धा ॥
इति वेदा :

(ارتھ) جو سرشٹی کے آد سے لیکر نیک وید ساد ہونکا جسلا ایشور الا انسان کا
بناکیہ نہو اور برہم کا پرتی پادک ہو اور جھوٹھ اور متضاد باتون سے خالی
ہو اور اُسمین بلا وجہ ایک ہی مطلب کو دو بار بیان نہ کیا ہوا ور
سرشٹی کرم یعنے قانون قدرت کے خلاف نہو -

پیارے ناظرین اب دیکھنا چاہیئے کہ ویدون مین یہہ صفات پائے جاتی ہین
یا نہین اور دوسرے بہت سے دوست یہ بہی اعتراض کرینگے کہ وید صرف
ہندؤن نے مان لیا ہے ورنہ اُس مین کوئی صفت الیشری گیان
کی نہین لیکن یہ کہنا بالکل ٹہیک نہین کیونکہ محققان ویدنے کبہی نہین کہ
تم ویدونکو بلا تحقیقات مان لو اور تحقیقات دو قسم کی ہوتی ہے اندرونی اور
بیرونی - اندرونی تحقیقات تو اُس کے اپنے صفتونکے اظہار سے معلوم ہوتی ہے
اور بیرونی تحقیقات اُن لوگونکے کلام سے ہوتی ہے جن لوگون نے زمانہ سلف

اوس کی اندرونی تحقیقات کی تھی - ہمارے بعض دوست کہینگے کہ جب متقدمین
نے بھی اندرونی صفات ہی سے تحقیقات کی ہے اور ہم بھی اندرونی صفات ہی
سے تحقیقات کرتے ہین اسواسطے دونون ایک بات ہے پس ہم موجودہ زمانہ
مین اپنی تحقیقات پر ہی بھروسہ کرینگے لیکن یہ خیال ٹھیک نہین ہے اول تو
زمانہ سلف کی طبایع تعصب اور خودغرضی سے بری تھین دویم اُسوقت
کے لوگون کو بسبب فارغ البالی اور کثرت تعلیم سنسکرت کے زیادہ موقع تحقیقات
کا ملتا تھا اسواسطے جسقدر تحقیقات زمانہ سلف مین کی گئی وہ بھی اعلیٰ درجہ
کا ثبوت ماننا چاہئے اور اسوقت خود بھی تعصب اور خودغرضی کو چھوڑکر
تحقیقات کرنی چاہئے —

پیارے دوستو اگر ہم ایشر کی بنائی ہوئی چیزون اور انسانی بناوٹ مین تمیز
کرنا چاہین تو ہمین دونو قسم کی چیزون کے گنون کا مقابلہ کرکے انکی مثال سے
نتایج نکالنے چاہئین - مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ ایک بڑھ کے درخت کا چھوٹا سا
بیج ہے اور اُسکے مقابلہ مین انسان کا بنایا ہوا ایک بلور کا گولہ رکھ لیجئے —
ظاہری صورت مین تو یہ بلور کا گولہ اُس بیج سے طاقت خوبصورتی رنگت
غرضکہ ہر ایک صفت مین اُس سے بڑھکر ہے لیکن اگر غور کی نظر سے سوچین

تو معلوم ہو جائیگا کہ یہ بلور کا گولہ اپنے بنانیوالے کی کمزوری کے باعث جسقدر بیرونی صفات رکھتا ہے اوسکا دسوان حصہ بھی اس مین اندرونی صفات نہین ہین بلکہ اُس بیج کے مقابلہ مین تو کسی طرح بدا ہی نہین سکتا کیونکہ بیج مین اُس کے بنانے والے کے عالم کل ہونیکے سبب سے پوشیدہ اسقدر طاقت ہے کہ وہ ایک بیج ساری دنیا مین اگر چاہین تو بڑھکے درخت پھیلا سکتا ہے اُس چھوٹے سے بیج کے اندر پھل بننے کی شکتی پتہ۔ شاخ ۔ انکو وغیرہ غرضیکہ اُسکا اندرونی حصہ اپنے بنانیوالے کی علمیت کا پورا مظہر ہے ۔

پیارے دوستو پس ایشر کی بنائی ہوئی کتاب مین بھی اسیطرح پر صفات ہونے چاہئیں کہ لفظ تو بہت کم ہون لیکن معنے بہت زیادہ ہون ۔ دوسرے قریباً دنیا اسبات کو تسلیم کرتی ہے کہ یہ جگت پرمیشر نے بنایا ہے اور اس جگت کی خیر کے واسطے پرمیشر نے الہام دیا ہے پس اُس کتاب کا سرشٹی نیم کے موافق ہونا لازمی ہے کیونکہ سرشٹی ایشر کا فعل ہے اور کتاب ایشر کا گیان معقول ہے اور اچھے آدمیونکے قول مین اختلاف نہین ہوتا پس ایشر کی بنائی ہوئی کتاب مین اوسکے فعل سے کسطرح خلاف ہو سکتا ہے ۔ تیسرے یہ بات ہے کہ ہر ایک انسان

بب انسانیت کے کچھہ نہ کچھہ پکشپات رکھتا ہے مثلاً جب اس ہندوستان
ابر اہمنونکا زور تھا اُسوقت برہمن قانونی سزا سے بری گنے جاتے تھے اور جب
بر مسلمانونکا زور تھا تو ایک مسلمان کسی ہندو کو قتل کرکے سزایاب نہین ہوتا
ور ایک ہندو کسی مسلمانکو ذراسی بات کہنے مین پھانسی دیا جاتا تھا۔
لت راے او غیرہ کی سینکڑون مثالین موجود ہین جو باوجود نابالغی تعصب اسلام
نیست ہوئے پھر جب سکھونکا راج ہوگیا تو ایک سکھ بہی مسلمانکو قتل کرکے پہانسی
نہین پاتا تہا۔ اب انگریزی راج مین باوجودیکہ انصاف اور بے تعصبی کی بڑی
بڑہی ہے لیکن خاصہ انسانی یہان سے بہی نہین گیا کیونکہ آجتک کئی ہندوستانی
مارنے سے کوئی گورا پہانسی پر نہین چڑھا۔ اسواسطے اپنی قوم اور ملک کا
ت یا اپنے خاندان اور نزدیکیون کا لحاظ خاصہ انسانی ہے پس جن
ین دیگر حیوانات پر بوجہ غیر جنس ہونیکے یا دوسری قوم اور مذہب پر
ر قوم اور مذہب ہونیکے ظلم جائز رکہا گیا ہو وہ کتاب انسانی ہے یا جس
ین کسی ملک یا قوم کی تعریف کی گئی ہو وہ انسانی کتاب ہے اور جس
ین کل ملک و قوم اور جنسونکو ایک نظر سے دیکھا گیا ہو وہ ایشری کتاب ہے
ردوستو علاوہ متذکرہ بالا صفات کے جو ہر ایک ایشری کتاب کے واسطے

لاتی ہین ایک اور بات بہی خیال رکہنی چاہئے چونکہ کتاب کے آنیکا مطلب جہ
انسانی کم علمی کو دور کرکے انکو عقلی امداد دینا ہے جس سے انسان احکام
ایزدی کو معلوم کرکے اسکے موافق اپنی زندگی کو پورا کرسکے پس جو کتاب عقل
اور علم کے خلاف ہو وہ بالکل انسانی کتاب مانی جاویگی اور جس کتاب کا مضمون
بالکل عقل کا معاون ہو جسکو دلیل سے بالکل خوف نہو وہ کتاب ایشری کتاب
کہلانے کے مستحق ہو سکتی ہے۔ چونکہ ہم دنیا مین ایشری روشنی اور انسانی روشنی
کو جب دیکھتے ہین تو ہمین معلوم ہوتا ہے کہ انسانی روشنی مثلاً چراغ لیمپ وغیرہ
کو ہمیشہ ہوا سے خوف لگا رہتا ہے اور جہان ذراسی ہوا لگتی ہے چراغ بجھ
جاتا ہے لیکن پرمیشر کے بنائے ہوئے سورج کو ہوا سے ذرا بہی خوف نہین
معلوم ہوتا بلکہ سورج کے سامنے بغیر ہوا کے انسان ٹھیر ہی نہین سکتے اس مثال
سے ہمین پرمیشر نے یہ بتلا دیا ہے کہ اسکی بنائی ہوئی کتاب کو دلیل سے کچھ بہی
نہین بلکہ اسکو بغیر دلیل ٹہیک طور پر سمجھ بہی نہین سکتے لیکن جسقدر انسانی
کتابین ہین وہ سب دلیل سے ڈرتی ہین انکو ماننے والے جب کبھی دلیل سنتے
لین تو انکا ایمان یا وشواش کمزور پڑ جاتا ہے پس ایسی کتابین جنمین لکھا ہو
دلیل کرنا کفر ہے یا مذہب مین عقل کو دخل نہین بالکل انسانی ہین اور

کتابون سے منزل مقصود پر پہونچنا بہت مشکل ہے۔

پیارے دوستو آپ ایک اور بہی خیال رکہین کہ جسوقت دنیا مین سورج کی کرنین آنی شروع ہوتی ہین تو اندہیرا ایک دم سے اُڑ جاتا ہے لیکن چراغون کی روشنی سے اندہیرا بہت کم اُڑتا ہے اور اُنکی روشنی دور تک نہین پہونچتی اسواسطے جس کتاب سے دنیا کی بالکل جہالت مٹ جاوے اور تفریق دور ہوکر انسانون مین اتفاق پیدا ہو جاوے وہ ایشری کتاب ہے پس ہم ویدمین ان صفتون کی تلاش کرینگے۔ اگر اسوقت ملک مین دیکہا جاوے کہ کسقدر رسایل ہین کہ جنکے سبب سے انسان باوجود آپسمین بہائی بہائی ہونیکی عقل رکہتے ہوئے ایک دوسریکے جانی دشمن بن رہے ہین۔ جب ہم غور سے سوچتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلا مسئلہ جسنے دنیا کو ٹکڑے کیا۔ ایشر کی نفی اور وجود کا ہے۔ جو لوگ دہریہ اور ناستک ہین وہ ایشر کے وجود سے منکر ہین۔ دوسرا مسئلہ ایشر کی تعداد کا ہے یعنے ایک ہے یا انیک کیونکہ عیسائی تین مانتے ہین۔ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس۔ مسلمان ایک مانتے ہین۔ ہندو تین مانتے ہین۔ یعنے برہما وشنو۔ شیو۔ جینی ۲۴ مانتے ہین بلکہ اس سے بہی زیادہ۔ آریہ ایک مانتے ہین غرضیکہ اس بارہ مین اختلاف ہے۔ تیسرا جہگڑا ایشر کے استہان کا ہے

یعنے ایشر کہان ہے۔ کوئی ساتوین آسمان پر مانتا ہے یعنے مسلمان اور
عیسائی چوتھے آسمان پر مانتے ہین۔ جینی موکش شلا پر مانتے ہین۔ ہندو
بیکنٹھ مین مانتے ہین کوئی کشیر ساگر مین مانتا ہے کوئی گو لوک مین مانتا ہے
شیو ہی کیلاش مین مانتے ہین۔ غرضیکہ اس مسئلہ مین بہت اختلاف موجود ہے
چوتھا جھگڑا اس بات کا ہے کہ ایشر کرمونکا پھل کسطرح پر دیتے ہین۔ جینی تو
ایشر کو پھل پرداتا مانتے ہی نہین۔ مسلمان کہتے ہین کہ منکر نکیر قبر پر آکر مردے
سے سوال کرتے ہین اور قیامت کے دن اُنکا حساب ہوتا ہے۔ عیسائی بھی قیامت
کے ماننے والے ہین اور ہندوؤن کا یہہ خیال ہے کہ یم کے دوت اوس کو یم
لوک مین لیجاتے ہین وہان چترگپت یم راج کا میر منشی بہی کھاتہ لکھتا رہتا
ہے اور اُسکے موافق حساب ہو کر کرم پھل دیا جاتا ہے غرضیکہ اس مسئلہ مین
اور بھی بہت سے اختلاف ہین۔ پانچوان جھگڑا اس بات کا ہے کہ ایشر نے
دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا۔ مسلمان کہتے ہین نفی سے اثبات کو پیدا کیا۔
یعنے کُن کہنے ہی ساری خلقت ہو گئی۔ عیسائی بھی نفی سے مثبت ماننے
والون کے ساتھی ہین۔ جینی تو اُسکی پیدایش مانتے ہی نہین۔ ہندو نین
اس مسئلہ مین اختلاف ہے کوئی تو اودیا سے جگت کی پیدایش مانتے ہین کوئی

پنچ بہوتون سے غرضیکہ یہہ مسئلہ بہی جہگڑے مین پڑا ہوا ہے۔ چہٹا جہگڑا اس
بات کا ہے کہ جیو اور ایشر مین فرق ہے یا نہین۔ مسلمان تو ہمہ اوست کے
قایل ہین یعنے ہمہ از وست کے قایل ہین۔ ہندون مین بششٹا ادویت۔ و
کیول ادویت۔ اویت و ویت۔ وغیرہ بہت قسم کے اختلاف ہین۔

ساتوان جہگڑا اس بات کا ہے کہ اناد ہی پدارتھ کتنے ہین۔ مسلمان ایک۔
ہندو مختلف۔ عیسائی تین۔ جینی کُل دنیا کو اناد ہی مانتے ہین۔ آٹھوان
جہگڑا وہ جو ان سب جہگڑون کی جڑ ہے یہ ہے کہ مکتی کس طرح ہو سکتی ہے
جینی کرم سے۔ مسلمان شفاعت سے۔ عیسائی کفارہ سے۔ ہندو اُپاسنا
گیان۔ کرم وغیرہ مختلف طریقون سے۔

پیارے ناظرین یہہ آٹھ جہگڑے ہین جنکے سبب سے اس وقت دنیا مین
روحانی اور جسمانی دونون قسم کی لڑائی ہو رہی ہے اب دیکھنا یہہ ہے
کہ ویدک تعلیم ان آٹھون جہگڑون کو دور کر سکتی ہے یا نہین مین اس وقت
شویتاشوتر اپنشد کا ایک واکیہ جو رگ وید کے ایک منتر کا صاف ترجمہ
ہے پیش کرنا چاہتا ہون وہ یہہ ہے۔

एको वशी सर्व भूता न्तरात्मा एकं रूप ब्बहुधाय: करो
ति तमात्मस्थं येऽनु पश्यन्ति धीरास्तेषां सुखं शाश्वत नन्ते तरेषाम् १२

پہلا سوال یہہ تہا کہ ایشر ہے یا نہیں اور دوسرا یہہ تہا کہ ایشر ایک
ہے یا انیک اوسکا جواب ملا ایک ہے کیونکہ نہیں کا جواب ہے ہونے سے
اور بہت کا جواب ایک کہنے سے آگیا اب سوال پیدا ہوا ایک کیوں ہے
اور وہ کہاں ہے اوس کا جواب ملا۔ کہ لبشی۔ یعنے سرب بیاپک ہے
کیونکہ جہاں دو ہونگے وہاں فاصلہ درمیانی ضرور رہے گا۔ اور جہاں
فاصلہ ہو وہ حد والا ہوگا اسواسطے جو پرماتما لا محدود ہے وہ ایک
ہی ہے اور اُس میں یہہ جہگڑا بہی مٹ گیا کہ وہ کہاں ہے کیونکہ چوتہے
ساتوین آسمان یا بیکنٹھ کشیر ساگر وغیرہ میں ماننے سے محدود ہوجاتا
ہے۔ پہر سوال پیدا ہوا کہ کہاں ویاپک ہے اُس کا جواب ملا کہ
(سرب بہوتاتما) یعنے کل جیووں اور پدارتھوں کے اندر موجود ہے اور
اس کہنے سے اس سوال کا جواب بہی مل گیا کہ ایشر کرموں کا پہل کس
طرح پر دیتے ہیں یعنے وہ ہر جیو آتما کے اندر خود موجود ہے وہ
سب کے کرموں کو شاکشی ہوکر دیکہتا ہے اور خود ہی اُن کا

بہول دیتا ہے ہمارے بہت سے دوست کہین گے کہ ہندؤن
کے یم لوک کا مسئلہ کیون نہ مان لیا جاوے۔ لیکن یاد رہے
کہ ایجنٹ یا پیغمبر یا دوت کا ماننا محبدود ہونے کی بیماری
کا علاج ہے چونکہ پرمیشر کو یہہ بیماری نہین اسواسطے اوسکے
ایجنٹ یا کاردار یم دوت وغیرہ کوئی نہین اور نہ ہی اُس کے
پیغمبر ہو سکتے ہین اور نہ ہی اُس کے دوت مانے جا سکتے ہین
کیونکہ جہان پرماتما موجود نہ ہو وہان پر اُس کے پیغمبر ایجنٹ
اور دوت۔ کام کر سکتے ہین اسواسطے ایسا کہنے سے سوائے
پرماتما کی ہتک کرنے کے اور کوئی فائدہ نہین اور بہی کھاتہ
کا لکھنا یہہ بہول کی بیماری کا علاج ہے چونکہ پرماتما کو بہول
کی بیماری نہین اسواسطے اُس کے دربار مین لکھنے کا کوئی کام
نہین یہہ صرف دنیاوی بادشاہون کو جو تہوڑے گیان اور
طاقت والے ہین ضرورت ہے۔ بعض دوست یہہ کہین گے
کہ منکر نکیر کے سوال و جواب کو کیون نہ تسلیم کیا جاوے۔ اول
تو یہہ مسئلہ اسواسطے غلط ہے کہ جب روح جسم سے نکلجاتی ہے

تب اُسکو قبر مین گاڑتے ہین تو اُسوقت جو سوال قبر پر کئے
جاوین گے وہ جسم سے ہون گے نہ کہ روح سے دوسرے سوال
وہ شخص کرتا ہے جسکو جواب ملنے سے پہلے اُس کا علم نہین ہوتا
چونکہ خدا عالم کُل ہے اسواسطے اوس پر سوال و جواب کا
الزام لگانا ہی ٹھیک نہین۔

تیسرے قیامت کا مسئلہ تو بالکل غلط ہے کیونکہ سوال یہہ پیدا
ہوتا ہے کہ روح مرکر کُل ایک جگہہ پر جاتی ہین یا الگ الگ
مقامون پر۔ اگر کہو ایک جگہہ تو نیکون کو بدون کے ساتھہ حوالات
مین رکھنا خدا کے عدل پر دھبّہ ہے۔ اگر کہو نیکون کو علیحدہ
اچھی جگہہ پر بھیجا جاتا ہے اور بدون کو دوسرے مقام پر
تو بس انصاف ہو چکا قیامت کی ضرورت ہی نہ رہی یہہ
مسئلہ تو صرف جاہل لوگون نے دنیاوی بادشاہون کے حوالات
اور جیل خانہ کو دیکھکر گھڑ لیا ہے۔ کیونکہ دنیا مین تاریخ فیصلہ تک
مجرم حوالات مین رہتا ہے اور اوس کے بعد یا تو وہ بری
ہوجاتا ہے یا جیل مین بھیجا جاتا ہے۔

نچوین جھگڑا یہہ ہے کہ خدا نے دنیا کو کس چیز سے بنایا۔ بعض
تو یہہ کہتے ہین کہ خدا نے دنیا کو پیدا ہی نہین کیا جیسا کہ جینی اور
ودہ۔ لیکن اُن کا یہہ فرمانا بالکل ٹھیک نہین کیونکہ متغیر
یز قدیم نہین ہو سکتی اور یہہ دنیا متغیر ہے اس واسطے یہہ
دیم تو ہو نہین سکتی۔ اب مسلمان کہتے ہین کہ عدم سے وجود
ن آ گئے لیکن اُن کا یہہ کہنا بھی غلط ہے کیونکہ نفی سے مثبت
پیدایش یا آگ سے سردی کی پیدایش ماننا بالکل عقل اور
کے خلاف ہے لیکن ہمارے مسلمان بھائی اصرار کرتے
ن کہ جب خدا نے کُن کہا تو دنیا پیدا ہو گئی۔ یہان پر سوچنا
ہئے کہ کُن کس کو کہا کیونکہ کُن امر ہے اور حکم دوسرے
ہوتا ہے جب دوسرا ہے ہی نہین تو کُن کہنا بالکل لغو
گیا۔ بہت سے ہندو کہتے ہین کہ اودیا سے جگت بن گیا
ن یہہ بھی غلط ہے کیونکہ اودیا سے جگت کی پیدایش
نے والے سوائے ایشر کے کسی دوسری چیز کو مانتے ہی
ین۔ اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ تمہارے اودیا کو کوئی

چیز ہے یا نہین - اگر کہین کوئی چیز ہے تو خود بخود اون کا
سدھانت غلط ہوگیا کیونکہ برہم سے علیحدہ چیز اونھون نے
تسلیم کرلی اگر کہین کوئی چیز نہین تو نفی سے مثبت کی پیدایش
ہو نہین سکتی ان ساری غلطیون کو دیکھہ کر ویدنے ان کے
دور کرنے کے واسطے جواب دیا کہ جو ایک غیر مجسم پرکرتی کو
یعنے مادہ کے جزو لاتجزے سے بہت قسم کی مجسم چیزین
بناتا ہے -

چھٹا جھگڑا دنیا مین یہہ پڑا ہوا ہے کہ جیو اور برہم ایک ہین
یا الگ الگ اس کا جواب دیا گیا اوس آتما مین رہنے والے
کو یعنے جیو اور ایشر کا محیط اور محاطہ کا تعلق ہے تعلق ہمیشہ
دو مین ہوتا ہے اسواسطے جیو اور برہم دو پدارتھ ہین

ساتوان جھگڑا یہہ تہا کہ پدارتھ انادی کتنے ہین - جواب
جو اوس کے اندر دیکھتے ہین یعنے دیکھنے والا جیو - اور دیکھنے
کی چیز پرکرتی اور اوس کے اندر دیکھنے کے لایق پرماتما
یہہ تینون پدارتھ ہی انادی ہین پھر سوال یہہ تہا کہ

کس طرح ہو سکتی ہے جواب ملا جو ایشر کو ایک سارے جگت
مین محیط سب کے اندرونی حالات کو جاننے والا اور اپنے
آپ کرم کا پھل دینے والا پرکرتی سے جگت کا پیدا کرنیوالا
اور جیو برہم کا بھید اور تین پدارتھ انادی مانتے ہین۔
انھین کی مکتی ہو سکتی ہے دوسرون کی نہین۔

پیارے ناظرین ہمارے بعض دوست کہہ اوٹھین گے
کہ تمہاری مکتی بھی اُسی طرح کی ہے جس طرح پر عیسائی کہتے ہین عیسیٰ
پر ایمان لانے سے مکتی ہوتی ہے۔ مسلمان محمدؐ کی شفاعت سے
مکتی مانتے ہین۔ لیکن اون کا یہہ کہنا ٹھیک نہین کیونکہ یہہ تو
ہر شخص جانتا ہے کہ جسجگہہ پر پولیس افسر موجود ہو وہان پر کوئی
بھی چوری نہین کرتا بشرطیکہ اسکو یقین ہو کہ مین رشوت دیکر بچ نہین
سکتا اسیطرح پر جو شخص ایشور کو ایک اور سب جگہہ اور سب فعلون
کا پھل دینے والا مانتا ہے وہ کہین بھی پاپ نہین کر سکتا اور جب
پاپ نہین کرتا اُسے تکلیف کسطرحپر ہو سکتی ہے اور جو فرقہ خدا کو محدود
مانتے ہین اُن کے مذہب مین تو خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے اور

پرکرتی سے جگت کی پیدایش ماننے کا مطلب یہ ہے کہ جس سے
معلوم رہے کہ اس جگت مین آنند نہین کیونکہ ست پرکرتی ہے
ست چت جیو آتما ہے اور ست چت آنند پرماتما ہے۔ جب پرکرتی
ست ٹھہری اور جگت اوسکا کاریہ ہے تو جگت سے آنند کی خواہش
کرنا ٹھیک نہین اور تین پدارتھون کے نتیہ ماننے سے یہ فایدہ ہے
کہ پرکرتی کی اُپاسنا سے دُکھہ ہوتا ہے اور پرماتما کی اُپاسنا سے سکھہ ہوتا
ہے اور جیو سکھہ دُکھہ اور بندھ موکش دونون سے علیحدہ ساکشی روپ
ہے اور دُنیا کے جسقدر مذہب ہین سب مین اس مسئلہ کے اگیان سے ہزارون
غلطیین ہوگئین کہ پاپ کون کراتا ہے پُن کہان سے ہوتا لیکن معقول جواب
ندارد تھا ویدک دھرم نے اسکا جواب ایسا دیا کہ اب کہنے کی گنجایش نہین
یعنی پرکرتی سنسرگ سے جہالت اور پاپ پیدا ہوتا ہے جسکا پھل دُکھہ
ہے اور پرماتما کے سنسرگ سے پُن پیدا ہوتا ہے جسکا پھل سکھہ ہے۔
پیارے ناظرین اس منتر نے جس معقولیت سے ان تینون کے جھگڑون
کو ختم کیا وہ تو آپ کو معلوم ہوگیا۔ اب سوال یہ تھا کہ وید ایشور کی سرشٹی
نیم یا قانون قدرت کے موافق ہے یا نہین اس کے جواب مین ہم آپکے

سامنے یجروید کا ایک منتر پیش کرتے ہین جس سے آپ معلوم کرلین گے
ویدک تعلیم کسطرح پرسرشٹی نیم کے انوکول ہے۔

ब्राह्मणो ऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

ں منتر مین پرماتما نے منشیہ جاتی کی تقسیم اور انکے کرمونکا ذکر بتلایا ہی
ں سے پچھلے منتر مین یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ جسطرح ایک منشیہ کے شریر مین
ر حصہ ہین پہلا حصہ سر سے گردن تک جو مکھ کہلاتا ہے دوسرا حصہ گردن سے
لے اور کمر سے اوپر جو باہو کہلاتا ہے تیسرا حصہ اور دیعنی کمر سے نیچے اور
گھٹنے تک چوتھا حصہ گھٹنے سے پانو تک یہ پاد کہلاتا ہے کیا اسی طرح
نشیہ جاتی کے بہی کوئی حصہ ہوسکتے ہین اسمین پرماتما نے بتلایا کہ جس کام
کیواسطے ہم نے منشیہ شریر مین مکھ کا حصہ پیدا کیا ہے اسی کام کے
واسطے سنسار مین براہمن ورن بنایا۔ اور جس کام کا تعلق باہو والے
حصہ سے ہے وہ کام ہم نے کشتریونکے حصہ مین رکہا ہے اور جس کام کیواسطے
ہم نے ران بنائی ہین وہ ویشیونکا کام ہے اور جو کام ایک منشیہ کے شریر مین پانو کا ہے

دہی کام منشیہ جاتی مین شودر کا ہے ۔

پیارے ناظرین آپ غور سے سوچین کہ مُکھ والے حصہ کا کیا کام ہے اس حصہ مین پانچون گیان اندری یعنی حواس موجود ہین اور کسی حصہ مین یہ گیان اندری نہین ہین جس سے معلوم ہوا کہ براہمن کا فرض پورا گیان حاصل کرنا ہے دوسرے اس حصہ مین کرم اندری کون ہے زبان اسکا کیا کام ہے ۔ اُپدیش کرنا تیسرے یہ حصہ مادی طاقت مین نیچے کے سب حصون سے کمزور ہے ۔ اگر آنکھ مین ذرا سی مٹی پڑ جائے تو فوراً درد ہونے لگے گا اور کام مین رُکاوٹ پیدا ہو گی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حصہ ذرا سی اودیا اور گُرمونکے میل کو بارنے لائق نہین اگر اسمین ذرا بھی خرابی آجائیگی تو فوراً درد پیدا ہو جائیگا اور اس حصہ کو جسطرح سے ودیا کا پرچار کرنا سمجھکر سب سے اوپر کا درجہ دیا گیا اس سے یہ بھی بتلایا کہ شاستر مین سب سے اول نمبر کی چیز جیو آتما کے واسطے ودیا ہے ۔

دوسرے حصہ کا نام کشتری رکھا جسمین بتلایا کہ رکشا کا کام کشتری کا ہے اب آپ سوچین کہ اگر آنکھ مین چوٹ آئے تو اُسکا علاج کون کریگا ۔ جواب ہاتھ پاؤن کی رکشا کون کرے گا غرضیکہ کل شریر کی حفاظت بذریعہ ہاتھ کے ہوتی ہے ۔ جس سے معلوم ہوا کہ جسطرح اس شریر مین ہاتھو کا حصہ ہے

ویسا منشیہ جاتی مین کشتری ہے لیکن باہو والا حصہ مادّی طاقت مین شریر کے سب حصّون سے بڑا ہی جس سے بتلایا گیا کہ راجون کو سب پرجا سے زیادہ دولتمند ہونا لازمی ہے تیسرے یہ حصہ آنکھ۔ کان وغیرہ کے حکم کے موافق کام کرتا ہے جس سے بتلایا گیا کہ کشتری کو براہمن کے حکم کے موافق کام کرنا چاہیئے یا بلوان کو وِدوّانون کی آگیّا ماننی چاہیئے۔ تیسرا حصہ ویش کا ہے جو اُدر کہلاتا ہے اُسکا کام تبادلہ ہے اور اسکی بزرگی دھن سے ہے۔ جسمین بتلایا گیا ہے کہ وِدّیا اور بل سے دھن کا درجہ بہت کم ہے کیونکہ مورکھ سے وِدوان آسانی سے دھن لے سکتا ہے اور نربل سے بلی آسانی چھین سکتا ہے لیکن دھنی وِدوان سے وِدّیا اور بلی سے بل نہین چھین سکتا چوتھا حصہ گھٹنون سے پاؤن تک ہے جسے پاد کہا گیا ہے اِسے شودر کہتے ہین۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس حصہ کا کام سوائے اوپر کے حصّون کے اُٹھاکر لیے چلنے کے دوسرا کوئی ہو سکتا ہے۔

پیارے ناظرین ویدک تعلیم اسقدر الشرّی ہیکہ اسکو کل سے کم ان دو لوگون مین بھید مل ہی نہین سکتا اور جنہے یہ بھی کہا کہ اگر وید دلن مین پکشپات ہے تو وہ ضرور انسانی کلام ہین۔ اگر پکشپات کا لیش نہین تو ضرور ادستہے

ایشوری کتاب ماننا پڑیگا۔ اسکے ثبوت مین ہم ایک وید منتر پیش کرتے ہین۔

यः पौरुषेण क्रविषा आत्मानं समङ्क्ते यश्वा स्वेन पशुना यातुधानः ॥ यो ऽघ्न्याया भरती क्षीरम अग्ने तेषां शीर्षाणि हरसा पि वृश्च ऋग्वेद अ० ८

(ارتھ) جو منشیہ آدمیون کے مانس سے اپنی آتما کو پالتا ہے یا گھوڑون کے مانس سے پالتا ہے یا اور کسی جانور کے مانس سے یا گؤ کا دودہ نکال لیتا ہے بچھڑون کو بالکل نہ دیکر جان سے مار ڈالتا ہے راجہ کا فرض ہے کہ ان سب کو پرانون کا ڈنڈ دے یعنی انکے سر تن سے الگ کرکے باقی شریر کے ٹکڑے ٹکڑے کروا دے۔

پیارے ناظرین دیکھئے کہ وید مین صاف طور پر بتلا دیا کہ خواہ وہ منشیہ کو قتل کرے خواہ پشو کو سزا دونون کی برابر ہے جیسا کہ انسانی کتابون مین انکا لکھا ہے کہ انسان کو ذرا تکلیف دینے والا جانور موذی کہلاتا ہے اور ہزارون جانورون کو مار ڈالنے والا انسان اشرف المخلوقات کی دم لگاتا ہے۔ لیکن وید مین یہہ بات نہین بلکہ وید دونون کو ایک نظر سے دیکھتے ہین۔

ہمارے بہت سے دوست کہہ اُٹھینگے کہ اندھیر ہوگیا۔ حیوان کو مار کر کہانا اور انسان کو مار کر کہانا برابر گناہ بتلایا لیکن اُنکو یاد رکھنا چاہئے کہ موجودہ حالت مین گورنمنٹ کا بھی یہی قانون ہے وہ کہینگے کس طرح آپکو معلوم ہو کہ دُنیا مین انسانونکی دو حالتین ہین ایک آزاد دوسری قید ہے۔ آزاد آدمی اپنے کامونکو اپنی خوشی کے مطابق کرتا ہے اور اُس سے فائدہ یا نقصان اُٹھاتا ہے لیکن قیدی آدمی اپنی خوشی سے کوئی کام نہین کرسکتا اُسکو جس کام مین لگا دیا ہے اُسیکو کرتا چلا جاتا ہے لیکن اُس کرنے سے جو کچھہ فائدہ یا نقصان ہو وہ اُسکا ذمہ دار نہین مثلاً ایک قیدی ۱۰ روز کا کام کرتا ہے اور ۲ روز خوراک کہاتا ہے اب بقیہ ۸ روز وہ اُس کا حق نہین۔ اگر وہ ۲ روز کا کام کرتا ہے اور ۱۰ روز کہاتا ہے اسحالتین بہی وہ نقصان کا ذمہ دار نہین۔ آزاد آدمی دونون حالتونمین ذمہ دار ہے۔ مثلاً بتلائیے تو ہی کہ اگر کوئی آدمی کسی قیدی کو مار ڈالے تو قتل عمدہ کا مجرم قرار دیا جائیگا جیسے جہانتک ہم سمجھے ہین قتل عمد کا مجرم ہوگا اور قیدی اور آزاد کے مارنے والیکو سزا بھی یکسان ہوگی۔ اسلئے اسکی وجہ یہ ہے کہ گناہ کا انحصار تو نیت پر ہے جس شخص نے آزاد کو قتل کیا ہے اُسکی نیت بہی قتل عمد کی تھی اور جس نے قیدی کو قتل کیا ہے اُسکی نیت بھی

یہی نیت تھی۔

پیارے ناظرین جسطرح انسانی گورنمنٹ آزاد اور قیدی کے خون کو یکسان سمجھتی ہے اسیطرح پرماتما کی سرشٹی مین بھی دو قسم کی روحین ہین ایک کرتو یہ یونی دوسری بھگتو یہ یونی۔ کرتو یہ یونی یعنی کرنے والے اور بھوگنی والے جسم تو آزاد انسانونکی برابر ہین اور بھگتو یہ یونی قیدی کے موافق ہین بس دونون قسم کے جسمونکو نقصان پہونچانے والا یکسان مجرم ہے۔ جسطرح جو آدمی گناہ کا عادی ہوجاتا ہے اور اُسے اس گناہ سے بچانے کے واسطے قید کیا جاتا ہے۔ جن ہاتھون سے وہ دوسرونکو قتل کرنا چاہتا تھا یا دوسرونکا مال اُٹھاتا تھا۔ اُن ہاتھونمین ہتکڑی ڈالکر اُس کی طاقت روکدی جاتی ہے اور جن پاؤن سے وہ مال لیکر بھاگنا چاہتا تھا اُن مین بھی زنجیر ڈالدی جاتی ہے اگر بہت بڑا مجرم ہے اور اُسے گناہ کی عادت بہت زیادہ ہوگئی ہے تو اُسکے جسم کو ایک مکان مین بند کردیا جاتا ہے تاکہ وہ گناہ نہ کرسکے اور کچھ مدت تک گناہ نکرنے سے اُسکی گناہ کرنے کی عادت کم ہوجاوے جب عادت کم ہوجاتی ہے تب وہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ہمارے بہت سے دوست کہین گے کہ قیدی بھی تو اکثر گناہ کرتے

ہین اور اُنکو اُسکی سزا بہی دیجاتی ہے تم کس طرح کہتے ہو کہ انیدی اگناہ نہین کرتے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ کی بسبب کم علم اور کم طاقت ہونیکی اُلٹا نہیں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہ کرنیوالی اصلی طاقت من پر قبضہ نہین کرسکتے۔

پیارے ناظرین جسقدر انسان ہین یہ کرتو یہ یونی اور حیوان بھگتو یہ یونی ہین اور انسان کو کرنے کی طاقت بڑہی اور من کو آزاد رکہا گیا ہے اور حیوان کے من اور بُدہی کو روکدیا گیا ہے۔ انسان اپنے فعلون کا ذمہ دار ہے اور حیوان بالکل ذمہ دار نہین اُنکے فعلونکے نفع نقصان کا ذمہ ایشوری نیم کا ہے کیونکہ کرتو یہ یونی کے یہ معنی ہین کہ جو اپنی ضروریات کو پیدا کرنے کا گیان رکہتی ہو اور اوسکے واسطے اُسکے پاس سادھن یعنی ذریعہ بہی موجود ہون بھگتو یہ یونی کے یہ معنی ہین کہ صرف مقرر کام تو کیا کرے اپنی مرضی سے اپنی ضروریات کے پیدا کرنیکا گیان نرکھے اور اُسکے کرنیکے سادھن بہی موجود نہون۔ چونکہ کُل حیوانات جن کے کرنیکی طاقت کو قدرت نے روک دیا ہے اپنے آیندہ ضروریات کے پیدا کرنے مین قاصر ہین اور انسان اپنے ضروریات کو آج بوکر دس برس بعد کاٹنے کی اُمید رکھتے ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کرتو یہ یونی اور حیوان بھگتو یہ یونی ہین۔

پیارے ناظرین ہم نے مذکورہ بالا ثبوتوں کے ذریعہ سے جو اس
رسالہ میں پیش کئے گئے ہیں آپکو دکھلا دیا کہ ویدک تعلیم ہی ہے کہ جسکے ہونیسے
سنشیہ جاتی کے تمام جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں اور یہ ویدک تعلیم ہی ہے کہ جس کی
موجودگی میں تمام دُنیا میں ایک ہی دہرم موجود تہا کہ جس تعلیم سے مہاراجہ
ہرشچندر جیسے ستیہ وادی اور پرتگیا کے پالن کرنیوالے مہاتما پیدا ہوئے تھے
کہ جنھوں نے ستیہ کے سامنے راجیہ کو حقیر سمجھا استری کو بیچدینا گوارا کیا بلکہ
کو بھی بیچدیا خود بھی ایک نیچ کے ہاتھ بک گئے لیکن کیا مجال کہ بات میں
فرق آجاوے۔ جسکا ذکر ایک شاعر کرتا ہے ؎ چندر ٹرے تارا ٹرے
ٹرے جگت بیوپار۔ ستیہ بچن ہرشچندر کو کبہی نہ ٹارن ہار۔ جس ویدک
تعلیم نے مہاراجہ رام چندر کو اس لایق بنادیا کہ انھوں نے راجیہ اور سکھ کو
دہرم کے سامنے حقیر سمجھا۔ جس راجیہ کیواسطے دوسرے دہرم والے لوگ باپکو
قید کرنیکو تیار اور بہائیوں کا قتل منظور اس راجیہ کو ویدک دہرم کے ماننے
والے بیرنے ایسا حقیر سمجھا کہ باپکا حکم ہوتے ہی چھوڑنے کو تیار ہو گئے جہاں
اور مذہبوں کے لوگ راجیہ کے سامنے بہائیوں کو حقیر سمجھتے ہیں وہاں ویدک
دہرم کے ماننے والے بہائی پر لاکھوں راجیہ قربان کرنیکو تیار ہیں۔

پیارے ناظرین ویدک دہرم ہی تھا کہ ایک ارب چھیانوے کروڑ برس
ں چلا گیا ورنہ دُنیا کے مذہب تو تھوڑے دنون مین بدل جاتے ہین۔
ج ۱۳ سو سال سے زیادہ عرصہ نہین گزرا کہ اسلام جاری ہوا جسکے بہتر سے
یادہ فرقہ نظر آتے ہین۔ ایک دوسرے کو جھوٹا بتلا رہا ہے۔ شیعہ
نیون کے مخالف اور سُنی شیعون کو بدعتی بتلا رہے ہین۔ عیسائی مذہب
ں دو ہزار برس تک ٹھیک طور پر قایم نہ رہ سکا۔ اگرچہ ظاہری طور پر عیسائی
ب دنیا مین ایک بڑی طاقتور جماعت ہے لیکن وہ بالکل مادہ پرست
ئے ہین ان مین مذہبی پریم برائے نام ہے۔
ہمارے بہت سے دوست کہین گے کہ عیسائی لوگ اپنے مذہب کے ایسے پکے
کہ وہ جہان دیگر دوسرے ملکون مین اپنا مذہب پھیلا رہے ہین لیکن ایسے بہت
ڑے آدمی ہین زیادہ تر لوگ ناستک اور پولیٹیکل خیال کے ہین اور ملکی
ی کے لحاظ سے پادریون کو برابر مدد دیئے جاتے ہین لیکن اُن کا خانگی حال
کی تعلیم سے بالکل خلاف ہے جہان مسیح کا یہ خیال ہے کہ سوئی کے
خ مین سے اُونٹ کا گذر جانا آسان ہے لیکن ایک دولتمند کا خدا کی
ستا مین آنا بہت مشکل ہے۔ اسوقت امریکہ اور یورپ کی کُل قومین اس

مذہبی اصول کو جو دنیا مین سب سے اعلیٰ ہی جواب دیچکی ہین۔ علاوہ اسکے عیسائی
مذہب کی کتابین روزمرہ بدلی جارہی ہین۔ عیسائی مذہب بھی بے تعداد فرقون
مین تقسیم ہوگیا ہی یہی حال یہودی اور پارسی مذہب کا ہی وہ بھی آج برائے نام

پیارے ناظرین دنیا مین جسقدر انسانی مذہب انسانون کے نام سی جانے
ہین وہ کبھی بھی انسان کی آتما کو پوری شانتی نہین دے سکتے اور جب تک منشیہ
جاتی مین پورے طور پر ایشوری گیان کے مطابق مذہبی تعلیم نہ ہو تب تک
منشیہ جاتی مین شانتی کا آنا ناممکن ہی اور جبتک منشیہ جاتی مین شانتی نہ
تب تک آپس مین پریم کا بڑھنا اور نفاق کا ناش ہونا ناممکن ہے کیونکہ
تعلیم سی خودغرضی کی بنیاد نہین اکھڑ سکتی اور جب تک دنیا مین خودغرضی
بنیاد موجود ہی تبتک ایمانداری کا برتاؤ کہان اور جب تک ایمانداری سی برتاؤ
تب تک آپس کا اعتبار کہان اور جب تک آپس مین اعتبار نہو تب تک محبت
اور جبتک سنسار مین محبت نہو تب تک سکھ کہان۔

پیارے ناظرین سنسار مین رات کے وقت بہت سے چراغ جلتے
لیکن چراغون کی روشنی رات کی آنیوالی خرابیونکو دور نہین کرسکتی
شیر کب گھومتے ہین بھیڑیے کب گھومتے ہین رات مین چور اور ڈاکو

ہین رات مین - بدمعاش کب بدمعاشی کیواسطے نکلتے ہین رات
ہانتک پتہ لگتا ہی رات کا وقت باوجود اپنے بے تعداد چراغونکی روشنی
ارمین بُرائی کا معاون ہوتا ہی - اسکا سبب یہ ہے کہ چراغ کی روشنی
جانے والا انسان اپنے گھرمین تو روشنی دیکھتا ہی اور باہر اندھیرا پاتا ہے
انسانی مذہب کا آدمی اپنے آپکو بہشتی سمجھتا ہی اورونکو دوزخی -

تکان سے ایکدوسریکو نفرت کرنے لگجاتا ہے اور جب نفرت پیدا ہوگئی تو
اش کرنے کی تدبیر کرنی پڑتی ہے جس سی دُنیا مین چارونطرف اندھیر
ہا ہے اسواسطے آپ جانتے ہین جب تک کہ سورج نہ اُدے ہوگا
ان بیماریونکا کوئی علاج نہین ہوسکتا بعض لوگ دوسرونکے چراغ
کی کوشش کرتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرفین مین لڑائی شروع ہوجاتی
جنکے گھر کا چراغ بُجھایا گیا اور سورج بھی طلوع نہین ہوا تو اُس کے گھر
یرا ہوجاتا ہے - اسیطرح بہت سے لوگ اورونکے متون کا کھنڈن
ن جس سی اُس مت کے لوگون سے لڑائی ہوتی ہے اور اُسطرف کے
ے اصولون سے تو گر جاتے ہین اور ویدک دھرم کے پرچار نہونے سے
ن ا نہین سکتے جس سے بڑی اندھکار یعنی ناستکتا پھیل جاتی ہے

آریہ سماج کی کھنڈن والی تقریرون نے جہان توہمات کے دور کرنے

بھاری احسان ملک پر کیا ہے وہان پر منڈن کے نہ ہونے سے ناستک

پھیلا کر بہت سا نقصان بھی پہنچایا ہے۔

پیارے ناظرین آپکا اور ہمارا فرض ہے کہ ہم کسی مت کا زیادہ تر

نہ کرکے صرف دھرم کے اصولونکو پبلک مین پھیلانے کی کوشش کر

سے عوام مین ناستکتا بھی نہ پھیلے اور لوگونکو دنیا کے دہرمونسے وید

کے مقابلہ کرنیکا موقع ملجاوے اور وہ سنسار مین آتمک شانتی ا

ہوجاوین اور جب تک ویدک تعلیم پوری زور سے نہین پھیل جا

مت متانتر کھنڈن سے ہانی ادہک ہوگی اور لابھ کم ہوگا اسواسطے

آریہ بھائیون سے پرارتھنا کرتے ہین کہ وہ ویدک دہرم کے پرچار

واسطے کوشش کرین اور جہانتک بن سکے وید پرچار فنڈ کو مضبو

ملک مین تحریری اور تقریری ویدک دہرم کا پرچار کرین اور اس

واسطے آدمی تیار کرنیکی کوشش کرین۔ اگر چند آدمی اس لایق پیدا

وہ غیر ملکون مین جاکر ویدک دہرم کی عزت قایم کرین تو ہندوستانکو بہت ہی

ہمارے بہت سے دوست پولیٹکل معاملات مین یورپ کی قوم

[illegible] چاہتے ہین لیکن یہ امر ناممکن ہے کہ جن یورپینون سے ان خیالات
[illegible] تعلیم فنی ہی اُس تعلیم سے ہم اُنکا مقابلہ کر سکین کیونکہ اسمین وہ ہمارے
[illegible] لیکن کیون نہ ہم روحانی تعلیم کی شمشیر کو لیکر دُنیا کے مقابلہ کیواسطے
[illegible] ہین کیونکہ روحانی تعلیم خاصکر آریہ ورت کا ورثہ ہے اور اسی
[illegible] اسکی پیدائش ہے اور ابتک بھی اسکا ذخیرہ ہمارے پاس اُن
[illegible] سے لاکھون گنا زیادہ ہی اس سے ہم آسپر سبقت لیجا سکتے ہین
[illegible] سوامی ودیکانند کی امریکہ مین ہوئی کیا ایسی عزت بابو سریندر ناتھ
[illegible] ہین ہو سکتی ہی بالکل نہین اسکی وجہ یہ ہے کہ پولیٹکل اُن کی
[illegible] اسکو ہم اُنکے سامنے لیجا کر کب عزت پا سکتے ہین لیکن روحانی
[illegible] بخشش کرتے ہین اس مین ہمارے وہ دست نگر ہین یہ ہمکو
[illegible] ہین عزت دلا سکتے ہین کیا حرج ہے اگر دُنیا کی تمام قومین
[illegible] یشیون کا کام کرین یعنی حکومت اور تجارت اُنکے ہاتھ
[illegible] اور آریہ ورت براہمن ورن کا کام دے یعنی سب کا گرو ہو جاوے
[illegible] بہت ... دوست کہینگے کہ دوسرے لوگون کے راجہ بین
[illegible] قوم ... ہے لیکن اُنہین خیال رکھنا چاہئے کہ ہر ایک آدمی لو راجہ بن

نہین سکتا اسواسطے ہر ایک کو دوسرے کے راجیہ مین رہنا پڑ
لیکن جو لوگ گرو ہوتے ہین اُنکی عزت راجہ سے کچہہ کم نہین ہوتی
راجہ کا اثر اپنے ماتحتون کے دلون پر اسقدر نہین ہو سکتا کہ جسقدر
کا اپنے چیلون کے دلون پر ہو سکتا ہے کیونکہ جب تک انسان کی
کسی چیز کی۔ ہیت کو ٹہیک طرح معلوم نہ کر لے تب تک اُسپر عمل
ہو سکے اور جب تک عمل نہ ہو تب تک پہل نہین مل سکتا اور
پدارتہ کا سچا علم سوائے ویدک دہرم کے کسی مذہب مین نہین کیونکہ
ایک مذہب عقلی طور پر ناقص ثابت ہوتا ہے اسواسطے اُن مذہب
بانیون نے مذہب مین عقل کا دخل جائز نہین مانا جس طرح جیسے
چراغ کو ہوا سے خوف ہوتا ہے اسی طرح پر ہر ایک مذہب کو عقل
ودلیل سے گہبراہٹ ہی لیکن ویدک دہرم عقل سے بالکل نہین گ
بلکہ جسطرح چیز روشنی اور آنکہہ دو چیز دیکہنے ہونے سے علم ہوتا ہے
آنکہہ سے کام چلتا ہے اور نہ ہی اکیلی روشنی سے مطلب حل ہو سک
دُنیا کے ہر ایک مذہب مین ایک ہی چیز ہے کہین عقل ہے کہین
دو دیا ہے۔ مسلمان۔ عیسائی۔ ہندو۔ یہودی وغیرہ تو مذہب

ں کو دخل نہین دیتے اور جینی ۔ بُدھ مذہب اور برہمو سماج والی
ری وو دیا سے انکاری ہین گویا یہ انسانی چراغ ہوا سی گھبرانیوالے
رنامکمل ہین جن سے کبھی انسان کو شانتی نہین مل سکتی
سواسطے ہر ایک آدمی کا فرض ہی کہ سنسار کے جھگڑونکو
مٹا کر شانتی دینے والے ویدک دہرم کا پرچار
کرکے اپنی اور سنسار کی اُنتی کرے اور
سنسار مین سکھ پورو ک گذارہ کرکے
موکش مارگ پر چلے ۞

اوم شانتی
شانتی
شانتی

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُنکا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیایکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے اُسکی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور جھوٹ کے تیاگ میں سروداا اُدیت رہنا چاہئے۔

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ست اور اسّت کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

(۹) پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

ویدک دھرم اور آریہ سماج کی سب پستکیں مطبع ویدک دھرم چاوڑی بازار دھلی سے

اوم

ٹریکٹ نمبر (۵۴)

ھم بحث نہیں کرتے

مصنفہ

پنڈت کرپارام صاحب شرما جگراؤنی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ و مالک مطبع ویدک دھرم و آریہ سنگیت وغیرہ

مطبع ویدک دھرم دہلی میں چھپا

بار اول تعداد جلد .... قیمت فی جلد

اُوم

ہم بحث نہیں کرتے

ایک دفعہ کسی قصبہ کے بازار میں ایک عزیز پادری صاحب وعظ کر رہے تھے اور کرشن پریکشا و رام پریکشا گورو پریکشا وغیرہ مختلف ٹریکٹس جن میں ویدک دہرمیوں کے بزرگ آدمیوں کی نندا بھری ہوئی ہے ایک پیسہ کو بیچ رہے تھے ہمارے بھولے بھالے گنوار ہندو جو اپنے دہرم سے محض ناواقف تھے اِن کتابوں کو کرشن اور رام کا نام دیکھکر خرید رہے تھے اتنے میں ایک شخص محقق جسکی زندگی کا مقصد بھی سچائی کی تحقیقات کرنا اور عوام میں سچائی کو پھیلانا تھا وہاں اتفاق سے آنکلا اُس نے پادری صاحب کی بہت سی عقل کے خلاف باتیں

سنکر سوال کرنا چاہا پادری صاحبان جو صرف تنخواہ اور ملکی خیالات
کی وجہ سے عیسائی دھرم کا پرچار کرتے ہیں جنہوں نے عقلی طور پر
آجتک اپنے مذہبی اصولوں کو تحقیق نہیں کیا سوال و جواب سے
ہمیشہ گھبرایا کرتے ہیں اُنہوں نے محقق کے سوال کے جواب میں
کہا کہ ہمارا کام بحث کرنا نہیں ہم روحانی ڈاکٹر ہیں مسیح کے نام سے
خوشخبری سُناتے ہیں جسکو غرض ہو سُنے جسکو غرض نہ ہو وہ نہ
سُنے لیکن ہم بحث نہیں کرتے

(محقق) اگر آپ لوگ بحث نہیں کرنا چاہتے تو اُسکی وجہ بتلائیے
کیونکہ آپ غیر مذہبوں کی تردید تو کرتے ہیں جو آپ کی ان کتابوں سے
جنکو آپ اسوقت فروخت کر رہے ہیں صاف ظاہر ہے جب آپ
دوسرے مذہبوں پر حملہ کرتے ہیں تو آپکا مباحثہ سے گریز کرنا خلاف
انصاف ہے کیونکہ آپ غلطی پر ہیں جن کتابوں کو بُرا بتلا رہے ہیں
اُن میں اسقدر عمدہ تعلیم اور تسلی دینے والی باتیں ہیں کہ جنکی
وجہ سے لوگوں کے دل میں موت کا خوف اور دنیا کی محبت کا نام
نہیں رہتا وہ سچے خدا پرست ہو کر دنیا کے راج وغیرہ کو بالکل

حقیر سمجھکر چھوڑتے چلے آئے ہیں جنکی مثالیں بھرتری - بُدہ - گوپی چند ہریشچندر وغیرہ کے اتہاس سے صاف ملجاتی ہیں لیکن عیسائی مذہب کی تعلیم سے تسلّی پاکر کسی نے بادشاہت سے کنارہ نہیں کیا اور آپ جس مسیح کی خوشخبری سنا رہے ہیں اُسکے اُپدیش کا اتنا بھی اثر نہیں ہوا کہ اُسکا خاص چیلا جس کو وہ مدتوں تعلیم دیتا رہا تیس روپیہ کی لالچ سے بچ سکے مسیحی تعلیم کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اُسکے چیلے نے تیس روپیہ کے لالچ سے اپنے گورو کو دشمنوں کے حوالہ کر کے مروا دیا آپ ہندو دہرم میں ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے کہ جہاں کسی رشی کی دہارمک تعلیم پانے والے شِشیہ نے اپنے گورو کے خلاف کوئی کارروائی کی ہو جبکہ یہ حالت عام طور پر نظر آرہی ہے کہ عیسائی مذہب کی تعلیم سے انسان دنیاوی لالچ وغیرہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو آپ کسطرح روحانی ڈاکٹر کہلا سکتے ہیں کیونکہ روح کو جن بیماریوں سے بچانا ہے اُن میں سے لالچ صرف ایک بیماری ہے جب اِس ایک بیماری کا علاج خود مسیح کی اپنی تعلیم سے بہت مدت میں نہ ہوا تو آپ کسطرح یقیناً کہہ سکتے ہیں

کہ آپ اُسکا علاج کریں گے اسواسطے جناب آپکو غرور چھوڑ کر
تحقیقات کرنی چاہئے جس کا سیدھا طریقہ مذہبی مباحثہ ہے۔
(پادری صاحب) جس کو اپنے مذہب میں شک ہو وہ بحث کرے
ہمکو اپنے مذہب میں شک نہیں اسواسطے بحث کی ضرورت نہیں۔
(محقق) جناب اگر آپ کو اپنے مذہب میں شک نہیں تو کیوں اسکو
عقلاً ثابت کرکے دوسروں کو اُسپر قائم نہیں کرتے۔
(پادری صاحب) آپ لاکھہ دفعہ کہیں ہم بحث نہیں کرتے۔
(محقق) بحث نہ کرنے کی تین وجہ ہوتی ہیں اوّل یہ کہ وہ اصول مانی جاویں
جو مسلمہ ہوں جنمیں کسی فرقہ یا مذہب کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ دوسری
وجہ یہ ہے کہ جس سدھانت کو مانتے ہوں وہ ایسا کمزور ہو کہ اُسپر
بحث کرنے سے اُسکی مٹی پلید ہونے کا خوف ہو۔ تیسری بات یہ ہے
کہ ہمیں خود اسقدر لیاقت نہ ہو کہ ہم اُن اصولوں کو سمجھہ سکیں اور
اُنکی صداقت کو پبلک میں ثابت کرسکیں اب آپ بتلائے کہ اِن
تین وجہوں میں سے وہ کونسی وجہ ہے جو آپ کو مباحثہ کرنے
سے روکتی ہے چونکہ آپ اندیشہ کرکے دوسرے لوگوں کو اپنے مذہب

میں لانا چاہتے ہیں اسواسطے آپ کے مذہبی مسائل مسلمہ تو ہو نہیں سکتے کیونکہ
اگر یہ مسائل مسلمہ ہوتے تو انکو پرچار کرنیکی ضرورت ہی نہ ہوتی کیونکہ مسلمہ
مسائل وہ کہلاتے ہیں جنمیں ہر ایک کو اتفاق ہو۔ اب اگر آپ کہیں کہ آپکی
مذہبی مسائل کمزور ہیں جنکو آپ عقل سے ثابت نہیں کر سکتے تو ایسے کمزور مسائل
کا پرچار کر کے خواہ مخواہ لوگوں کو چاہ ضلالت میں کیوں غرقاب کرتے ہیں
اگر کہیں کہ آپکو اتنی لیاقت نہیں کہ آپ ان مسائل کو ٹھیک طور پر مقابلہ میں
ثابت کر سکیں تو آپ اس کم لیاقتی پر وعظ کیوں کرتے ہیں پہلے پڑھو جا کر
سیکھیں اور تحقیقات کریں جب ثابت ہو جاوے تب اسکو لوگوں میں اپدیش کریں
(پادری جی) ہم تم سے بات کرنا پسند نہیں کرتے کیونکہ تمکو شیطان بہکاتا ہے
اب تمہارا خدا کی بادشاہت میں آنا بہت مشکل ہے ۔
(محقق) مسیح نے تو یہ لکھا ہے کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ کا گذرنا آسان لیکن
دولتمندوں کا خدا کی بادشاہت میں آنا بہت ہی مشکل ہے اسنے یہ کہیں نہیں
لکھا کہ جنکو شیطان بہکا جاوے انکو خدا سہارا نہیں ملتا کیا شیطان آپکے خدا
سے بھی زبردست ہے کہ اسکے بہکائے ہوؤں کو آپ اپنے خدا کی مدد سے بھی بچا
نہیں سکتے ۔

(پادری صاحب) تم لوگ سخت گستاخ ہو تم مسیح کی نسبت سخت الفاظ کہتے ہو اسواسطے ہم تم سے بحث نہیں کرتے۔

(محقق) یہ آپ کا کہنا ٹھیک نہیں ویدک دھرمیوں نے پہلے آپکے خلاف کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ پہلے آپ ہی لوگوں نے کرشن پرکشا۔ رام پرکشا۔ شو پرکشا گنیش پرکشا وغیرہ بہت سی کتابیں ہندوؤں کے خلاف لکھیں جنمیں ان مہاتماؤں پر بہت سی سخت الزام لگائے اب جب دوسری طرف سے جواب ملنے لگے تو اب آپ سخت زبانی کی شکایت کرتے ہیں۔

(پادری صاحب) ہماری مذہب میں کسی کو تکلیف دینا جائز نہیں لکھا بلکہ مسیح کا اپدیش یہ ہے کہ اگر کوئی تمہارے بائیں گال پر تماچہ لگادے تو دائیں گال کو بھی آگے کر دے۔

(محقق) تمہارے مذہب میں تو صرف انسان ہی کے ساتھ ایسا سلوک جائز رکھا گیا ویدک دھرم تو حیوانوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرنیکی اجازت دیتا ہے تم تو اپنی غرض کیواسطے ہزاروں بے زبان جانوروں کو تکلیف دیتے ہو یہانتک کہ مار کر کھا جاتے ہو لیکن ویدک دھرم تو کسی جانور کو تکلیف دینا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔

(پادری صاحب) ویدوں میں جانوروں کی قربانی کرنا لکھا ہے پھر آپ کیسے کہتے

کہہ سکتے ہیں کہ ویدوں میں کسی جاندار کو تکلیف دینے کی اجازت نہیں۔

(محقق) یہ آپ کا خیال غلط ہے جن لوگوں نے یگیہ کے معنے قربانی کئے ہیں وہ انکی جہالت اور نادانی ہے یگیہ کے معنے دیو پوجا۔ سنگتی کرن اور دان ہیں یگیہ کے معنے قربانی کہیں نہیں۔

(پادری صاحب) تو۔ اشومیدھ۔ گومیدھ۔ نرمیدھ۔ یگیہ تو ہندوستان میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں جس کا پتہ تمام اتہاسوں میں ملتا ہے۔

(محقق) یہی تو آپکی نادانی کا واقعی ثبوت ہے چونکہ ویدوں میں سب یوگک شبد ہیں رُوڑھی نہیں ہیں اسواسطے اشومیدھ کے معنی گھوڑیکی قربانی کرنا آپ لوگوں کی غلطی ہے بلکہ اشو کے معنے ہیں آشو گچھتی اتی اشوہ۔ یعنی جو بہت تیز چلے اُسے اشو کہتے ہیں سو سب سے تیز چلنے والا من ہے جسکے متعلق آپ سیکڑوں سنسکرت کتابوں میں دیکھہ سکتے ہیں کہ من کے برابر تیز چلنے والا گو زیادہ سے زیادہ چلنے والے کو من سے تشبیہ دیجاتی ہے اب اشومیدھ کے معنی من کا دمن کرنا ہے اور گو نام اندری کا ہے جسکو آپ ویدوں کی نگھنٹو میں دیکھہ سکتے ہیں جہاں گو نام زمین کا ۔ نام بانی اور اندری کا لکھا ہے اب اندریوں کے دمن کرنے کا نام گومیدھ ہے اور نر نام جیو آتما کا ہے

یا اہنکار کا ہی کیونکہ اہنکار سے ملیت جیو آتما ہی نر - کہلاتا ہے اسواسطے
سمادہی اور گیان کے ذریعہ سی اہنکار کو ناش کرنیکا نام نرمیدھ ہی جناب
ویدوں میں تو مگیہ کی تعریف یہ کیگئی ہی کہ جسمیں ہنسا کبھی نہ ہو اسواسطے اُس کا نام
ادہور رکھا ہی جسکے معنے ہنسا رہت کرم ہیں - لیکن آپکی کتابوں میں علانیہ
طور پر ہنسا کرنیکی اجازت دیگئی ہے -

(پادری صاحب) یہ معنے تمہاری من گھڑت ہیں میکس مولر صاحب جو سنسکرت
کے بڑے پنڈت ہیں اسکے خلاف لکھتے ہیں -

(محقق) اول تو جناب میکس مولر صاحب ولایت والوں میں سنسکرت
کی پنڈت ہونگے لیکن ہندوستان کے لوگ تو اُن کو پنڈت نہیں مان
سکتے یہاں کاشی میں ایسے ایسے پنڈت موجود ہیں کہ میکس مولر صاحب
اُن کی سنسکرت کو بھی نہیں سمجھہ سکتے دوسرے وہ بھی تو آپکے مذہب میں ہیں
جسطرح آپ بلا عقل سے تحقیقات کئے اُپدیش کر رہے ہیں اسیطرح وہ بھی اپدیش
کرتے ہیں مطلب آپکا اور اُنکا ایک ہی کہ خواہ نخواہ ویدک دہرم کو
بدنام کرکے انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کو اپنے مذہب میں لانا چاہتے
ہیں اگر کوئی شخص عقل سے اپنے مذہب کو جاننے والا آپ کہتے ہیں

آجادی تو ہمیں کچھہ بھی افسوس نہ ہو لیکن آپ تو ناواقفوں پر ہاتھہ صاف کرتے ہیں اور واقف کاروں کے بباحثوں میں منہہ چھپاتے ہیں اسواسطے آپ کی باتوں پر ہمیں بہت ہی افسوس آتا ہے ــــ

(پادری صاحب) ارے بھائی دیانند لوگوں کو بہکا گیا ورنہ ویدوں میں کوئی اچھی بات نہیں ہے جب تک یسوع مسیح پر ایمان نہیں لاتے تب تک انکی مکتی نہیں ہوگی ہم دنیا میں لوگوں کو مکتی کا مارگ بتلاتے ہیں تم لوگ خواہ مخواہ شیطان کی طرح بہکاتے ہو۔

(محقق) جناب اسوقت آپ کے حسب حال ایک کہانی یاد آگئی۔

کہانی۔ ایک دفعہ اکبر بادشاہ نے بیربر سے یہ فرمایش کی کہ ہمیں کوئی ایسی بات دکھلاؤ کہ جسکو ہمنے آجتک نہ دیکھا ہو۔ بیربر نے کہا بہت اچھا اسکے دو تین روز بعد بیربر نے بیماری کے بہانہ سے کچہری میں آنا چھوڑ دیا اور اپنے مکان سے بادشاہ کے قلعہ تک سرنگ بنانی شروع کردی جب سرنگ بنکر تیار ہوگئی تو ایک گدہے کو اس سرنگ کی راستہ سے قلعہ میں جانا سکھلا دیا۔ ادہر تھوڑے روز میں کسی کاریگر سے انکی شکل کا ایک پتلا بنوا کر اور اس میں ایسی چیزیں بھروا

دیں کہ جس سے مردے کی موافق بدبو آوی اور عام مشہور کر دیا کہ بیربر
مر گیا جب بادشاہ دیکھنے کیواسطے آئے تو کہدیا گیا کہ جناب مرحوم کی
یہ وصیت ہی کہ اُسکے مردے کو کوئی مسلمان نہ چھوئے اور جلانے کیواسطے
جمنا پہ لیگئے غرضکہ بیربر کی عورت نے ستی ہونیکا ارادہ کیا جسکو
بادشاہ نے مشکل سے روکا اور وہ پُتلا جلا دیا گیا جب پتلا جلے ہوئے
کئی دن گذر گئے تو ایک دن چاندنی رات میں بیربر سفید ریشمی پوشاک
پہنکر سرنگ کی راستہ سے قلعہ میں گئے اور وہاں ایک خونچہ والی سے
ایک گنڈیری لی اور اُسکو ایک اشرفی انعام دیا پھر چلے گئے پھر بیربر کئی بار
اُسکو ملے اور اشرفی انعام دی ایک دن خونچہ والے نے ڈرتے ڈرتے ہوئے
پوچھا حضرت آپ آجکل کہاں بیربر نے کہا میں بہشت میں رہتا ہوں
چونکہ اکبر بادشاہ بہت نیک بادشاہ ہے اسکو میں بہشت میں
لیجانے کے واسطے آیا ہوں یہ کہکر بیربر تو چلدئے اور گنڈیری والی
نے بادشاہ کو کسی میر کی معرفت اطلاع دی کہ اسطرح بیربر روز
آیا کرتے ہیں اور آج یہ بات چیت ہوئی بادشاہ نے کہا کل جسوقت
بیربر آئے ہمیں خبر دینا غرض اگلے دن جب بیربر آئے تو گنڈیری

والے نے بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے فوراً آکر بیر بر سے حال دریافت
کیا بیر بر نے کہا بادشاہ سلامت خداوند کریم کا ایسا حکم ہے کہ جیسے آپکو
اطلاع ملی ہے لیکن راستہ بہت ہی نازک ہو راستہ میں ہزاروں شیطان
اور بہوت پریت ملیں گے جو بڑے زور سے چلائیں گے اگر آپ اُنکی
بات سُنینگے تو وہیں راستہ میں گر جائینگے اور اُن کی خوفناک شکلوں سے
انسان کا ڈر جانا لازمی ہے اسواسطے آنکھیں بند کر کے چلنا ہوگا۔
بادشاہ نے بہشت کی خوشی میں ہر ایک بات بلا تحقیقات مان لی
اور بیر بر نے بادشاہ کی آنکھوں پر پٹی باندہ دی اور بادشاہ کا مُنہہ کالا
کر دیا اور اُس گدہے پر چڑہا کر اپنے گھر کے پاس سُرنگ کے راستہ لیجا کر
چھوڑ دیا اب وہ گدہا بادشاہ کے قلعہ میں آیا لوگ بادشاہ کی حالت
دیکھکر شور مچانے لگے لیکن بادشاہ اُنکے شور سے یہی سمجھے کہ یہ شیطان
ہیں مجھی بہشت کے راستہ سے روکنے کیواسطے شور مچا رہے ہیں جسقدر لوگ
بادشاہ کی بھلائی کی واسطے محبت کرتے اور اُسکو اس حالت سے نکالنے کے
واسطے کوشش کرتے تھے بادشاہ اُن سب کو اپنا دشمن سمجھتے تھے کیونکہ دہوکا
دینے والے نے پہلے انتظام کر لیا تھا کہ اس کے دماغ میں کہیں سچائی

خیال نہ آجاوے اور یہ میرے جال سے بچ جاوے - آخر ایک امیر نے حوصلہ کر کے
بادشاہ کی آنکھوں سے پٹی اوتار دی جبوقت وہ دہوکے کی پٹی اُوتر گئی
تب بادشاہ کو وہی حالت معلوم ہوئی - بعینہ یہ حالت آجکل ہندوستان
میں عیسائیوں نے کر رکھی ہے اول کرسچن بنایا بعد میں بھنگی چماروں کے
ساتھ کہانا کہلایا اور کہدیا کہ بحث مت کرنا شیطان بہکانے کے واسطے داؤ
لگاتا ہے جب موقع پائیگا بہکا دیگا لیکن بہولے بہالے لوگوں کو یہ
خیال نہیں آتا کہ شیطان اُن کے خدا سے زبردست دلائل رکھتا ہے کہ جو کو
خدا کا کلام سُننے والے ہوں اُن کو بہکا سکے اور وہ شیطان کے مقابلہ
میں دلائل پیش نہ کر سکیں یہ سب بیوقوفوں کے ماننے کی باتیں ہیں در
اصل جو آدمی کسی کمزور مت کو گھڑتا ہے وہ اُسکی حفاظت کی واسطے کوئی نہ کوئی
ایسا مسئلہ گھڑ لیتا ہے کیونکہ جو شخص چراغ جلاتا ہے اُسکو ہمیشہ ہوا سے
بجھنے کا خوف ہوتا ہے اسواسطے وہ اپنے نوکروں سے کہتا ہے اِسکو ایسی
جگہہ رکھو جہاں پر ہوا نہ لگے - یہی حالت اُن لوگونکی ہوا ہے جو کھوٹا
مال بیچتے ہیں یا چوری کا مال بیچتے ہیں ورنہ سچے آدمی تو ہر وقت صداقت
کی تحقیقات کیواسطے تیار نظر آتے ہیں جس کے پاس سونا ہے وہ اُسے

خالص جان کر میدان میں پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ آگ میں تپا کر
دیکھ لو کسوٹی پر گھسا کر دیکھ لو صراف کو دکھا لو۔ کاٹ کر دیکھ لو جس طرح
چاہے امتحان کر لو لیکن جسکے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ سونا
کھرا نہیں اس میں کچھ ملاوٹ ہے وہ کہتا ہے یہی ہے تمکو لینے کی غرض
ہو لے لو ورنہ اپنے راستہ چلے جاؤ ہم فضول جھگڑے کرنا پسند نہیں
کرتے خدا کی باتیں عقل سے تحقیقات نہیں کی جا سکتیں۔ لیکن تو
یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا کی باتیں عقل سے تحقیقات نہیں ہو سکتیں
تو وہ حیوانوں کے واسطے ہونگی کیونکہ اُن کے واسطے عقل کی تو کوئی
ضرورت نہیں اور عقل کے سوائے اور سب باتیں حیوانوں میں موجود
ہیں۔ اسپر چراغوں کی روشنی والے کہہ اُٹھتے ہیں کہ خدا کی باتیں
خدا کے کلام سے معلوم ہو سکتی ہیں خدا نے اپنا کلام حیوانوں کو نہیں
دیا۔ لیکن اُنکا کہنا بالکل کمزور ہے کیونکہ خدا کا کلام تو دعوی میں ہے
عیسائی کہتے ہیں انجیل خدا کا کلام ہے مسلمان کہتے ہیں قرآن خدا کا کلام
ہے یہودی کہتے ہیں توریت خدا کا کلام ہے آتش پرست کہتے ہیں
ژند اوستھا خدا کا کلام ہے آریہ و ہندو کہتے ہیں وید خدا کا کلام ہے

اب یہہ سوال پیدا ہوا کہ ان میں سے کونسا خدا کا کلام ہے
کیونکہ یہ سب تو خدا کا کلام ہو نہیں سکتے جسکی وجہ صاف اُنکا
آپس کا متضاد ہونا ہے قرآن جس بات کو اچھا بتلاتا ہے
عیسائی اُس کے خلاف ہیں عیسائی جس کو
اچھا بتلاتے ہیں قرآن اُس کے
خلاف ہے۔ اوم

شانتی شانتی
شانتی

آریہ سماج کے نیم

(1) سب ست ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

(2) ایشور - سچدانند سروپ - نراکار - سروشکتیمان - نیاۓکاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سروویاپک - سروانترجامی - اجر - امر - ابھے - نت - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسیکی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے

(3) وید ست ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(4) ست کو گرہن کرنے اور جھوٹ چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے ؛

(5) سب کام دھرمانوسار اتھات ست اور است کو وچار کر کرنے چاہئیں

(6) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ؛

(7) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ؛

(8) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ؛

(9) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئیے ؛

(10) سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

S.M.Y.A.

اوم

ستھاور مین جیووچار

ٹریکٹ نمبر ۷۵

مصنفہ

شری مان سوامی درشنانند جی سرسوتی

ستھاورین جیو وچار

آجکل اسبات پر بہت سے لوگونکو شک پیدا ہو رہی کہ برکشون مین جیو ہے یا نہین۔ پنڈت بھیم سین اور اونکے انویائی لوگ برکشون مین جیو مانتے ہین اور اوسکے متعلق اونھون نے ایک پستک بھی لکھا ہے جسکا نام ستھاورین جیو وچار لکھا ہے۔ ستھاور شبد ستھا گتی نورتو دہاتو سے بنا ہے جسکا ارتھ گیان۔ گمن اور پراپتی کی نورتی ہے یعنی جو گیان نر لمبھا ہو۔ جسمین چلنے کی شکتی نہو۔ جو اپنی مطلب کو پراپت نہو سکے وہ ستھاور ہے لیکن منوسمرتی وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ستھاور شبد صرف اوبھج سرشٹی یعنی برکش اوشدہی بیل وغیرہ کے واسطے استعمال کیا گیا ہے۔ اب یہ دچار پیدا ہوتا ہے کہ برکشون مین جیو ہے یا نہین اسکے بھی دو معنی ہین

ں - ایک تو پرکشون مین رہنے والے - دوسرے پرکش
ا پرکش کو اپنا شریر ماننے والے جیو - کیونکہ جسمین
ے اوسکو یا تو شریر کہہ سکتے ہین یا گھر - اب پرکشون کا
ڈت بھیم سین جی خود ہی نہین مانتے جیسا کہ ادھیاؤن
جیو دچار کے صفحہ ۱۴۰-۱۴۳ پر ثابت کیا ہے - اور
ے ہین - اسواسطے پرکش یونی کے ہونے
ادھکاری معلوم ہوتے ہین جیوکا پرکش شریر تو
کری ہی ماننا پڑتا ہے اور ایسا کوئی پرکش نہین جو اسکا
مطلب جیوکا رہنا نہ مانتا ہو اور پنڈت جی نے جو جیو کا لکشن
دیکھنے کے واسطے نہ تو کوئی پرمان ہی دیا ہے اور نہ ہی
پرکش اسواسطے پرمان شونیہ اور لکشن رہت ہونے
انے گئی ہین کیونکہ یہ نیم ہے کہ جسمین لکشن
وستو سدھ ہوتی ہے صرف پرتگیا یعنے دعوی

کوئی وستو ثابت نہیں ہو سکتی اگر پنڈت جی برکشون مین جیو کے لکشن
دکہلائیں تب اونکا دعوے ثابت ہو جیو کا سروپ لکشن چیتن اور
سوکشم ہونا مانتے ہین اور نیائے درشن مین بھی گیان اور پریتن
جیو کا لکشن مانا ہے۔ پنڈت جی کو برکش مین گیان کیموافق پریتن
کا ہونا ثابت کرنا چاہیے۔ پنڈت جی نے جو سشپتی کا درشٹانت
ہے کہ جسطرح سشپتی مین جیو گیان اور اچہا وغیرہ سے رہت ہوتا ہے
ایسے ہی برکشون مین جیو کیا نتا یہ سراسر غلط ہے کیونکہ سشپتی مین
تمر ہوتا ہے اور جاگ کر کہتا ہے کہ آج مین سکھ سے سویا۔ کچھ
رہی۔ گویا جیو آتما کو سکہ اور بیہنری کا گیان تو تھا لیکن بیرونی
سے تعلق نہ تھا۔ اسواسطے اونکی خبر نہ تھی۔ سشپتی ایک حالت
ہے جسمین جیو کے ہونیکا ثبوت جاگرت اوستھا مین ہو [illegible]
سے ملجاتا ہے لیکن برکشون مین جیو ہونے کا ثبوت [illegible]
[illegible] ملتا۔ یعنی دو قسم کا [illegible] ہے ایک [illegible]

درشن شاستر پڑھے ہیں۔ بلا گورو سے پڑھے صرف ویاکرن سے درشنوں
کے شبدوں کا ارتھ جان لینے سے آپ اس لائق نہیں ہو سکتے کہ
ان درشنوں کی ٹھیک ٹھیک ویوستھا کر سکیں۔ اگرچہ آپ نے ۱۱۵ صفحہ
کا پستک لکھا ہے لیکن ایک بھی بات ایسی نہیں کہ دوش رہتا ہو اور
آپکے پکش کو مضبوط کرتی ہو اب ہم آپکے پرمانوں کی تحقیقات کرتے
ہیں۔ آپ نے جو دو پرمان شویتاشوتر اپنشد سے رگوید اور شویتا
شوتر کے نام سے دئے ہیں اور ساون سے پرکرش شبد کے ارتھ
شریر لئے ہیں یہ سراسر غلط ہے۔ یہاں پرکرش شبد پرکرتی کا واچک
ہے۔ شریر کا بودھک نہیں کیونکہ اس سے پہلے شویتاشوتر اپنشد
میں ایک شرتی آچکی ہے دیکھو:-

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृज्यमानां सरूपाः। अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः॥५॥

ارتھ ۔ اک اجا ہے جو ست رج تم تین گنون سے یکت اور مختلف

قسم کی پرجا کو سروپ سے کرنیوالی ہے یعنے جگت کا اوپادان کارن

پرکرتی ہے علاوہ اسکے دو اور اج ہین ایک تو اوسکے پھلونکو

بھوگتا دوسرا بالکل علیحدہ رہتا ہے ایک جیو ہے دوسرا ایشور ہے جبکہ آپنے

ایسی موٹی بات ہری ٹھوکر کھائی تو جیو کے [illegible] کیا مخفی

نہ کھاتے ۔ آگے چلکر آپنے ایک پرمان اتھروید کا دیا ہے اوسمین جیو کا

نام تک بھی نہین آپنے من سے ڈھکوسلا گڑھ دیا ہے ۔

इदं जनसो विदथ महद्ब्रह्म वदिष्यति । नतत्पृथिव्यां

नो दिवि येन प्राणन्ति वीरुधः ॥ अथर्व० १।३२।१।

ارتھ ۔ اے انسانون تم اس بات کو جانو جو کہ سب سے بڑا پرماتما بذریعہ وید

کے کہتا ہے کہ وہ شکتی جس سے برکش بڑھتے ہین نہ تو پرتھوی ہین

اور نہ ہی سورج ہین ۔ جبکہ پرتھوی اور سورج نہین وہ طاقت نہین

تو پتہ لگتا ہے وہ طاقت انکے بنانیوالے برہم مین ہے ہماری بہت

نوٹ ۔ اجا شبد استری لنگ ہے [illegible] شرتی لنگ [illegible] سے پرکرتی ہی لینا

رست کہین گے کہ منتر مین برہم اور جیو دونون کیواسطے کوی لفظ نہین
ن سورج اور پرتھوی سے اوس طاقت کی پیدائش کی تردید کی ہے
تم برہم کسطرح لیتے ہو اسکا جواب یہ ہے کہ جو کام یہ دیوتا لوگ نہین
سکتے وہ سواے برہم کے کوئی دوسرا نہین کرسکتا۔ بہت سے لوگ
شاید یہ کہین کہ سورج اور پرتھوی پدارتھون کے سروپ کو نہین جان
سکتے لیکن جو جان سکتا ہے انکو خیال کرلینا چاہیئے کہ جسطرح سورج
وغیرہ برہم کی سہایتا بغیر کام نہین کرسکتے ایسے ہی جیو بھی برہم کی امداد
کے بغیر کچھہ نہین کرسکتا جب برہم اوسکو شریر اور اندریان دیتا ہے تب
ہی گیان حاصل کرتا ہے جبکہ اس منتر مین جیو کا شبہہ تک نہین اور
ہی جیتی کا لفظ ہے اگر آپ کہین کہ ہمارا جیو لینا اور تمہارا برہم لینا
دونون سادھیہ ہین تو آپ سادھیہ سم ہیتو ابھیاس دوش مین [illegible]
دوسرا پرمان اپنشد سمرتی کا ہے :-

शरीरजे : कर्म दोषैर्याति स्थावरतां नरः।

वाचकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम् ॥

ارتھ - شریر سے ہونیوالے پاپون سے منشیہ ستھاور یعنی
برکشہ یونیون کو پراپت ہوتا ہے اور بانی سے کیے کرمون سے
پکشی اور مرگ کا جنم لیتا ہے اور من سے کیے پاپ سے انتج وغیرہ
نیچ کرم والا منشیہ ہوتا ہے۔ دوسرا اشلوک منو کا یہہ ہے:۔

थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाः सकच्छपाः

टावश्च मृगाश्च जघन्या तामसी गतिः ॥ ३ ॥

ارتھ - ستھاور یعنی برکشہ جیو جو برکشون مین رہتے اور چل کیڑے
ہین جیسے گوبر کے کیڑے وغیرہ کرمی پیخانہ وغیرہ رہنے والے جیو کیٹ
یعنی چیونٹی وغیرہ متسیا مچھلی وغیرہ۔ سانپ کچھوا پشو۔ اور مرگ جنگلی
جانور یہ سب گری ہوئی تموگتی ہین۔ بہت سے لوگ ہم سے
سوال کرینگے۔ تم نے ان شلوکون مین ستھاور کا ارتھ برکش
یونی کیون کہا برکش کیون نہ کہا اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر برکش

ان مین اس قسم کی شکتی رکھدی ہے کہ ہمیشہ لوہا چمبک کی طرف چلتا ہی اگر
چہہ طرف چمبک لگایا جاوے تو لوہا بالکل درمیان مین کھڑا ہو سکتا ہے۔
اسیطرح برکشون کے بنانے والے نے یہ نیم قایم کر دیا ہے کہ وہ سورج
کی کرنون اور جل کے سبب سے بڑہتے ہین۔ گندی کھاد سے کھیتی زیادہ
بڑہتی ہی اگر بقول پنڈت جی برکش اور نبسپتی مین آسکا اندری ہوتی
تو وہ سونگھہ جاتے۔ کیونکہ ہر وقت درگندھ کیسے برداشت ہو سکتی تھی
ایک پرمان پنڈت جی نے اتھروید کا اور دیا ہی لیکن اوس سے صاف طور پر برکشون
مین جیو کا ہونا ثابت نہین ہوتا چو دیدون شاسترون اوپنشدون کے پرمانون سے
برکشون مین جیو کا ہونا ثابت نہین کر سکے اسواسطے لاچار ہو کر اونھون نے منو اور مہابھارت کی
شرن لی جنہین ملاوٹی شلوکون کی کثرت کو پنڈت جی خود تسلیم کرتے ہین۔
منو مین سے تو بہت سی شلوک ملاوٹی سمجھکر اونھون نے نکال ہی دیئے ہین جن سے
یہ گرنتھ پرمان کے درجہ سے گر گیے ہین اور یہی حالت مہابھارت کی ہی جو گرنتھ
سمجہا جا سکتا ہے کاشی کے پنڈت تو ساری منو سمرتی اور مہابھارت کے پرمان نہین

اور پنڈت بھیم سین اونھین ملاوٹی سمجھکر نکال رہی ہین اسواسطے اسا دہیہ کوٹی ہین ہی
یعنی اپنے صحیح ہونے کے محتاج ثبوت ہین اسواسطے ان گرنتھون کے پرمان کچھہ
وقعت ہی نہین رکھتے اور وید وکے پرمان کے متعلق پنڈت بھیم سین جی خود
لکھتے ہین۔ دہرم شاستر ادی ہین کہو بہی سے اتیادی سیکڑون پرمان مل سکتے ہین
جنکا نمونہ دکھادیا ہی بدہی مانون کے لئی بہت ہی وید کے پرمان اتیت سپشٹ ہے
نہین تتھاپی ستھا ور مین جیو کا ہونا اتی ہی سپشٹ ہی چونکہ ویدون مین پرسپر
وروده نہین یہ بات مسلمہ ہی اور پنڈت بھیم سین کے ارتھ سے ویدون مین پرسپر
وروده پایا جاتا ہی جیسا کہ سوامی دیانند سرسوتی نے رگوید آدی بھاشیہ
بھومکا مین جو یجروید ادہیاے ۳۱ کا منتر دیا ہے اوس سے صاف پرکٹ ہے
جیو ہونیکی تردید ہوتی ہے۔ دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۲۲ -
سطر ۱۲ سے آگے۔ ارتھات یہ نانا پرکار کا جگت اوسی پرش کے سامرتھ سے
اوتپن ہوا ہے سو دو پرکار سے ایک جیتن جو کہ بھوجن آدی کے لئی بنا ہے
کیونکہ اوسمین گیان ہی نہین ہم پنڈت بھیم سین جی سے پوچھتے ہین کہ کیا

ہین کہ سوائے بنسپتی اور برکش آدی بھوجن کے واسطے بنا ہوا جڑ جگت
ساہی چونکہ اسجگہہ پر صاف طور پر بھوجن کے واسطے بنی ہوئی جگت کو جڑ بتلایا ہی
سوائے بنسپتی کے اور کوئی چیز بھوجن کے واسطے بنی نہین اسواسطے اون
کے شلوکون سے اس وید کے منتر کا پرمان ادہک ماننا چاہیے چونکہ
شلوک بھی سوامی جی نے درج کیے ہین اور یہان پر سوامی جی نے ایسا
کہا ہے جس سے برکشون کا جڑ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے اسواسطے
ان شلوکون کا ارتھ برکشتہہ کرنے سے نہ تو اختلاف ہی ہوتا ہے
اور نہ ہی او کسی قسم کا اعتراض رہتا ہے اور نہ ہی برکش کو شریر ماننے کا
کے متعلق اعتراض رہتے ہین برکشون کو شریر ثابت کرنے کے واسطے
بھی ہم آپکو چیلنج دیتے ہین کہ آپ قلم اوٹھائین اور ثابت کرین کہ برکش
بھوگ آیتن یا شریر ہے اور اوسکی اندریان وغیرہ ہین اور وہ بھوگتے ہین
بلکہ بھوگتا ہے -
ہم نے جو کئی سال سے آپکے سدہانتون مین بہت سی غلطیان دیکھکر

سی زیادہ نوٹس نہین لیا تو اوسکی وجہہ صرف کام کی زیادتی اور یہ خیال تھا
کہ کسی وقت وچار کر کے فیصلہ ہو جاویگا خواہ مخواہ کیون پبلک مین
جھگڑا کر کے آریہ سماج کے واسطے ایک اور دشمن پیدا کیا جاوے۔
کیونکہ آپنے اب کھلم کھلا سوامی دیانند کی مخالفت پر کمر ہمت باندہی ہے
اسواسطے ہمین بھی آپکی تحریر پر نوٹس لینا پڑا اب ہم آپکے سدہانت اور
ترجمونکی غلطیان بھی دکھلا کر آپسے پرارتھنا کرینگے کہ آپ اپنی لیاقت کے
دعوے کو دوبارہ وچار کر دیکھیے کہ صحیح ہے یا غلط؀

باقی آئندہ

(اوم شم)

نوٹ دیانند ٹریکٹ سوسائٹی کے ٹریکٹ گوروکل پریس سے ملینگے۔

ویدک دہرم واہل سلام کی عقائد کا مقابلہ

ٹریکٹ نمبر ۲

مصنفہ

سوامی درشنانند سرستی جی مہاراج

جسکو مینیجر دیانند ٹریکٹ سوسائٹی نے

قیصر ہند پریس بدایون مین چھپوا کر شایع کیا

قیمت ۲ پائی۔

بار اول ۲۰۰۰۔

اوم

ویدک دہرم و اہل اسلام

کے عقائد کا مقابلہ

یہ کہنا تو بالکل بیجا ہے کہ اہل اسلام مین کچھہ بھی سچائی نہین اگر ذرا بھی سچائی نہ ہوتی تو اہل اسلام کی ہستی کا قایم رہنا ہی محال ہوتا۔ اہل اسلام مین سچائی موجود ہے لیکن وہ مکمل نہین جہانتک عقائد اسلام ویدون سے اخذ کیے گئے ہین وہ سارے کے سارے راستی سے مملو ہین لیکن جو کچھہ خلاف تعلیم وید صرف ملک عرب کے خیال عربی ریفارمر نے لیئے ہین نہ تو وہ راست ہی ہین اور نہ ہی اونکو مذہب سے کچھہ تعلق ہے اب ہم اہل اسلام کے عقائد اور ویدک دہرم کے اصولون کا مقابلہ کرینگے جس سے وہ تفریق جو آجکل غلط فہمی سے پیدا ہو گئی ہی رفع ہو جاوے۔

ویدک دہرم

ویدک دہرم پرماتما کو ایک مانتا ہے اوسکا کسی کو شریک نہین جانتا اوسکو سرب ویاپک اور نراکار بتلاتا ہی۔ عالم کل اور قادر مطلق ہونے سے اوس کے کامون کے واسطے کسی پیغمبر یا فرشتے کی ضرورت نہین بتلاتا۔ پرمیشر اپنے کام بغیر امداد خود بخود کرتا ہے وہ بذات خود ہر جگہہ موجود اور از خود اپنے کام کرنے والا ہے۔

اہل اسلام

اہل اسلام خدا کو ایک وحدہ لاشریک کہتے ہین اور اوسکو عرش پر مانکر دنیا پر اوس کے احکام بذریعہ فرشتون اور پیغمبرون کے نازل ہونا مانتے ہین انہون نے ہر ایک خدائی کام کے واسطے ایک ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے وہ اپنی صفات سے ہر جگہہ موجود ہی۔

لیکن ذات سے عرش معلے پر ہے۔

تحقیقات

جبکہ خداوند کریم کو ایک مانتے ہین تو اوس کے کامون کی امداد کے واسطے پیغمبرون اور فرشتون کو مقرر کرنا خدا کو محدود ٹھیرانا ہے جو اوس کی شان مین کفر ہے ہمارے بہت سے مسلمان بھائی کہینگے کہ ہم خدا کو لاشریک مانتے ہین تو ہم اُن سے سوال کرتے ہین کہ لاشریک کو تم محدود مانتے ہو یا لامحدود۔ اگر محدود مانوگے تو اوس کو جسم ہونے سے مرکب ماننا پڑیگا اور جو چیز مرکب ہی وہ ناش ہونیوالی یعنی فانی ہی اور جو فانی ہے وہ خدا نہین ہو سکتا۔ اگر وہ لامحدود ہے تو پیغمبرون اور فرشتون کا مسئلہ غلط ہوگا۔ کیونکہ پیغمبر کہتے ہین پیغام لانے والے کو اور پیغام ہمیشہ فاصلہ سے آیا کرتا ہے۔ اگر خدا اور انسانون مین فاصلہ تسلیم کرلیا جاوے تو خدا محدود ثابت ہوگا۔ اسواسطے پیغمبری کا مسئلہ انسانی بناوٹ ہی اگر کوئی پیغمبرون کو

بغارمر کہین تو ٹھیک ہو سکتا ہے۔ لیکن اوس حالت مین وحی کا آنا
یک مانا جاوے تو بھی خدا محدود ماننا پڑے گا۔ لیکن لامحدود کے
ں آنا جانا نہین بن سکتا۔ اب خدا کو محدود مانین تو ناستک یعنی
ریہ پن سے بڑھکر الزام عاید ہوتا ہے اسواسطے وحی کا آنا بھی غلط
وم ہوتا ہے۔ اب اگر فرشتون کو خدا کے کامون مین لبطور
ِنٹ تسلیم کیا جاوے تو بھی خدا کو محدود ماننا پڑیگا۔ کیونکہ لامحدود
ے ایجنٹ نہین ہو سکتے۔ اسواسطے خدا کی وحدانیت جو اسلام
ں تھی وہ قایم نہین رہے گی۔

الہام آریہ سماج

یہ سماج دنیا کے آغاز مین پرماتما کی طرف سے ایکمکل تعلیم سے
ر بھرا الہام نازل ہونا تسلیم کرتا ہے جسطرح پرماتمانے اُنھون
امداد کے واسطے دنیا کے شروع مین سورج بنایا اسیطرح

انسانون کی عقل کو دہرم کا راستہ دکھلانے کے واسطے دنیا کے
آغاز مین وید جو کہ علمی تحقیقات کا سورج ہے اُن رشیون کے دلمین
جنکو پرمیشر نے سب سے اول پیدا کیا تھا اُپدیش کیا اور اُنہون نے
آگے دوسرے رشیونکو پڑہایا اسطرح دنیا کے شروع سے
سلسلہ تعلیم جاری کیا جس سے تمام دنیا مکمل فائدہ اوٹھاتی ہے۔
آریہ سماج ایشور کی تعلیم کو دوسری دفعہ نازل ہونا تسلیم نہین
کرتا اور نہ ہی نامکمل تعلیم کو ایشر کا اوپدیش کہتا ہے کیونکہ ضرورت
کے وقت ایجاد کرنا انسانی خاصہ ہے اور ضرورت سے پہلے ایجاد
کرنا ایشر کی خاصیت ہے کیونکہ وہ عالم کل ہے اسلئے اوسکا علم ایسا
نامکمل نہین ہوسکتا کہ جسکی بار بار ترمیم و تنسیخ کرنی پڑے تنسیخ کرنیکے
معنے ہی اوس منسوخ ہونے والے حکم کی عدم ضرورت یا مضر ہونے
پر دال ہے اور جو غیر ضروری یا مضر اُپدیش کرتا ہے وہ عالم کل
ایشر نہین کہلا سکتا اسواسطے خدا کو نامکمل اُپدیش کا دینے والا

ماننا اوسکی علمیت پر دہبہ لگاتا ہے۔

الہام اہل اسلام

اہل اسلام بھی خدا کی طرف سے الہام کا نازل ہونا تسلیم کرتے ہین۔
لیکن اون کے ہان خدا کا حکم جو بذریعہ الہام دنیا پر نازل ہوتا ہے
برابر بدلتا رہتا ہے اور خدا ہمیشہ نئے نئے پیغمبر بھیجتا رہتا ہے اور
جو پیغمبر آتا ہے اپنی شریعت خدا کی طرف سے نئی لاتا ہے اور پہلی
شریعت کو منسوخ کرتا ہے اہل اسلام کے خیال مین جو حاکم آئے گا
اوسی کا قانون یا شریعت رائج ہو گی۔ گویا وہ پیغمبرون کی تبدیلی کو
حاکم کی تبدیلی سمجھتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اونکا حاکم خدا
نہین۔ بلکہ پیغمبر ہین کیونکہ پیغمبرون کو حاکم مانکر ہی اُن کے قانون کا
بدلنا تسلیم کر سکتے ہین۔ جو لوگ خدا کو حاکم مانتے ہین اون کے خیال مین
شریعت کا بدلنا ناممکن ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ پیغمبرون کو

حاکم مانتے ہین اون کے خیال مین شریعت کا بدلنا ضروری بات ہی
جب موسیٰ آیا تب اوس نے توریت نازل کی - جب داؤد آیا
تب زبور ہوئی - اور جب مسیح آیا انجیل آئی - اور جب محمد صاحب کا
وقت آیا تب قرآن نازل ہوا - پس صاف ظاہر ہے کہ یہ کتابین
الہام ایزدی نہین بلکہ متذکرہ بالا پیغمبرون کی شریعت ہین -
جو کہ اون کے بعد دوسرے پیغمبرون کی شریعت سے منسوخ ہو جاتی
ہین جسطرح اکبر کا قانون جہانگیر کے زمانہ تک رہا - شاہجہان کے
زمانہ مین بدلگیا - پس صاف ثابت ہی کہ اہل اسلام کے ہان
کوئی الہام نہین بلکہ شریعت ہین -

روح آریہ سماج

ممبران آریہ سماج ویدون کی تعلیم کے موافق روح کو ازلی
اور خدا کی ملکیت تصور کرتے ہین - اون کے خیال مین روح کبھی

عدم سے وجود میں نہین آئی لیکن اوسکا جسم کے ساتھہ تعلق ہوتا
ہے جسے پیدا ہونا کہتے ہین کیونکہ پیدا ہونے کے معنے ظاہر ہونا ہے
اور روح بغیر جسم کے کسی طرح پر ظاہر نہین ہو سکتی اسواسطے
جسمانی تعلق کو لوگ پیدائش کہتے ہین اور روح کا ایک جسم کو
چھوڑ کر دوسرے مین جانا تسلیم کرتے ہین اور اون کے خیال
مین روح کا جسم سے علیحدہ ہونا موت ہے۔

روح اہل اسلام

عقائد اسلام مین روح پیدا شدہ ہی اور وہ جسم کے ساتھہ
ہی پیدا ہوتی ہی۔ لیکن روح کا فنا ہونا نہین تسلیم کرتے روح اپنے
اعمال کی سزا و جزا ابد تک بھوگتی رہے گی وہ جسم سے ایک
دفعہ نکلکر دوبارہ جسم نہین لیگی قیامت کے روز وہ اپنے اعمال
کے حساب کیواسطے درگاہ ایزدی مین پیش ہوگی موت کے روز سے

قیامت تک نہ معلوم کہاں رہیگی۔

تحقیقات

اہل اسلام کی روح نہ تو واجب الوجود ہے۔ کیونکہ واجب الوجود
پیدائش سے مبرا ہوتا ہے اور نہ ہی ممکن الوجود ہے۔ کیونکہ ممکن
الوجود کا ناش لازمی ہے سوائے واجب الوجود اور ممکن الوجود کے
تیسرے ممتنع الوجود ہی ہو سکتا ہے۔ کیا جس مذہب میں روح
ہی ممتنع الوجود ہو اس مذہب میں کبھی علم روحانی ہو سکتا ہے
لیکن جب رہنما اُمی یعنی محض بے علم ہوں تو ایسی غلط باتیں مذہب
میں داخل ہونا چاہئے تعجب نہیں چونکہ روح کے بغیر انسان کے
جسم میں تمیز نہیں ہو سکتی جیسا کہ مردے کے جسم کے دیکھنے سے ظاہر
ہے۔ لیکن انسان زندہ درک رکھتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہی
کہ انسان جسم اور روح دو اشیاء کا نام ہے پس عقائد اسلام
جو روح ممتنع الوجود کی حد میں آتی وہ روح دنیا میں موجود ہی

جس سے صاف ظاہر ہے کہ علمی اور عقلی طور پر عقائد اسلام سراسر
غلط ہین کوئی لائق سے لائق عالم فاضل اور مولوی عقائد اسلام کو
علم وعقل کے موافق ثابت نہین کر سکتا۔ اسیواسطے بزرگان
اسلام نے عقائد اسلام مین عقل کے دخل کو منع کیا تھا اور منطق
پڑھنے والونکو نظر حقارت سے دیکھا تھا۔ اور سوا ے تلوار کے
صداقت اسلام کی کوئی دلیل نہ پیش کی تھی لیکن اب زمانہ آگیا
اسیطرح اور پیغمبرون کی امتین اپنے غلط عقائد کے سبب تباہ ہوگئین
ایسے ہی اسلام کا بھی علم وعقل کے ہاتھ سے خاتمہ ہوا اسواسطے
علماء اسلام تاویلون کے بھروسہ پر عقائد اسلام کو محک امتحان
پر لانے کو طیار ہوگئے۔ جس سے روز بروز عقائد اسلام کی
قلعی کھلنے لگی۔

تمت

مذہب کی علت غائی ہی نجات جس کے معنے چہوٹنا ہے کس سے چہوٹنا خواہشات نفسانی سے جو گناہ اور دُکھ کا سبب ہین جن مذاہب کی نجات خواہشات نفسانی سے مبرا نہین دراصل اوس مذہب کے بانیون کو نجات کا پتہ ہی نہین لگا۔ اسواسطے مقابلہ مذاہب مین مسئلہ نجات کی طرف دہیان سب سے ضروری ہے اسواسطے اسجگہہ مسلمہ نجات کی تحقیقات کیجاتی ہی۔

نجات آریہ

آریہ لوگ نجات یعنے مکتی مین کسی قسم کی لذائذ نفسانی نہین مانتے بلکہ تمام دکھون سے چہوٹ کر سرور ایزدی کو حاصل کرنا نجات خیال کرتے ہین چونکہ نجات کے اسباب ہین اور جو شئی اسباب سے پیدا ہو۔ وہ واجب الوجود ہو نہین سکتی اسواسطے وہ نجات کو ممکن الوجود یعنی آغاز و انجام والا تسلیم کرتے ہین۔

نجات اسلام

اہل اسلام روحانی نجات سے تو بالکل منکر ہین اون کی نجات ستر
حورین یعنی خوبصورت عورتین اور بہتر غلمان یعنی خوبصورت لونڈے
موتی کے رنگ والے شراب الطہورا اور کھجور وغیرہ میوہ جات
یعنی خواہش نفسانی کو پورا کرنیکے سامان ہین اہل اسلام نجات کو
پیدا شدہ تو مانتے ہین لیکن ابدی ماننے سے اوس کا خاتمہ نہین مانتے

تحقیقات

اسلامی نجات خواہش نفسانی سے پر ہونے سے نجات کہلانیکے
مستحق نہین۔ بلکہ جو خواہشین بانی اسلام کے دلمین تہین جنکا
تعلیم قرآن سے پتہ ملتا ہے وہی چیزین بہشت مین بتلادین کل اہل
اسلام کے واسطے ایک ساتھ چار عورتون کے ساتھ نکاح

جائز کیا۔ لیکن خود اوس سے زیادہ عورتین کین۔ جسپر سمجھدار سمجھ
سکتا ہے کہ بانی اسلام بہت عورتون کا خواہشمند تہا اسواسطے بہشت
مین بہت سی حورین بتلا دین۔ اور چونکہ آپ امی تھے یعنی علم سے آپکو
کچھہ بھی واقفیت نہ تھی اسواسطے بجاے نجات کے ممتنع الوجود کے کہہ گئے
جا گرے۔ کیونکہ اسلام کی نجات ممتنع الوجود ہے وجہ یہ ہی کہ اسلام کی
نجات کا آغاز ہے اور اوسکے اسباب بھی ہین اس سے وہ واجب
الوجود کی حد سے خارج ہی چونکہ وہ ابدی ہی اسواسطے اوسکا انجام
نہین۔ لہذا ممکن الوجود کی حد سے خارج ہے کیونکہ ممکن الوجود کا
دو نفیون کے درمیان ہونا لازمی ہے اور نجات ابدی مین ایک
نفی ہے۔ جو اوس کی پیدایش سے پہلے تھی اور دوسری نفی جو فنا کی
بعد ہوتی ہی ابدی ہونے سے موجود نہین جس نے اس مسئلہ کو
کہ ہر ایک مخلوق فانی ہے رد کردیا۔ پس جب نجات ابدی نہ تو
واجب الوجود ہے اور نہ ہی ممکن الوجود۔ لہذا ممتنع الوجود ٹھہری

کیا شک ہے پس عالم لوگ تو اسلام کو ممتنع الوجود کے گڑھے مین گرا ہوا
خیال کرتے ہین اول اونکی روح ممتنع الوجود دوسرے اونکی
ممتنع الوجود ۔ پس فاعل کی جب ہستی ہی اسلام مین ممتنع ا
تو پیروان اسلام کا ناری ہونا لازمی ہے اسیواسطے اسلا
۷۳ فرقون مین سے بلحاظ عقائد کے ۷۲ فرقے ناری ہین صرف
فرقہ ناجی ہے سوا اوسکا پتہ لکھہ ہنین کہ کون فرقہ ناجی ہے بلحاظ اعمال
تو ایک فرقہ بھی ناجی ہنین جب اہل اسلام کی نجات کی یہ حالت ہے
کہ نہ تو بہ لحاظ عقائد کوئی ناجی اور نجات ممتنع الوجود پھر کسطرح کوئی
عقلمند اسلام مین جا سکتا ہے لیکن جہلا جو خواہش نفسانی کے بندے
اور حور کھجور اور شراب اور غلمان کے لالچ سے اس مذہب کو
قبول کر سکتے ہین ۔ اسیواسطے رسول نے اول تو چار یار بنائے
یعنی دو داماد اور دو سسر یعنے علی اور عثمان تو حضرت کے داماد تھے
اور عمر اور ابوبکر دو سسر تھے جب یہ گھر کا مجمع بن گیا تو بندہ غلام

جا اور کچھہ رشتہ دارون کو ملا کر بزور تیغ اشاعت اسلام کی خدمت
سکتا ہے سوانح عمری کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ
ہین ... ہین اور دیگر موقعون پر حضرت کے دانت تک شہید ہو
کچھہ بھی نہ کیا کوئی روحانی علم کا شائق اسلام کو خدا کی طرف
جا گر سکتا ہے - جبکہ اسلام مین نہ روحانی علم اور نہ نجات میں
نجات روحانی سرور بلکہ لذاید نفسانی وہ بھی ممتنع الوجود پس
ایسے ہی مذہب حقیقی کہلانے لگین تو یہ مثل صادق آئے گی
اگر این مکتب است این ملان ** کار طفلان تمام خواہد شد

تمام شد